یوحنا کی انجیل

مسیح کی دُنیا میں آمد

۱ دُنیا کے ابتداء سے پہلے کلام* وہاں تھا کلام خُدا کے ساتھ تھا اور کلام خُدا
تھا۔ ۲ وہ ابتداء میں خُدا کے ساتھ تھا۔ ۳ سب چیزیں اس کے ذریعہ
پیدا ہوئیں۔ اس کے بغیر کوئی چیز نہیں بنی۔ ۴ اُس میں حیات تھی
اوروہ زندگی دُنیا کے لوگوں کے لئے نُور تھی۔ ۵ نور تاریکی میں چمکتا ہے
لیکن تاریکی اس نور پر کبھی قابو نہ پاسکی۔

۶ یوحنا* نامی ایک آدمی تھا اُس کو خُدا نے بھیجا تھا۔ ۷ یوحنا لوگوں
سے اس نور کے متعلق کہنے آیا تا کہ یوحنا کے ذریعہ لوگ نور کے متعلق جان
سکیں۔ اور مان سکیں۔ ۸ یوحنا خُود نور نہ تھا۔ لیکن وہ لوگوں کو نور کے
متعلق بتانے آیا۔ ۹ سچّا حقیقی نور دُنیا میں آرہا تھا۔ یہ نور جس نے تمام
لوگوں کو روشنی دی۔

۱۰ وہ دُنیا میں پہلے ہی سے موجود تھا دُنیا اسی کے وسیلہ سے پیدا ہوئی
لیکن دُنیا کے لوگوں نے اسے نہیں پہچانا۔ ۱۱ وہ اسکی اپنی دُنیا میں آیا
لیکن اس کے اپنے لوگوں نے اسے قبول نہ کیا۔ ۱۲ کُچھ لوگوں نے اسے
قبول کیا جنہوں نے قبول کیا وہ ایمان لائے اور جنہوں نے ایمان لایا ان کو
کُچھ عطا کیا گیا اس نے ان کو خُدا کی اولاد ہونے کا حق دیا۔ ۱۳ یہ بچّے اِس
طرح نہیں پیدا ہوئے جس طرح عام طور سے بچّے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ
اسطرح نہیں پیدا ہوئے جیسا کہ کسی ماں باپ کی تمنّا یا خواہش سے پیدا
ہوتے ہوں مگر یہ بچّے خُدا نے پیدا کئے۔

۱۴ کلام نے انسان کی شکل لی اور ہملوگوں میں رہا۔ ہم نے اُس کا
جلال دیکھا۔ جیسا کہ باپ کے اکلوتے بیٹے کا جلال۔ کلام سچّائی اور فضل سے
بھر پور تھا۔ ۱۵ یوحنا نے اپنے بارے میں لوگوں سے کہا۔ یوحنا نے
واضح کیا کہ ”یہ وہی ہے جسکے متعلق میں بات کر رہا تھا وہ جو میرے بعد آتا
ہے وہ مجھ سے زیادہ عظیم ہے اسلئے کہ وہ مجھ سے پہلے تھا۔“

۱۶ کلام سچائی اور فضل سے بھر پور تھا اور ہم تمام نے اُس سے
زیادہ سے زیادہ فضل پایا۔ ۱۷ شریعت تو موسیٰ کے ذریعہ دی گئی لیکن
فضل اور سچائی یسوع مسیح کے ذریعہ ملی۔ ۱۸ کسی نے کبھی بھی خُدا کو
نہیں دیکھا لیکن اکلوتا بیٹا خُدا ہے وہ باپ سے قریب ہے اور بیٹے نے
ہمیں بتایا کہ خُدا کیسا ہے۔

یوحنا لوگوں سے یسوع کے بارے میں کہتا ہے

(متّی ۳:۱-۱۲؛ مرقس ۱:۲-۸؛ لوقا ۳:۱۵-۱۷)

۱۹ یروشلم کے یہودیوں نے چند کاہنوں اور لاوی* کو یوحنا کے
پاس بھیجا یہ پوچھنے کے لئے کہ ”وہ کون ہے؟“
۲۰ یوحنا نے کھلے طور پر کہا اور اقرار کیا ”میں مسیح نہیں ہوں۔“
۲۱ یہودیوں نے یوحنا سے پوچھا، ”پھر تم کون ہو؟ کیا تم ایلیاہ
ہو؟“

یوحنا نے جواب دیا، ”میں ایلیاہ نہیں ہوں۔“
پھر یہودیوں نے پوچھا، ”کیا تم نبی ہو؟“
یوحنا نے کہا، ”نہیں میں نبی نہیں ہوں۔“

۲۲ تب یہودیوں نے پوچھا، ”پھر تم کون ہو؟ اپنے بارے میں
بتاؤ“ اور کہو تا کہ انہیں جواب دے سکیں۔ جس نے ہمیں بھیجا ہے۔ تم
اپنے بارے میں کیا کہتے ہو۔“
۲۳ یوحنا نے یسعیاہ نبی کے الفاظ کہے:
”میں صحرا میں پکارنے والے کی آواز ہوں خداوند کی راہ سیدھی کرو۔“
یسعیاہ ۴۰:۳

۲۴ یہ یہودی فریسیوں کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔ ۲۵ ان
لوگوں نے یوحنا سے پوچھا، ”تم کہتے ہو کہ تم مسیح نہیں ہو اور یہ بھی کہتے ہو
کہ تم ایلیاہ نہیں ہو اور نبی بھی نہیں پھر تم بپتسمہ لوگوں کو کیوں دیتے
ہو؟“

۲۶ یوحنا نے جواب دیا، ”میں لوگوں کو پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں
لیکن تم میں ایک آدمی ہے جسے تم نہیں پہچانتے۔“ ۲۷ وہ آدمی میرے
بعد آئے گا میں تو اسکی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے بھی قابل نہیں۔“
۲۸ یہ سب کُچھ دریائے یردن کے پار بیت عنّیاہ کے علاقہ میں ہوا
جہاں یوحنا لوگوں کو بپتسمہ دے رہا تھا۔

کلام یہاں اسکے معنی ہیں مسیح۔

یوحنا یوحنا بپتسمہ دینے والا جس نے لوگوں کو مسیح کی آمد کی تعلیم دی۔ متی ۳ لوقا ۳

لاوی لاوی ایک آدمی تھا لیوی گروہ کا جو یہودی کاہنوں کی ہیکل میں مدد کیا کرتا تھا۔

۲۹ دوسرے دن یوحنا نے دیکھا کہ یسوع اسکی طرف آرہا ہے۔ یوحنا
نے کہا، ”دیکھو یہ خُدا کا برّہ ہے یہ دُنیا سے گناہوں کو لے جانے آیا
ہے۔ ۳۰ یہ وہی آدمی ہے جسکی بات میں تم سے کہہ رہا تھا کہ ایک شخص
میرے بعد آئے گا اور وہ مجھ سے عظیم ہو گا کیوں کہ وہ مجھ سے پہلے تھا۔ اور
وہاں ہمیشہ سے رہا تھا۔ ۳۱ حتیٰ کہ میں اسے جانتا نہ تھا وہ کون تھا لیکن
میں لوگوں کو پانی سے بپتسمہ دینے کے لئے آیا۔ اس طرح اسرائیلی جان
سکتے ہیں کہ یسوع ہی مسیح ہیں۔“
۳۲-۳۳ یوحنا نے کہا، ”میں یہ بھی نہیں جانتا کہ مسیح کون ہے
”لیکن خُدا نے مجھے پانی سے بپتسمہ دینے کے لئے بھیجا اور خُدا نے مجھ سے
کہا کہ روح ایک آدمی پر نازل ہو گی اور وہ وہی آدمی ہو گا جو لوگوں کو مُقدّس
رُوح سے بپتسمہ دے گا“ یوحنا نے کہا، ”میں نے دیکھا کہ وہ رُوح آسمان
سے نیچے آئی وہ رُوح ایک کبوتر کی مانند تھی اور اس پر بیٹھ گئی“ ۳۴ اسی
لئے میں لوگوں سے کہتا ہوں کہ ”وہ خُدا کا بیٹا ہے۔“

یسوع مسیح کا پہلا شاگرد

۳۵ دوسرے دن یوحنا دوبارہ وہاں اس کے دو شاگردوں کے ساتھ
تھا۔ ۳۶ جب یوحنا نے دیکھا کہ یسوع وہاں آرہا ہے تو اس نے کہا، ”خُدا
کے برّہ کو دیکھو۔“
۳۷ جب ان دونوں شاگردوں نے یوحنا کو کہتے سنا تو یسوع کے پیچھے
ہو لئے۔ ۳۸ جب یسوع نے پلٹ کر دیکھا کہ دونوں اس کی تقلید کر رہے
ہیں تو یسوع نے پوچھا، ”تم کیا چاہتے ہو؟“
دونوں نے کہا، ”اے ربّی یعنی استاد آپ کہاں ٹھہرے ہیں؟“
۳۹ یسوع نے جواب دیا، ”تم میرے ساتھ آؤ اور دیکھو“ تب
دونوں یسوع کے ساتھ گئے اور اس جگہ کو دیکھا جہاں یسوع ٹھہرا تھا۔ اور اُس
دن وہ یسوع کے ساتھ ٹھہرے یہ تقریباً چار بجے کا وقت تھا۔
۴۰ وہ دونوں آدمی یسوع کے متعلق یوحنا سے سن کر یسوع کے ساتھ
ہو گئے ان دونوں میں سے ایک آدمی جسکا نام اندریاس جو شمعون پطرس کا
بھائی تھا۔ ۴۱ اس نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ وہ اپنے بھائی شمعون کی
تلاش میں نکلا اور اس نے کہا، ”ہم نے مسیحا (جس کے معنی مسیح) کو
پالیا۔“
۴۲ پھر اندریاس نے شمعون کو یسوع کے پاس لایا یسوع نے شمعون
کو دیکھا اور کہا کیا تم یوحنا کے بیٹے شمعون ہو؟ تم کیفا یعنی پطرس کہلاؤ
گے۔“
۴۳ دوسرے دن یسوع نے طئے کیا کہ گلیل جائے اور وہ فلپ سے
مل کر کہا، ”میرے ساتھ ہو لے۔“ ۴۴ فلپ کا تعلق شہر بیت صیدا
سے تھا یہ شہر اندریاس اور پطرس کا بھی تھا۔ ۴۵ فلپ نے نتن ایل سے
مل کر کہا، ”یاد کرو کہ شریعت میں موسیٰ نے کیا لکھا تھا موسیٰ نے لکھا تھا کہ
ایک شخص آنے والا ہے۔ اور دوسرے نبیوں نے بھی اس کے متعلق لکھا
تھا ہم نے اسکو پا لیا اِس کا نام یسوع ہے جو یوسف کا بیٹا ہے اور وہ
ناصرت کا باشندہ ہے۔
۴۶ لیکن نتن ایل نے فلپ سے کہا، ”ناصرت! کیا کوئی اچھی چیز
ناصرت سے آسکتی ہے؟“ فلپ نے جواب دیا، ”آؤ اور دیکھو۔“
۴۷ یسوع نے دیکھا نتن ایل اسکی طرف آرہا ہے تو کہا، ”یہ شخص جو آرہا
ہے حقیقت میں اسرائیلی ہے اس میں کوئی خامی نہیں ہے۔“
۴۸ نتن ایل نے پوچھا، ”تم مجھے کیسے جانتے ہو؟“
یسوع نے جواب دیا، ”میں نے تمہیں اس وقت دیکھا جب تم انجیر
کے درخت کے نیچے تھے جبکہ فلپ نے تمہیں میرے متعلق بتایا تھا۔“
۴۹ تب نتن ایل نے یسوع سے کہا، ”اے استاد آپ خُدا کے بیٹے
ہیں آپ اسرائیل کے بادشاہ ہیں۔“
۵۰ یسوع نے نتن ایل سے کہا، ”میں نے تم سے کہا تھا کہ میں نے
تمہیں انجیر کے درخت کے نیچے دیکھا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ تم مجھ پر یقین
رکھتے ہو۔ لیکن! تم اس سے بھی زیادہ عظیم چیزیں دیکھو گے۔“
۵۱ یسوع نے مزید کہا، ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم دیکھو گے کہ
آسمان کھلا ہے اور خُدا کے فرشتے ابن آدم پر اوپر جا رہے ہیں اور نیچے آرہے
ہیں*“

قانا میں شادی

۲ دودن بعد گلیل میں شہر قانا میں ایک شادی ہوئی جہاں یسوع کی
ماں تھی۔ ۲ یسوع اور اسکے ساتھی بھی شادی میں مدعو کئے گئے
تھے۔ ۳ شادی کی تقریب میں جب مئے ختم ہو گیا تب یسوع کی ماں نے
کہا، ”ان کے پاس مزید مئے نہیں ہے۔“
۴ یسوع نے اس سے کہا، ”اے عورت تم یہ نہ کہو کہ مجھے کیا کرنا
ہے؟ میرا وقت ابھی نہیں آیا ہے۔“
۵ یسوع کی ماں نے نوکروں سے کہا، ”تم وہی کرو جو یسوع کرنے کو
کہے۔“
۶ اس جگہ چھ پتھر کے بڑے مٹکے رکھے تھے جنہیں یہودی صفائی
طہارت کے لئے استعمال کرتے تھے ہر مٹکے میں ۲۰ یا ۳۰ گیلن پانی کی
گنجائش تھی۔

فرشتے ... نیچے آرہے ہیں پیدائش ۲۸:۱۲

۷یسوع نے خدمت گذاروں سے کہا، ”ان برتنوں کو پانی سے بھر دو
اور خدمت گاروں نے پانی سے لبریز کر دیا۔ ۸یسوع نے ان خدمت
گاروں سے کہا، ”اسمیں سے تھوڑا پانی نکالو اور اس کو میر مجلس کے پاس
لے جاؤ۔“
چنانچہ خدمت گاروں نے پانی کو میر مجلس کے پاس پیش کیا۔ ۹اور
جب دعوت کے میر نے اس کا مزہ چکھا تو معلوم ہوا کہ پانی مئے میں تبدیل
ہو گیا تھا ان لوگوں نے یہ نہیں جانا کہ مئے کہاں سے آیا لیکن خدمت گار
جو پانی لائے تھے انہیں معلوم تھا کہ مئے کیسے آیا۔ میر مجلس نے دولہا کو
طلب کیا۔ ۱۰اور دولہا سے کہا، ”لوگ ہمیشہ پہلے بہترین مئے سے تواضع
کرتے ہیں اور جب پی کر سیر ہو جاتے ہیں تب ناقص مئے دیتے ہیں لیکن
تم نے عمدہ مئے اب تک بچا رکھی ہے۔“
۱۱یہ پہلا معجزہ تھا جو یسوع نے کیا جسے گلیل کے شہر قانا میں اور
اپنی عظمت کو بتایا اور اس کے ساتھیوں نے ایمان لایا۔
۱۲تب یسوع اپنی ماں بھائیوں اور شاگردوں کے ساتھ کفرنحوم
کو گیا اور وہاں کچھ دن ٹھہرا۔

یسوع ہیکل میں

(متّی ۲۱:۱۲-۱۳؛ مرقس ۱۱:۱۵-۱۷؛ لوقا ۱۹:۴۵-۴۶)

۱۳یہودیوں کی فسح* قریب تھی چنانچہ یسوع یروشلم گیا۔
۱۴یسوع یروشلم میں ہیکل گیا وہاں اُس نے دیکھا کہ لوگ وہاں مویشی بھیڑ
کبوتر فروخت کر رہے ہیں۔ اور دوسرے لوگ میز پر بیٹھے ہوئے پیسوں کا
تبادلہ کر رہے تھے۔ ۱۵یسوع نے رسیوں سے کوڑا تیار کیا اور لوگوں کو
ڈرا کر انہیں اور تمام مویشی بھیڑوں اور کبوتروں کو ہیکل کے باہر کر دیا اور
میز پر بیٹھے لوگوں کے پاس جا کر ان کے میز کو الٹا دیا اور باہر کر دیا۔ اور
ان کی رقم کو پھیلا دیا۔ ۱۶تب یسوع نے ان لوگوں سے کہا جو کبوتر
فروخت کر رہے تھے، ”یہ سب کچھ لے کر یہاں سے نکل جاؤ۔
میرے باپ کے گھر کو تجارت کی جگہ نہ بناؤ۔“ ۱۷جب یہ واقعہ پیش آیا
تب یسوع کے شاگردوں نے یاد کیا کہ تحریروں میں جو لکھا ہے

”تیرے گھر کی غیرت مجھے تباہ کر دے گی۔“
زبور ۶۹:۹

۱۸یہودیوں نے یسوع سے کہا، ”ہم کو کونسا ایسا معجزہ دکھاؤ گے جو
یہ ثابت کرے کہ تم ایسا کرنے کا حق رکھتے ہو۔“
۱۹یسوع نے جواب دیا، ”اس ہیکل کو تباہ کر دو میں اسکو پھر تین
دن میں بنا دوں گا۔“
۲۰یہودیوں نے کہا، ”لوگوں نے اس ہیکل کو بنانے میں
۴۶سال لگائے ہیں کیا تمہیں یقین ہے کہ دوبارہ اس کو تین دن میں بناؤ
گے؟“
۲۱لیکن ہیکل کہنے سے یسوع کی مراد اپنے بدن سے تھی۔ ۲۲جب
وہ مُردوں میں زندہ ہوا تب اس کے شاگردوں کو یاد آیا کہ اس نے ایسا کہا
تھا اور انہوں نے تحریر پر اور یسوع کے قول پر ایمان لایا۔
۲۳جب یسوع فسح کی تقریب پر یروشلم میں تھا کئی لوگوں نے اُس
کے معجزوں کو دیکھ کر یسوع پر ایمان لائے۔ ۲۴لیکن یسوع نے ان پر
بھروسہ نہیں کیا کیوں کہ یسوع کو وہ تمام لوگ معلوم تھے۔ ۲۵یسوع یہ
ضروری نہیں سمجھا کہ کوئی اسے لوگوں کے بارے میں بتائے اسلئے کہ اسے
معلوم تھا کہ ان لوگوں کے دماغوں میں کیا ہے۔

یسوع اور نیکودیمُس کے درمیان مباحثہ

۳ فریسیوں میں سے نیکودیمُس نامی ایک شخص تھا۔ وہ یہودیوں
کا ایک اہم سربراہ تھا۔ ۲ایک رات نیکودیمُس یسوع کے
پاس آیا اور کہا، ”اے استاد! ہم جانتے ہیں کہ تم استاد ہو جو خُدا کی طرف
سے بھیجے گئے ہو۔ کوئی اور آدمی ان معجزوں کو بغیر خُدا کی مدد کے نہیں دکھا
سکتا۔“
۳یسوع نے جواب دیا، ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ آدمی کو دوبارہ پیدا
ہونا چاہئے اگر وہ دوبارہ نہیں پیدا ہوتا تو وہ خُدا کی بادشاہت میں نہیں رہ
سکتا ہے۔“
۴نیکودیمُس نے کہا، ”لیکن ایک آدمی جو پہلے ہی بوڑھا ہے وہ کس
طرح پیدا ہو سکتا ہے۔ آدمی دوبارہ اپنی ماں کے جسم میں داخل نہیں ہو سکتا
اسی لئے کوئی آدمی دوبارہ پیدا نہیں ہو سکتا۔“
۵لیکن یسوع نے کہا، ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ آدمی کو پانی اور رُوح
سے پیدا ہونا چاہئے اگر آدمی پانی اور رُوح سے پیدا نہیں ہوتا ہے تو خُدا کی
بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ ۶ایک آدمی کا جسم اس کے والدین کے
ذریعہ پیدا ہوتا ہے لیکن ایک آدمی کا روحانی زندگی صرف رُوح سے پیدا ہوتی
ہے۔ ۷میرے کہنے سے حیران مت ہو تم کو دوبارہ پیدا ہونا چاہئے۔
۸ہوا کا جھونکا کہیں سے بھی چل سکتا ہے تم ہوا کے جھونکے کو سن سکتے ہو
لیکن یہ نہیں جانتے کہ ہوا آئی کہاں سے اور کہاں جائیگی یہی ہر اس آدمی کے
ساتھ ہوتا ہے جو رُوح سے پیدا ہوتا ہے۔“
۹نیکودیمُس نے پوچھا، ”یہ سب کس طرح ممکن ہے۔“

فسح یہودیوں کا مقدّس دن اس روز ایک خاص کھانا بنتا ہے یہ یاد رکھنے کے لئے کہ
اس دن مصر میں خُدا نے انہیں غُلامی سے آزاد کیا تھا موسیٰ کے زمانے میں۔

۱۰ یسوع نے کہا، ”اگرچہ کہ تم ایک یہودیوں کے اہم استاد ہو پھر
بھی تم ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتے۔ ۱۱ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ : ہم جو
کُچھ جانتے ہیں اس کے متعلق بات کرتے ہیں ہم وہی کہتے ہیں جو ہم دیکھتے
ہیں لیکن تم لوگ یہ نہیں قبول کرتے جو ہم تم سے کہتے ہیں۔ ۱۲ میں تم
سے ان چیزوں کے متعلق جو زمین پر ہیں کہہ چکا ہوں لیکن تم مجھ پر یقین
نہیں کرتے ہو تو پھر تم کس طرح اس بات کا یقین کروگے اگر میں تمہیں
آسمانی باتوں کے متعلق بتاؤں۔ ۱۳ کوئی بھی آسمان تک نہیں گیا
سوائے اسکے جو آسمان سے آیا یعنی ابن آدم۔*
۱۴ ”موسیٰ نے صحرا سے سانپ اٹھا لیا اسی طرح ابن آدم کو بھی
اٹھالیا جائے گا۔ ۱۵ اسلئے وہ آدمی جو ابن آدم پر ایمان لاتا ہے وہ دائمی
زندگی پاتا ہے۔“

۱۶ ہاں! خُدا نے دُنیا سے محبّت رکھی ہے اسی لئے اس نے اُسکو اپنا
بیٹا دیا ہے۔ خُدا نے اپنا بیٹا دیا تا کہ ہر آدمی جو اس پر ایمان لائے جو کھوتا
نہیں مگر ہمیشہ کی زندگی پاتا ہے۔ ۱۷ خُدا نے اپنا بیٹا دُنیا میں اسلئے
بھیجا کہ وہ قصورواروں کا فیصلہ کرے۔ بلکہ خُدا نے اپنا بیٹا اس لئے بھیجا کہ
اس کے ذریعہ دُنیا کی نجات ہو۔ ۱۸ جو شخص خُدا کے بیٹے پر ایمان لاتا
ہے اس پر سزا کا حکم نہیں ہوگا لیکن جو اس پر ایمان نہیں لاتا اس کی
پُرسش ہوگی اسلئے کہ اس نے خدا کے بیٹے پر ایمان نہیں لایا۔ ۱۹ لوگوں
کی عدالت اس طرح ہوگی کہ نور دُنیا میں آیا لیکن انسان نیکی کی طرف نہیں
آیا وہ گناہ کی طرف مائل ہوا۔ کیوں کہ وہ بُری حرکتیں کرتا ہے۔ ۲۰ ہر
آدمی جو بُری چیز کرتا ہے وہ نیکی نہیں کرتا اور نیکی کی طرف نہیں آتا کیوں
کہ نیکی کی طرف آنے سے اس کی برُائیاں ظاہر ہوتی ہیں۔ ۲۱ لیکن جو
شخص سچّا راستہ اختیار کرتا ہے نور کی طرف بڑھتا ہے وہ جانتا ہے کہ نیک
کام وہ جو کرتا ہے خُدا کی طرف سے ہے۔*

یسوع اور یوحنا بپتسمہ دینے والے

۲۲ اس کے بعد یسوع اور اس کے ساتھی یہودیہ علاقہ کی طرف روانہ
ہوئے وہاں یسوع نے قیام کر کے لوگوں کو بپتسمہ دیا۔ ۲۳ یوحنا نے بھی
لوگوں کو عنین میں بپتسمہ دیا۔ عنین سالم کے قریب ہے۔ یوحنا نے وہاں
کے لوگوں کو بپتسمہ دیا کیوں کہ وہاں پانی کی بہتات تھی۔ لوگ وہاں بپتسمہ
کے لئے جاتے تھے۔ ۲۴ یہ واقعہ یوحنا کے قید میں ڈالے جانے سے پہلے
کا ہے۔ ۲۵ یوحنا کے کُچھ شاگردوں نے دوسرے یہودی سے مباحثہ کیا
مذہبی پاکیزگی کے متعلق وضاحت چاہتے تھے۔ ۲۶ یوحنا کے شاگرد اُس
کے پاس آئے اور کہا، ”اے استاد کیا آپ کو وہ آدمی یاد ہے جو
دریائے یردن کے اس پار آپ کے ساتھ تھا آپ لوگوں کو اسکے متعلق کہہ
رہے تھے وہ شخص بپتسمہ دے رہا تھا۔ اور کئی لوگ اس کے پاس جا رہے
ہیں۔“

۲۷ یوحنا نے کہا، ”آدمی وہی لے سکتا ہے جو خُدا سے عطا کرے۔
۲۸ جو کُچھ میں نے کہا تم لوگوں نے سن لیا میں یسوع نہیں ہوں میں وہی
ہوں جسے خُدا نے اسکی راہ بتانے کے لئے بھیجا۔ ۲۹ دلہن صرف دولہا
کے لئے ہوتی ہے۔ دوست جو دولہا کی مدد کرتے ہیں سنتے ہیں اور دولہا کی
آمد کا انتظار کرتے ہیں اور یہ دوست جو دولہا کی آواز سنتے ہیں تو خوش ہو
تے ہیں اور وہی خوشی میں محسوس کرتا ہوں اور میری خوشی اب مکمل ہو
گئی ہے۔ ۳۰ وہ بہت عظمت والا ہوگا اور میری اہمیت کم ہوگی۔

ایک وہ جو آسمان سے آیا ہے

۳۱ ”جو آسمان سے آیا ہے دوسرے تمام لوگوں سے زیادہ عظیم
ہے اور وہ آدمی جو زمین سے تعلق ہے زمین کا ہے وہ زمین کی چیزوں کے
متعلق ہی کہے گا۔ لیکن وہ جو آسمان سے آیا ہے وہ سب سے عظیم ہے۔
۳۲ اس نے جو کُچھ دیکھا اور سنا ہے وہی کہتا ہے لیکن لوگ اسکے کہنے کو
نہیں مانتے۔ ۳۳ وہ آدمی جو یسوع کا کہا مانتا ہے یہ ثبوت ہے اس بات کا
کہ خُدا ہمیشہ سچ ہی کہتا ہے۔ ۳۴ خُدا نے اس کو بھیجا اور وہی کہتا ہے جو
خُدا نے کہا خُدا نے اسکو رُوح کا پورا اختیار مکمل طور پر دیا۔ ۳۵ باپ بیٹے
سے محبّت رکھتا ہے اور اس کو ہر چیز پر اختیار دیا ہے۔ ۳۶ جو شخص
بیٹے پر ایمان لائے اسکی زندگی ہمیشہ کی زندگی اور جو شخص بیٹے کی اطاعت
نہ کرے اسکی ابدی زندگی نہیں اور خُدا کا غضب ایسے انسان پر ہوتا ہے۔“

یسوع کا سامری عورت سے گفتگو کرنا

۴ فریسیوں نے سنا کہ یوحنا سے زیادہ یسوع اپنے شاگرد بنا رہا ہے
اور انہیں بپتسمہ دے رہا ہے۔ ۲ لیکن یسوع نے بذات خود
لوگوں کو بپتسمہ نہیں دیا اسکے شاگردوں نے اسکی طرف سے لوگوں کو
بپتسمہ دیا۔ ۳ یسوع نے سنا کہ فریسیوں نے اسکے متعلق سنا ہے۔ ۴ یسوع
نے یہودیہ سے واپس ہو کر گلیل پہونچا گلیل کے راستے سے جاتے وقت
یسوع کو سامریہ سے گذرنا پڑا۔
۵ سامریہ میں یسوع کی آمد شہر سوخار میں ہوئی یہ شہر اُسی کھیت کے
قریب ہے جسے یعقوب نے اپنے بیٹے یوسف کو دیا تھا۔ ۶ یعقوب کا

ابن آدم یہ نام یسوع خود اپنے لئے استعمال کیا۔
آیت ۱۶-۲۱ کُچھ عالم آیت ۱۶-۲۱ کے بارے میں سوچتے ہیں کہ یہ یسوع
کا کلام ہے۔ دُوسرے سوچتے ہیں کہ اسے یوحنا نے لکھنا ہے۔

کنواں وہیں تھا۔ یسوع اپنے لمبے سفر سے تھک چکا تھا وہ دوپہر کا وقت تھا
اور وہ کنویں کے قریب بیٹھ گیا۔ ۷ ایک سامری* عورت کنویں کے
قریب پانی لینے آئی یسوع نے اس سے کہا، ”براہ کرم مجھے پینے کے لئے
پانی دیں۔“ ۸ یہ اس وقت ہوا جبکہ یسوع کے شاگرد شہر میں اپنی غذا
خریدنے کے لئے گئے تھے۔

۹ سامری عورت نے کہا، ”مجھے تعجب ہے کہ تم مجھ سے پینے کے لئے
پانی مانگ رہے ہو۔ تم یہودی ہو اور میں سامری عورت ہوں“ (یہودی
سامریوں کے دوست نہیں ہیں)

۱۰ یسوع نے کہا، ”جو خُدا دیتا ہے اُس کے بارے میں نہیں جانتے
اور تجھے نہیں معلوم کہ میں کون ہوں“ اور جو تجھ سے پانی مانگ رہا ہے۔ اگر
ان باتوں کو تو جانتی تو تُو مجھ سے پوچھتی اور میں تجھے زندگی کا پانی دیتا۔“

۱۱ عورت نے کہا، ”جناب! آپ کے پاس کوئی چیز نہیں جس
سے پانی لیں اور کنواں بہت گہرا ہے پھر کس طرح آپ مجھے زندگی کا پانی
دیں گے۔ ۱۲ کیا تو ہمارے باپ یعقوب سے بڑا ہے جس نے ہمیں یہ
کنواں دیا ہے؟ اور خُود وہ اس کے بیٹے اور اسکے مویشی نے اس سے پانی پیا
ہے۔“

۱۳ یسوع نے جواب دیا، ”ہر آدمی جو اس سے پانی پئے گا وہ پھر بھی
پیاسا ہوگا۔ ۱۴ لیکن جو کوئی اس پانی کو جو میں اس کو دوں گا پئے گا وہ
ابد تک پیاسا نہ ہوگا اور میرا دیا ہوا اس کے لئے ایک چشمہ بن جائے گا جو
ہمیشہ کی زندگی کے لئے ہوگا۔“

۱۵ عورت نے یسوع سے کہا، ”تو پھر وہ پانی مجھے دے تا کہ پھر کبھی
پیاسی نہ رہوں اور نہ ہی پھر کبھی پانی لینے یہاں آؤں۔“

۱۶ یسوع نے کہا، ”جا اور جا کر اپنے شوہر کو لے آ۔“

۱۷ عورت نے جواب میں کہا، ”میں شوہر نہیں رکھتی۔“

یسوع نے کہا، ”تُو نے سچ کہا کہ تمہارا شوہر نہیں۔ ۱۸ جب کہ
تُو پانچ شوہر کر چکی ہے اور تُو جس کے ساتھ اب ہے وہ تیرا شوہر نہیں اور
یہ تو نے سچ کہا“

۱۹ عورت نے کہا، ”میں دیکھ سکتی ہوں کہ تم نبی ہو۔
۲۰ ہمارے باپ دادا نے اس پہاڑی پر عبادت کی لیکن تم یہودی یہ کہتے
ہو کہ یروشلم ہی وہ صحیح جگہ ہے جہاں عبادت کی جانی چاہئے۔“

۲۱ یسوع نے کہا، ”اے عورت یقین کر کہ وہ وقت آرہا ہے کہ نہ
تم یروشلم جاؤ گی اور نہ ہی پہاڑی پر خُدا کی عبادت کرو گی۔ ۲۲ سامری لوگ
کُچھ ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہو جو تم خُود نہیں جانتے“ ہم یہودی
جانتے ہیں کس کی عبادت کرتے ہیں کیوں کہ نجات یہودیوں سے ہے۔
۲۳ وہ وقت آرہا ہے اور وہ اب یہاں ہے جبکہ سچّے پرستار باپ کی پرستش
رُوح اور سچائی سے کریں گے۔ تو مُقدّس باپ ایسے ہی لوگوں کو چاہتا ہے
جو اسکے پرستار ہو۔ ۲۴ خُدا رُوح ہے اور اسکے پرستاروں کو رُوح اور سچائی
سے پرستش کرنا ہوگا۔“

۲۵ عورت نے جواب دیا، ”میں جانتی ہوں کہ مسیحا (یعنی مسیح)
آرہے ہیں اور جب وہ آئیں گے ہمیں ہر چیز سمجھائیں گے۔“

۲۶ یسوع نے کہا، ”وہی شخص تم سے بات کر رہا ہے اور میں مسیح
ہوں۔“

۲۷ اس وقت یسوع کے شاگرد شہر سے واپس آئے وہ بہت حیران
ہوئے کہ یسوع عورھت سے بات کر رہا ہے لیکن کسی نے بھی یہ نہ پوچھا،
”تمہیں کیا چاہئے“ اور ”تم اس عورت سے کیوں بات کر رہے ہو۔“

۲۸ تب وہ عورت پانی کا مٹکا چھوڑ کر واپس شہر چلی گئی اور اس
نے شہر میں لوگوں سے کہا، ۲۹ ”ایک آدمی نے مجھ سے ہر وہ بات کہی
ہے جو میں نے کئے ہیں آؤ اور اس کو دیکھو ممکن ہے وہ مسیح ہو۔“ ۳۰ اور
لوگ یسوع کو دیکھنے شہر چھوڑ کر آنے لگے۔

۳۱ جب وہ عورت شہر میں تھی یسوع کے شاگردوں نے التجا کی
”اے استاد کُچھ کھائیے۔“

۳۲ لیکن یسوع نے جواب دیا، ”میرے پاس کھانے کے لئے ایسا
کھانا ہے جسے تم نہیں جانتے۔“

۳۳ پھر شاگرد آپس میں سوال کرنے لگے، ”کیا کوئی یسوع کے
کھانے کے لئے کُچھ لایا ہے؟“

۳۴ یسوع نے کہا: ”میرا کھانا یہی ہے کہ اسکی مرضی کے مطابق کام
کروں جس نے مجھے بھیجا ہے۔ میری غذا یہی ہے کہ میں اس کام کو ختم
کروں جو خُدا نے میرے ذمہ کیا ہے۔ ۳۵ جب تم بوتے ہو تو کہتے ہو کہ
فصل آنے میں چار مہینے چاہئے لیکن میں تم سے کہتا ہوں اپنی آنکھیں کھولو
اور لوگوں کو دیکھو وہ فصل کی مانند کٹنے کے لئے تیّار ہیں۔ ۳۶ اور فصل
کاٹنے والا اپنی اجرت پاتا اور بیرونی زندگی کے لئے اناج جمع کرتا ہے تا کہ
فصل بونے اور کاٹنے والا دونوں خوش رہیں۔' ۳۷ لوگ جو کہتے ہیں وہ
صحیح ہے فصل بوتا ایک ہے اور فائدہ دوسرا اٹھاتا ہے۔ ۳۸ میں نے
تمہیں فصل کی کاشت کے لئے بھیجا جس کے بونے میں تم نے محنت
نہیں کی لیکن دوسروں نے محنّت کی اور تم ان کی محنت کا پھل پاتے
ہو۔“ ۳۹ اس شہر کے کئی سامری لوگ یسوع پر ایمان لے آئے ان
لوگوں نے اس عورت کی بات پر یقین کیا جو اس نے کہا تھا، ”یسوع نے

سامری سامریہ کی رہنے والی۔ یہ یہودی گروہ کا ایک حصّہ ہیں۔ لیکن یہودی ان کو
خالص یہودی تسلیم نہیں کرتے۔ نفرت کرتے ہیں۔

وہ سب کُچھ کہا جو میں نے کیا۔" ۴۰ سامری یسوع کے پاس آئے اور اُس
سے درخواست کی کہ وہ ان کے پاس ٹھہرے اس طرح یسوع نے ان کے
پاس دو دن قیام کیا۔ ۴۱ اور کئی لوگوں نے جو کُچھ یسوع نے کہا اس پر
ایمان لایا۔
۴۲ لوگوں نے عورت سے کہا، "سب سے پہلے ہم یسوع پر ایمان
لائے کیوں کہ تم نے ہم سے کہا۔ لیکن اب ہم یقین رکھتے ہیں۔ کیوں کہ
ہم خُود ان سے سن چکے ہیں۔ ہمیں سچائی معلوم ہے کہ وہی نجات دہندہ
ہے جو دُنیا کو بچالے گا۔"

یسوع نے وزیر کے لڑکے کا علاج کیا

(متّی ۸:۵-۱۳؛ لوقا ۷:۱-۱۰)

۴۳ دو دن بعد یسوع نے شہر چھوڑا اور گلیل روانہ ہوا۔ ۴۴ یسوع کہہ
چکا تھا کہ اس سے قبل لوگوں نے اپنے ہی شہر میں کسی نبی کو عزت نہیں
کی تھی۔ ۴۵ جب یسوع گلیل پہونچا تو لوگوں نے انہیں خوش آمدید کہا۔
ان لوگوں نے وہ سب کُچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا جو یروشلم میں یسوع
نے فسح کی تقریب پر ان کے سامنے کیا تھا۔
۴۶ یسوع دوبارہ گلیل شہر قانا روانہ ہوا۔ قانا ہی وہ شہر ہے جہاں
یسوع نے پانی کو مئے میں تبدیل کیا تھا۔ بادشاہ کے افسروں میں سے ایک
اہم افسر کفر نحوم کے شہر میں رہتا تھا اس افسر کا ایک لڑکا بیمار تھا۔
۴۷ لوگوں کو معلوم ہوا کہ یسوع یہودیہ سے آیا ہے اور گلیلی میں ہے اور وہ
لوگ شہر قانا میں یسوع کے پاس گئے اور استدعا کی کہ یسوع شہر کفر نحوم کو
آئے اور اس کے لڑکے کا علاج کرے۔ افسر کا لڑکا قریب مرچُکا تھا۔
۴۸ یسوع نے اس سے کہا، "جب تک تم لوگ معجزات اور عجیب و
غریب چیزیں نہیں دیکھو گے مجھ پر ایمان نہیں لاؤ گے۔"
۴۹ بادشاہ کے وزیر نے درخواست کی کہ "میرا بچّہ مرنے کے
قریب ہے اس کی موت سے پہلے چلیں۔"
۵۰ یسوع نے کہا، "جاؤ تمہارا بچّہ زندہ رہے گا!"
اور اس شخص کو یسوع کی بات پر ایمان تھا یسوع کے کہنے پر اپنے گھر
روانہ ہُوا۔ ۵۱ راستے ہی میں اس آدمی کا خادم ملا اسنے کہا، "تمہارا لڑکا اب
صحت یاب ہے۔"
۵۲ تب اس نے خادم سے پوچھا، "میرا بچّہ کس وقت اچھا ہوا۔"
خادم نے جواب دیا، "گزشتہ کل تقریباً ایک بجے اسکا بخار کم ہوا۔"
۵۳ اس لڑکے کے باپ (افسر) نے خیال کیا ایک بجے کا وقت
وہی وقت تھا جس وقت یسوع نے کہا تھا، "تمہارا لڑکا زندہ رہے گا" تب
اس نے اور اس کے گھر کے تمام لوگ یسوع پر ایمان لائے۔
۵۴ یہ دوسرا معجزہ تھا جو یسوع نے یہودیہ سے گلیل آنے کے
بعد کیا تھا۔

چشمہ پر لاعلاج مریض کو شفاء

۵ اس کے بعد یسوع یہودیوں کی ایک تقریب پر یروشلم روانہ ہوا۔
۲ یروشلم میں بھیڑ دروازہ کے پاس ایک حوض ہے جو پانچ
برآمدوں پر مشتمل ہے عبرانی زبان میں بیت حسدا کہلاتا ہے۔ ۳ کئی بیمار
اندھے لنگڑے اور فالج زدہ لوگ اس حوض کے پاس رہتے ہیں اور پانی کے
ہلنے کے منتظر رہتے ہیں۔ ۴* ۵ اسی مقام پر ایک شخص تھا تقریباً اڑتیس
سال سے بیمار تھا۔ ۶ جب یسوع نے اسکو وہاں پڑے ہوئے دیکھا اور یہ
جان کر کہ وہ اڑتیس سال سے بیمار ہے اس سے پوچھا، "کیا تو صحت پانا
چاہتا ہے؟"
۷ اس آدمی نے جواب دیا، "جناب میرے پاس کوئی آدمی نہیں جو
مجھے اس وقت مدد دے سکے جب فرشتہ پانی کو ہلاتا ہے اور جب تک
میں جاؤں کوئی دوسرا اس میں اتر جاتا ہے۔"
۸ یسوع نے اس سے کہا، "اٹھ اپنا بستر اٹھا اور چل۔" ۹ وہ شخص
فوراً اچھا تندرست ہو گیا اور اپنا بستر اٹھا کر چلنے لگا۔
یہ واقعہ جس وقت ہوا وہ دن سبت کا دن تھا۔ ۱۰ اس لئے یہودیوں
نے جو آدمی تندرست ہوا تھا اس سے کہا، "آج سبت کا دن ہے ہماری
شریعت کے خلاف ہے کہ تم اپنا بستر سبت کے دن اٹھاؤ۔"
۱۱ لیکن اس آدمی نے کہا، "جس آدمی نے مجھے شفاء دی اس نے کہا
میں اپنا بستر اٹھاؤں اور چلوں۔"
۱۲ یہودیوں نے اس سے دریافت کیا، "کون ہے وہ آدمی جس نے
تمہیں بستر اٹھا کر چلنے کے لئے کہا۔"
۱۳ لیکن وہ آدمی جسکو شفا ملی تھی نہیں جانتا تھا کہ وہ کون تھا اس مقام
پر کئی آدمی تھے اور یسوع وہاں سے جا چکا تھا۔
۱۴ بعد میں یسوع نے اس آدمی سے ہیکل میں ملا یسوع نے اس سے
کہا، "دیکھو تم اب تندرست ہو چکے ہو لیکن اب گناہوں سے اور بری باتوں
سے بچنا" ورنہ تمہارا بُرا ہو گا۔
۱۵ تب وہ آدمی وہاں سے نکل کر ان یہودیوں کے پاس پہونچا اور
کہا یسوع ہی وہ آدمی تھا جس نے مجھے تندرست کیا۔

آیت ۳ اور ۴ آیت ۳ کے آخر میں کچھ یونانی صحیفوں میں یہ حصّہ جوڑا گیا ہے "وہ پانی کے ہلنے کا انتظار کئے" اور کچھ حالیہ صحیفوں میں آیت ۴ جوڑی گئی ہے "کبھی خُداوند کا فرشتہ آکر حوض کے پانی کو ہلایا۔ فرشتہ کے ایسا کرنے کے بعد کوئی بھی بیمار شخص جو سب سے پہلے اس میں اتر تا تو اسے شفا مل جاتی چاہے اسے کیسا ہی بیماری کیوں نہ ہو۔

۱۶ یسوع نے اس طرح کی شفا سبت کے دن کی تھی۔ اس وجہ سے
اور یہودیوں نے یسوع کے ساتھ بُرا کرنا شروع کیا۔ ۱۷ لیکن یسوع نے
یہودیوں سے کہا، "میرا باپ کبھی کام سے نہیں رکتا اسلئے میں بھی کام
کرتا رہوں گا۔"
۱۸ ان باتوں نے یہودیوں کو مجبور کردیا کہ وہ اُسے قتل کرنے کی
کوشش کریں۔ پہلے تو یسوع نے شریعت کی خلاف ورزی کی پھر خُدا کو اپنا
باپ کہہ کر اپنے آپ کو خُدا کے برابر بنایا۔

یسوع کو خُدا کا اختیار ہے

۱۹ یسوع نے کہا، "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بیٹا اپنے آپ سے کُچھ
نہیں کر سکتا بیٹا وہی کرتا ہے جو وہ اپنے باپ کو کرتے دیکھے۔ ۲۰ باپ
بیٹے سے محبت کرتا ہے اسلئے وہ سب کُچھ اپنے بیٹے کو بتاتا ہے جو وہ کرتا
ہے۔ اسکے علاوہ وہ اس سے بھی بڑے کام دکھلاتا ہے جس سے تم حیران ہو
جاؤگے۔ ۲۱ جیسے باپ مردوں کو زندہ اٹھاتا ہے اس طرح بیٹا جسے چاہے
وہ بھی مردوں کو زندہ اٹھاتا ہے۔ ۲۲ کیوں کہ باپ کسی کی عدالتی کاروائی
نہیں کرتا اسلئے سب کُچھ بیٹے کے سپرد کرتا ہے۔ ۲۳ اس لئے لوگ جس
طرح باپ کی عزت کرتے ہیں اسی طرح بیٹے کی بھی عزت کریں گے اور جو
بیٹے کی عزت نہیں کرتا گو یا وہ باپ کی عزت نہیں کرتا۔ وہ باپ ہی ہے
جس نے بیٹے کو بھیجا ہے۔
۲۴ "میں تم سے سچ کہتا ہوں اگر کوئی میرا کلام سن کر جو بھی میں
نے کہا ہے، اس پر ایمان لاتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے تو اسکو ہمیشہ کی
زندگی نصیب ہوتی ہے۔ اس پر کسی بھی قسم کی سزا کا حکم نہیں ہوتا۔
کیوں کہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو چکا ہوتا ہے۔ ۲۵ میں تم
سے سچ کہتا ہوں کہ ایک اہم وقت آنے والا ہے بلکہ ابھی بھی ہے جو لوگ
گناہ میں مرے ہیں وہ خُدا کے بیٹے کی آواز سنیں گے اور جو سن رہے ہیں وہ
رہیں گے۔ ۲۶ زندگی کی دین باپ کی طرف سے ہے اس لئے باپ نے
بیٹے کو اجازت دی ہے کہ زندگی دے۔ ۲۷ باپ نے بیٹے کو عدالت کا
بھی اختیار دیا ہے کیوں کہ وہی ابن آدم ہے۔ ۲۸ اس پر تعجب کرنے کی
ضرورت نہیں کیوں کہ وہ وقت آرہا ہے جبکہ مرے ہوئے لوگ جو
قبروں میں ہیں اسکی آواز سن سکیں گے۔ ۲۹ تب وہ لوگ اپنی قبروں
سے نکلیں گے اور جنہوں نے اچھّے اعمال کیے ہیں انہیں ہمیشہ کی زندگی
ملے گی اور جو لوگ برائیاں کی ہیں انہیں مجرم قرار دیا جائے گا۔

یسوع مسلسل یہودیوں سے بات کرنے لگا

۳۰ "میں اپنے آپ سے کُچھ نہیں کر سکتا جس طرح مجھے حکم ملتا ہے
اسی طرح فیصلہ کرتا ہوں اسی لئے میرا فیصلہ صحیح ہے کیوں کہ میں اپنی
خوشی یا مرضی سے ہی نہیں کراتا۔ لیکن میں وہی کرتا ہوں جس نے مجھے اپنی
خوشی سے بھیجا ہے۔
۳۱ "اگر میں لوگوں سے اپنے متعلق کُچھ کہوں تو وہ میری گواہی پر
کبھی یقین نہیں کریں گے اور جو میں کہتا ہوں وہ مانیں گے نہیں۔
۳۲ لیکن ایک دوسرا آدمی ہے جو لوگوں سے میرے بارے میں کہتا ہے
اور میں جانتا ہوں وہ جو میرے بارے میں کہتا ہے وہ سچ ہے۔
۳۳ "تم نے لوگوں کو یوحنا کے پاس بھیجا اور اس نے تم کو سچائی
بتائی۔ ۳۴ میں ضروری نہیں سمجھتا کہ کوئی میری نسبت لوگوں سے کہے
مگر میں یہ سب کُچھ تم کو بتاتا ہوں تا کہ تم بچّے رہو۔ ۳۵ یوحنا ایک چراغ
کی مانند تھا جو خُود جل کر دوسروں کو روشنی پہنچاتا رہا اور تم چند دن کے
لئے اس روشنی سے استفادہ حاصل کیا۔
۳۶ "لیکن میں اپنے بارے میں ثبوت رکھتا ہوں جو یوحنا سے بڑھ کر
ہے جو کام میں کرتا ہوں وہی میرا ثبوت ہے اور یہی چیزیں میرے باپ
نے مجھے عطا کی ہے جو یہ ظاہر کرتی ہیں کہ میرے باپ نے مجھے بھیجا
ہے۔ ۳۷ جس باپ نے مجھے بھیجا ہے میرے ثبوت بھی دیئے لیکن تم
لوگوں نے اس کی آواز نہیں سنی اور تم نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ وہ کیسا
ہے۔ ۳۸ میرے باپ کے تعلیمات کا کوئی اثر تم میں نہیں کیوں کہ تم
اسمیں یقین نہیں رکھتے جس کو باپ نے بھیجا ہے۔ ۳۹ تم تحریروں میں
بغور ڈھونڈتے ہو یہ سمجھتے ہو کہ اسمیں تمہیں ابدی زندگی ملے گی۔ لیکن ان
تحریروں میں تمہیں میرا ہی ثبوت ملے گا۔ جو میری طرف اشارہ ہے۔
۴۰ لیکن تم لوگ جس طرح کی زندگی چاہتے ہو اس کو پانے کے لئے
میرے پاس نہیں آتے۔
۴۱ "میں نہیں چاہتا کہ لوگ میری تعریف کریں۔ ۴۲ لیکن
میں تمہیں جانتا ہوں کہ تمہیں خُدا سے محبّت نہیں۔ ۴۳ میں اپنے باپ
کی طرف سے آیا ہوں میں اسی کے طرف سے کہتا ہوں پھر بھی مجھے قبول
نہیں کرتے لیکن جب دوسرا آدمی خُود اپنے بارے میں کہتا ہے تو تم اسے
قبول کرتے ہو۔ ۴۴ تم چاہتے ہو ہر ایک تمہاری تعریف کرے لیکن
اسکی کوشش نہیں کرتے جو تعریف خُدا کی طرف سے ہوتی ہو۔ پھر تم کس
طرح یقین کرو گے۔ ۴۵ یہ نہ سمجھنا کہ میں باپ کے سامنے کھڑا ہو کر
تمہیں ملزم ٹھہراؤں گا موسیٰ ہی وہ شخص ہے جو تمہیں ملزم ٹھہرائے گا۔
اور تم غلط فہمی میں ان سے امید لگائے بیٹھے ہو۔ ۴۶ اگر تم حقیقت میں
موسیٰ پر یقین رکھتے ہو تو تمہیں مجھ پر بھی ایمان لانا چاہئے اسلئے کہ موسی نے
میرے بارے میں لکھا ہے۔ ۴۷ تمہیں اسکا یقین نہیں کہ موسیٰ نے کیا
لکھا ہے اسلئے جو میں کہتا ہوں ان چیزوں کے متعلق تم کیسے یقین کرو
گے؟"

یسوع کا پانچ ہزار سے زائد افراد کو دعوت

(متّی ۱۴ : ۱۳ - ۲۱؛ مرقس ۶ : ۳۰ - ۴۴؛ لوقا ۹ : ۱۰ - ۱۷)

۶ اسکے بعد یسوع نے گلیل کی جھیل کے اس پار پہنچا۔ ۲ کئی لوگ
یسوع کے ساتھ ہوئے اور انہوں نے یسوع کے معجزوں کو دیکھا اور
بیماروں کو شفا بخشتے دیکھا۔ ۳ یسوع اوپر پہاڑی پر گئے وہ وہاں اپنے
شاگِردوں کے ساتھ بیٹھ گئے۔ ۴ یہودیوں کی فسح کی تقریب کا دن قریب
تھا۔

۵ یسوع نے دیکھا کہ کئی لوگ ان کی جانب آرہے ہیں۔ یسوع نے
فلپ سے کہا، "ہم اتنے لوگوں کے لئے کہاں سے روٹی خرید سکتے ہیں تا کہ
سب کھا سکیں؟" ۶ یسوع نے فلپ سے یہ بات اسکو آزمانے کے لئے کہا
یسوع کو پہلے ہی معلوم تھا کہ وہ کیا ترکیب سوچ رکھے ہیں۔
۷ فلپ نے جواب دیا، "ہم سب کو ایک مہینہ تک کُچھ کام کرنا
چاہئے تا کہ ہر ایک کو کھانے کے لئے روٹی حاصل ہو سکے اور انہیں کم سے
کم کُچھ غذا میسر ہو۔"
۸ دوسرا ساتھی اندریاس تھا جو سائمن پطرس کا بھائی تھا اندریاس نے
کہا۔ ۹ "یہاں ایک لڑکا ہے جسکے پاس بارلی کی روٹی کے پانچ ٹکڑے اور دو
مچھلیاں ہیں لیکن یہ ان سب کے لئے کافی نہیں ہوگا۔"
۱۰ یسوع نے کہا، "لوگوں سے کہو کہ بیٹھ جائیں۔" وہاں اس مقام
پر کافی گھاس تھی وہاں ۵۰۰۰ آدمی تھے اور وہ سب بیٹھ گئے۔ ۱۱ تب
یسوع نے روٹی کے ٹکڑے لئے اور خُدا کا شکر ادا کیا اور جو لوگ بیٹھے ہوئے
تھے ان کو دیا اسی طرح مچھلی بھی دی اس نے ان کو جتنا چاہئے تھا اتنا دیا۔
۱۲ سب لوگ سیر ہو کر کھا چکے جب وہ لوگ کھا چکے تب یسوع نے
اپنے شاگِردوں سے کہا، "بچے ہوئے ٹکڑوں کو جمع کرو اور کُچھ بھی ضائع نہ
کرو۔" ۱۳ اس طرح شاگردوں نے تمام ٹکڑوں کو جمع کیا اور ان لوگوں
نے بارلی کے روٹی کے پانچ ٹکڑوں سے ہی کھانا شروع کیا اور انکے ساتھیوں
نے تقریباً ۱۲ ٹوکریوں میں ٹکڑے جمع کئے۔
۱۴ لوگوں نے یہ معجزہ دیکھا جو یسوع نے انہیں بتایا لوگوں نے کہا،
"یہی نبی ہے جو عنقریب دُنیا میں آنے والا ہے۔"
۱۵ پس یسوع یہ بات معلوم کرکے کہ لوگ اُسے آکر بادشاہ بنانا
چاہتے ہیں اسلئے وہ دوبارہ تنہا پہاڑی کی طرف چلا گیا۔

یسوع کا پانی پر چلنا

(متّی ۱۴ : ۲۲ - ۲۷؛ مرقس ۶ : ۴۵ - ۵۲)

۱۶ اس رات یسوع کے شاگِرد گلیل جھیل کی طرف گئے۔ ۱۷ اس
وقت اندھیرا ہو چکا تھا اور یسوع ان کے پاس اب تک واپس نہیں آیا تھا۔
اور اُن کے شاگِرد ایک کشتی پر سوار ہو کر جھیل کے پار کفر نحوم جانے لگے۔
۱۸ اُس وقت ہوا بہت تیز چل رہی تھی۔ اور جھیل میں زور دار لہریں اٹھ
رہی تھی۔ ۱۹ وہ کشتی میں تین یا چار میل گئے تب انہوں نے دیکھا کہ
یسوع پانی پر چل رہا تھا اور کشتی کی طرف آرہا تھا اور یہ دیکھ کر ان کے
شاگرد ڈر گئے۔ ۲۰ لیکن یسوع نے ان سے کہا، "ڈرومت یہ میں ہوں۔"
۲۱ اتنا سن کر ان کے ساتھی بہت خوش ہوئے اور یسوع کو کشتی میں لے
لیا اور کشتی جلد ہی واپس کنارے آگئی جہاں وہ جانا چاہتے تھے۔

لوگ یسوع کو ڈھونڈنے لگے

۲۲ دوسرے دن لوگ جھیل کے پار جو لوگ ٹھہرے ہوئے تھے
انہیں معلوم تھا کہ یسوع کشتی میں اپنے شاگِردوں کے ساتھ نہیں گیا بلکہ
صرف ان کے شاگِرد ہی کشتی میں گئے تھے اور انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ
صرف وہی کشتی وہاں تھی۔ ۲۳ لیکن جب تبریاس سے چند کشتیاں آئیں
اور آکر وہیں ٹھہریں جہاں ان لوگوں نے گزشتہ دن روٹی کھائی تھی اور جہاں
خداوند نے شکر ادا کیا تھا۔ ۲۴ جب لوگوں نے دیکھا کہ یسوع اور ان کے
ساتھی اس وقت وہاں نہیں تھے، تو لوگ کشتی میں سوار ہو کر کفر نحوم کی
جانب روانہ ہوئے تا کہ یسوع سے ملیں۔

یسوع حیات کی روٹی

۲۵ لوگوں نے دیکھا کہ یسوع جھیل کے دوسرے طرف ہے ان
لوگوں نے یسوع سے کہا، "اے استاد! آپ یہاں کب آئے؟"
۲۶ یسوع نے جواب دیا، "تم لوگ مجھے کیوں تلاش کر رہے ہو۔ کیا
تم اس لئے مجھے تلاش کر رہے ہو کہ معجزے دکھاتا پھروں اور اپنی قوت کا
مظاہرہ کروں ہر گز نہیں! میں تم سے سچ کہتا ہوں تم مجھے اس لئے تلاش کر
رہے ہو تم لوگ پیٹ بھر روٹی کھا کر تسلّی کرو۔ ۲۷ دُنیا کی غذائیں خراب
اور تباہ ہو جانے والی ہیں۔ لہٰذا ایسی غذا کو مت حاصل کرو بلکہ ایسی غذا کو
تلاش کرو جو ہمیشہ اچھّی ہو اور تمہیں ابدی زندگی دے سکے۔ ابن آدم ہی تم
کو ایسی غذا دے گا۔ خُدا جو باپ ہے وہ یہ ظاہر کر چکا ہے کہ وہ ابن آدم کے
ساتھ ہے۔"
۲۸ لوگوں نے یسوع سے پوچھا، "ہمیں کیا کرنا چاہئے تا کہ خُدا کا کام
جو وہ چاہتا ہے کر سکیں؟"
۲۹ یسوع نے کہا، "خُدا تم سے یہی چاہتا ہے کہ اس نے جس کو بھیجا
ہے اس پر ایمان لاؤ۔"
۳۰ لوگوں نے کہا، "تم کیا معجزہ دکھاؤ گے تا کہ یہ ثابت ہو جائے کہ
تم ہی وہ ہو جسے خُدا نے بھیجا ہے۔ ایسا کوئی معجزہ تم کر دکھاؤ ہم تب ہی

تمہارا یقین کریں گے کہ تم کیا کرو گے۔ ۳۱ ہمارے آباء و اجداد کو خُدا
نے ریگستان میں منّ (کھانے کی نعمتیں) عطا کی تھی اور یہ تحریروں میں لکھا
ہے اور خُدا نے انہیں کھانے کے لئے جنّت سے روٹی بھجواتا تھا۔*"
۳۲ یسوع نے کہا، "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ایک موسیٰ ہی نہیں
تھے جو تمہارے لوگوں کے لئے آسمان سے روٹی لایا کرتے تھے دراصل
میرا باپ ہی ہے جو تم لوگوں کو آسمان کی روٹی دیتا ہے۔ ۳۳ خدا کی
روٹی کیا ہے ؟ جو روٹی خُدا دیتا ہے وہ وہی ہے جو آسمان سے آکر دُنیا کو
اپنی زندگی دیتی ہے"
۳۴ لوگوں نے کہا، "جناب تو یہ روٹی ہمیں ہمیشہ کے لئے
دلائیں۔"
۳۵ تب یسوع نے کہا، "میں ہی وہ روٹی ہوں جو زندگی دیتی ہے۔ جو
بھی میرے پاس آتا ہے۔ وہ کبھی بھوکا نہیں رہے گا۔ اور جس نے مجھ پر
ایمان لایا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ ۳۶ میں تم سے بھی یہ پہلے ہی کہہ چکا ہوں
تم مجھے دیکھ چکے ہو لیکن تم کو اب تک یقین نہیں آرہا ہے۔ ۳۷ میرا
باپ میرے لوگوں کو میرے پاس بھیجتا ہے ہر ایک میرے پاس آتا
ہے جو بھی میرے پاس آتا ہے میں اسے قبول کرتا ہوں۔ ۳۸ میں آسمان
سے آیا ہوں اور اپنی مرضی سے کرنے کے لئے نہیں آیا بلکہ خُدا کی مرضی کے
مطابق کرنے کے لئے آیا ہوں۔ ۳۹ مجھے ان لوگوں میں سے کسی ایک کو
بھی نہیں کھونا چاہئے جن کو خُدا نے میرے پاس بھیجا ہے اور انکو میں
آخرت کے دن زندہ اٹھاؤں گا اور یہی کچھ وہ مجھ سے چاہتا ہے جس نے مجھے
بھیجا ہے۔ ۴۰ ہر آدمی جو بیٹے کو دیکھتا ہے اور اس پر ایمان لاتا ہے اس
کو ابدی زندگی حاصل ہوتی ہے اور اسی آدمی کو میں آخرت کے دن زندہ
اٹھاؤں گا" اور یہی میرا باپ چاہتا ہے۔
۴۱ یہودیوں نے یسوع کے متعلق شکایت کرنا شروع کر دی کیوں
کہ اس نے کہا تھا "میں وہ روٹی ہوں جو خُدا کی طرف سے آسمان سے آیا
ہوں۔" ۴۲ یہودیوں نے کہا، "یہ یسوع ہے ہم اس کے باپ اور ماں کو
اچھی طرح جانتے ہیں۔ یسوع تو یوسف کا بیٹا ہے اسلئے وہ اب ایسا کس طرح
کہہ سکتا ہے کہ میں آسمان سے آیا ہوں ؟"
۴۳ لیکن یسوع نے کہا، "ایک دوسرے سے شکایت کرنا بند کرو۔
۴۴ باپ وہی ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور لوگوں کو میرے پاس لاتا
ہے جنہیں آخرت کے دن اٹھاؤں گا اگر باپ کسی کو میرے پاس نہ لائے
تو ایسا آدمی میرے پاس نہیں آسکتا۔ ۴۵ یہ بات نبیوں نے لکھی ہے،
"خدا تم تمام لوگوں کو تعلیم دیتا ہے اور لوگ جو باپ سے سن کر سیکھتے
ہیں وہ میرے پاس آتے ہیں۔*" ۴۶ میرے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ ہر
کسی نے باپ کو نہیں دیکھا ہے سوائے اس آدمی کے جو باپ کی طرف سے
آیا ہے۔" ۴۷ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو شخص مجھ پر ایمان لاتا ہے
وہی ابدی زندگی پا سکتا ہے۔" ۴۸ میں وہ روٹی ہوں جو حیات بخشتی ہے۔
۴۹ تمہارے آباو اجداد نے ریگستان میں منّ کھایا لیکن وہ فوت ہوگئے۔
۵۰ میں وہ روٹی ہوں جو آسمان سے آئی ہے اور جو یہ روٹی کھائے گا وہ کبھی
نہیں مرے گا۔ ۵۱ میں حیات کی روٹی ہوں جو آسمان سے آئی ہے اور
جس نے اسکو استعمال کیا اس نے ہمیشہ کی زندگی پائی ہے یہ روٹی جو میں
دیتا ہوں میرا جسم ہے میں یہ جسم دوں گا تا کہ لوگ اس دُنیا میں زندگی پا
سکیں۔"
۵۲ اس پر یہودیوں نے آپس میں مباحثہ شروع کیا اور کہا، "یہ شخص
کس طرح اپنا جسم ہمیں کھانے کو دے گا ؟"
۵۳ یسوع نے کہا، "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تمہیں ابن آدم کے
جسم کو کھانا چاہئے اور اسکے خون کو پینا چاہئے۔ اگر تم ایسا نہیں کرتے تو
تمہیں حقیقی زندگی نصیب نہیں ہوگی۔ ۵۴ جس نے میرے جسم کو غذا
بنائی اور خون کو پیا اس نے لافانی زندگی پائی اور ایسے آدمی کو میں آخرت
کے دن اٹھاؤں گا۔ ۵۵ میرا جسم اور خون سچّی مشروب ہے۔ ۵۶ اور
جو میرا جسم کھاتا ہے اور خون پیتا ہے ایسے آدمی میں میں ہوں اور مجھ میں وہ
رہتا ہے۔ ۵۷ باپ نے مجھے بھیجا اور میں باپ کی وجہ سے رہتا ہوں۔ اسی
طرح جو مجھے غذا کے طور پر استعمال کریں گے میری وجہ سے وہ رہیں گے۔
۵۸ میں اس روٹی کی مانند نہیں ہوں جو ہمارے اجداد ریگستان میں کھائی
تھی حالانکہ وہ کھائے تھے مگر اوروں کی طرح انہیں بھی موت آئی۔ میں وہ روٹی
ہوں جو آسمان سے آئی ہے اور جس نے اس روٹی کو کھایا کیا اُس نے حقیقی
زندگی پائی۔" ۵۹ یسوع نے یہ تمام باتیں اس وقت کہیں جب کفر نحوم
کی عبادت گاہ میں لوگوں کو تعلیم دے رہے تھے۔

بہت سے شاگردوں نے یسوع کو چھوڑدیا

۶۰ کئی شاگردوں نے یسوع کی تعلیمات کو سنا اور سن کر کہا، "یہ
تعلیم تو بہت مشکل ہے اس کو کون قبول کرے گا ؟"
۶۱ یسوع اچھی طرح جان گیا کہ یہ شاگرد اس کے متعلق شکایت کر
رہے ہیں۔ تب یسوع نے کہا، "کیا تم میری تعلیمات کی وجہ سے پریشان
ہو ؟ ۶۲ اگر تم ابنِ آدم کو اُوپر جاتے دیکھو گے جہاں وہ پہلے تھا تو کیا
ہوگا ؟ ۶۳ یہ جسم کُچھ بھی نہیں حاصل کر سکتا۔ یہ تو رُوح ہے۔ جو انسان کو

خُدا نے ... تھا زبور ۷۸: ۲۴

خُدا ... آتے ہیں یسعیاہ ۵۴: ۱۳

زندگی بخشتی ہے۔ اور یہی باتیں جو میں نے کہی ہیں وہ رُوح کی ہے جو تمہیں
زندگی دیتی ہے۔ ۶۴ لیکن تم میں سے کُچھ لوگ ان باتوں میں یقین نہیں
کریگا۔" کیوں کہ یسوع نے جان لیا کہ کون یقین نہیں کر رہا ہے۔ اور اس
بات کو وہ شروع سے ہی جان گیا تھا کہ کون انہیں دھوکا دے گا۔
۶۵ یسوع نے کہا، "جس آدمی کو باپ نہ بھیجے وہ آدمی میرے پاس نہیں
آسکتا۔"

۶۶ جب یسوع نے یہ باتیں کہیں، اُس کے بہت سے شاگردوں نے
اُسے چھوڑ دیا۔ وہ یسوع کی باتوں پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔
۶۷ یسوع نے اپنے بارہ رسولوں سے یہ بھی پوچھا، "کیا تم بھی مجھے
چھوڑنا چاہتے ہو؟"
۶۸ سائمن پطرس نے یسوع سے کہا، "خداوند ہم کہاں جا سکتے
ہیں آپ کے پاس کلام ہے جو ہمیں ہمیشہ کی زندگی دے سکتا ہے۔
۶۹ ہم کو آپ پر عقیدہ ہے ہم جانتے ہیں کہ آپ ہی وہ مُقدّس ہستی ہیں
جو خُدا کی طرف سے ہیں۔"
۷۰ تب یسوع نے کہا، "میں تم بارہ کو منتخب کرتا ہوں لیکن تم میں
ایک شیطان ہے۔"
۷۱ یہ بات یسوع نے یہودہ کے متعلق کہی تھی جو سائمن اسکریوتی کا
بیٹا تھا۔ یہوداہ بارہ مریدوں میں سے ایک تھا لیکن بعد میں یسوع کا مخالف
ہو گیا۔"

یسوع اور اسکے بھائی کے درمیان بات چیت

۷ اس کے بعد یسوع نے ملک گلیل کے اطراف میں سفر کیا یسوع
یہودیہ میں سفر کرنا نہ چاہتا تھا کیوں کہ وہاں کے یہودی اسے قتل
کرنے کی کوشش میں تھے۔ ۲ اور یہودیوں کی پناہوں کی تقریب قریب
تھی۔ ۳ تب یسوع کے بھائیوں نے کہا، "تم یہ جگہ چھوڑ کر یہودیہ چلے جاؤ
تا کہ جو معجزہ تم کرتے ہو وہ تمہارے شاگرد بھی دیکھیں۔ ۴ اگر کوئی شخص
یہ چاہے کہ وہ لوگوں میں پہچانا جائے تو پھر ایسے شخص کو جو کُچھ وہ کرتا ہے
چھپانا نہیں چاہئے اپنے آپ کو دُنیا کے سامنے ظاہر کرو تا کہ وہ سب
تمہارے معجزے دیکھ سکیں۔" ۵ حتیٰ کہ یسوع کے بھائی کو بھی ان پر
یقین نہیں تھا۔ ۶ یسوع نے اپنے بھائیوں سے کہا، "ابھی میرے لئے
صحیح وقت نہیں آیا لیکن کوئی بھی وقت تمہارے جانے کے لئے مناسب
ہے۔ ۷ دنیا تم سے نفرت نہیں کر سکتی وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے
کیوں کہ میں ان کو ان کی برائیاں بتاتا ہوں جو وہ کرتے ہیں۔ ۸ اس لئے
تم تقریب کے موقع پر جاؤ میں اس بار تقریب پر نہیں آؤں گا کیوں کہ ابھی
میرے لئے صحیح موقع نہیں آیا" ۹ یہ سب کُچھ کہنے کے بعد یسوع نے
گلیل میں قیام کیا۔

۱۰ اس لئے یسوع کے بھائیوں نے ان کے کہنے کے مطابق تقریب
کے موقع پر جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ ان کے جانے کے بعد یسوع بھی
وہاں چلا گیا اس کے بعد انہوں نے اپنے آپ کو ظاہر نہیں کیا۔ بلکہ پوشیدہ
ہوگئے۔ ۱۱ تقریب کے موقع پر یہودی یسوع کی تلاش میں تھے کہہ رہے
تھے کہ "وہ کہاں ہے؟"
۱۲ وہاں ایک بڑا گروہ لوگوں کا تھا جو خفیہ طور پر یسوع کے بارے
میں ہی باتیں کر رہا تھا۔ کُچھ لوگوں نے کہا، "یسوع ایک اچھا آدمی ہے"
لیکن دوسروں نے کہا، "نہیں وہ لوگوں کو بے وقوف بناتا ہے۔"
۱۳ لیکن کسی نے بھی کھلے طور پر یسوع کے سامنے ایسا نہیں کہا کیوں کہ
لوگ یہودی قائدین سے ڈرتے تھے۔

یروشلم میں یسوع کی تعلیمات

۱۴ تقریب لگ بھگ آدھی ختم ہو چکی تھی تب یسوع عبادت گاہ
میں داخل ہوا اور تعلیم شروع کی۔ ۱۵ یہودی بڑے حیران ہوئے انہوں
نے کہا، "یہ شخص تو اسکول میں نہیں پڑھا پھر اتنا سب کُچھ اُس نے کس
طرح سیکھا؟"
۱۶ یسوع نے جواب دیا، "جو کُچھ میں تعلیم دیتا ہوں وہ میری اپنی
نہیں میری تعلیمات اس کی طرف سے آتی ہیں جس نے مجھے بھیجا
ہے۔ ۱۷ اگر کوئی یہ چاہے کہ وہ وہی کرے جو خُدا چاہتا ہے تب وہ جان
جائے گا کہ میری تعلیمات خُدا کی طرف سے ہیں۔ وہ لوگ جان جائیں گے
کہ یہ تعلیمات میری اپنی نہیں ہیں۔ ۱۸ کوئی شخص جو اپنے خیالات
لوگوں کو بتاتا ہے گویا وہ اپنی عزت بڑھانے کے لئے کرتا ہے اگر چہ کوئی
شخص جو اسکی عزت بڑھانے کی کوشش کرے جس نے اس کو بھیجا ہے تو
ایسا شخص قابل بھروسہ سچّا ہے۔ اور اس میں کوئی جھوٹ نہیں ہے۔
۱۹ کیا موسیٰ نے تم کو شریعت نہیں دی؟ لیکن تم میں سے کسی نے
اس کی فرماں برداری نہیں کی تم لوگ مجھے کیوں مارنا چاہتے ہو؟"
۲۰ لوگوں نے جواب دیا، "ایک خبیث تم میں آیا ہے اور تمہیں
دیوانہ کر دیا ہے ہم تمہیں مارنے کی کوشش نہیں کر رہے ہیں؟"
۲۱ یسوع نے کہا، "میں نے ایک معجزہ کیا اور تم سب حیران ہو
ئے۔ ۲۲ موسیٰ نے تمہیں ختنہ کرنے کا قانون دیا لیکن حقیقت میں موسیٰ
نے تمہیں ختنہ نہیں کروایا ختنہ کا طریقہ ہم لوگوں سے آیا جو موسیٰ سے قبل
رہے تھے اس لئے کبھی تم لوگ بچّے کی ختنہ سبت کے دن بھی کرتے ہو۔
۲۳ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک آدمی سبت کے دن ختنہ کر کے موسیٰ
کی شریعت کو پورا کرتا ہے تو پھر تم سبت کے دن اگر کسی کو شفاء

دیتے ہو تو مجھ پر تم کیوں غصّہ کرتے ہو؟ ۲۴ اس قسم کا محاسبہ (جانچنے کا
طریقہ) چھوڑدو راستی سے ہر چیز کا محاسبہ کرو کہ سچ کیا ہے۔"

لوگوں کا مباحثہ یسوع کے بارے میں کیا وہ مسیح ہے

۲۵ تب کُچھ لوگوں نے جو یروشلم میں رہتے تھے کہا، "یہی وہ شخص
ہے جسے مار ڈالنے کی کوشش کی جارہی ہے؟ ۲۶ لیکن وہ اُس جگہ تعلیمات
دیتا ہے جہاں اُس کو دیکھا اور سُنتا ہے۔مگر کسی نے اسکو تعلیمات دینے سے
نہیں روکا ہو سکتا ہے کہ قائدین نے فیصلہ کیا کہ وہ حقیقت میں مسیح ہے
۲۷ لیکن ہم جانتے ہیں کہ اسکا مکان کہاں ہے اور حقیقی مسیح جب آئے گا
کوئی نہ جانے گا کہ وہ کہاں سے آئے گا۔"

۲۸ یسوع اس وقت بھی ہیکل میں تعلیمات دے رہا تھا اس نے کہا،
"ہاں تم مجھے جانتے ہو اور یہ بھی جانتے ہو کہ میں کہاں سے آیا ہوں لیکن
میں اپنی مرضی سے نہیں آیا میں توخُدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں جو سچّا ہے
تم اس کو نہیں جانتے۔ ۲۹ "لیکن میں اسے جانتا ہوں کیوں کہ میں اس
سے ہوں اور اسی نے مجھے بھیجا ہے۔"
۳۰ جب یسوع نے یہ سب کہا تو لوگ یسوع کو پکڑنے کی کوشش کی
لیکن کوئی بھی یسوع کو چھُونے تک کے لائق نہ تھا اسلئے کہ یسوع کو قتل
کرنے کا ابھی صحیح وقت آیا ہی نہیں تھا۔ ۳۱ لیکن بہت سارے آدمی
یسوع پر ایمان لاچکے تھے۔لوگوں نے کہا ہم اب بھی یسوع کے منتظر ہیں کہ
وہ آئے جب وہ آئے گا تو کیا وہ اور معجزے دیکھائے گا؟ بہ نسبت اُس آدمی
کے جو دکھایا تھا۔ نہیں! یہی آدمی مسیح ہے۔

یسوع کی گرفتاری کے لئے یہودی کی کوشش

۳۲ فریسیوں نے یسوع کے بارے میں اِن باتوں کو کہتے ہوئے
سُنا۔ اسلئے کاہنوں کے رہنما نے اور فریسیوں نے ہیکل کے حفاظتی دستہ کو
یسوع کی گرفتاری کے لئے بھیجا۔ ۳۳ تب یسوع نے کہا، "میں کُچھ دیر تم
لوگوں کے ساتھ رہوں گا اس کے بعد میں اسکے پاس جاؤں گا جس نے مجھے
بھیجا ہے۔ ۳۴ تم مجھے تلاش کروگے لیکن مجھے نہیں پاؤگے۔اور میں جہاں
بھی ہوں وہاں تم آنہ سکوگے۔"
۳۵ یہودیوں نے ایک دوسرے سے پوچھا، "آخر یہ آدمی جائے گا
کہاں جسے ہم نہ پاسکیں گے کیا یہ آدمی یونان کے شہروں کو جائے گا جہاں
ہمارے لوگ رہتے ہیں؟ کیا وہ یونان جائے گا جہاں ہمارے لوگ ہیں۔ کیا
وہ ہمارے لوگوں کو یونان میں تعلیم دے گا۔ ۳۶ یہ آدمی کہتا ہے کہ تم
لوگ مجھے تلاش کروگے لیکن پا نہ سکوگے اور یہ بھی کہتا ہے جہاں میں ہوں
وہاں تم آنہ سکوگے۔اس کے ایسا کہنے کا کیا مطلب ہے؟"

مُقدّس رُوح کے بارے میں یسوع کی باتیں

۳۷ تقریب کا آخر دن جو اہم دن تھا آگیا۔ اس دن یسوع نے کھڑے
ہو کر لوگوں سے بلند آواز میں کہا، "جو بھی پیاسا ہے اس کو میرے پاس
آنے دو کہ اس کی پیاس بجھے۔ ۳۸ جو آدمی مجھ پر ایمان لائے گا اس کے
دِل سے آب حیات بہے گا۔ ایسا تحریروں میں لکھا ہے۔" ۳۹ یسوع نے
یہ بات مُقدّس رُوح کے بارے میں کہا کیوں کہ یہ رُوح اب تک نازل
نہیں ہوئی تھی۔ کیوں کہ یسوع اب تک فوت نہیں ہوا تھا اور جلال کے
ساتھ اٹھایا جائے گا لیکن بعد میں جو لوگ یسوع پر ایمان لائے ان پر رُوح
نازل ہوگی۔

یسوع کے بارے میں لوگوں کی بحث ومباحثہ

۴۰ جب لوگوں نے یہ باتیں سُنیں تو کہا، "یہ آدمی سچ مُچ نبی ہے۔"
۴۱ دوسروں نے کہا، "یہ مسیح ہے۔"
اور لوگوں نے کہا، "مسیح گلیل سے نہیں آئے گا۔ ۴۲ تحریروں میں
ہے کہ مسیح داؤد کے خاندن سے ہوگا اور تحریر کہتی ہے بیت اللحم سے آئے
گا جہاں داؤد رہتا تھا۔" ۴۳ اس طرح لوگ یسوع کے متعلق آپس میں کسی
بات پر اتفاق نہیں کیا۔ ۴۴ کُچھ لوگ یسوع کو گرفتار کرنا چاہتے تھے لیکن
کوئی بھی ایسا نہ کرسکا۔

یہودی قائدین یسوع پر ایمان نہ لائے

۴۵ لہٰذا ہیکل کے حفاظتی دستہ کاہنوں کے رہنما اور کاہنوں و
فریسیوں کے پاس واپس گیا اور فریسیوں اور کاہنوں نے پوچھا، "تم نے
یسوع کو کیوں نہیں پکڑا؟"
۴۶ ہیکل کے حفاظتی دستہ نے جواب دیا، "اس نے ایسی باتیں کہی
جو کسی اور انسان نے آج تک نہیں کہیں۔"
۴۷ فریسیوں نے کہا، "یسوع نے تمہیں بھی گمراہ کردیا۔ ۴۸ کیا
کسی سردار نے۔ اس پر ایمان لایا ہے نہیں۔ کیا کوئی فریسیوں میں
سے ایمان لائے ہیں؟ نہیں۔ ۴۹ مگر وہ لوگ جو شریعت سے واقف
نہیں۔وہ خُدا کے لعنتی ہیں۔"

۵۰ لیکن نیکودیمُس جو ان میں سے تھا اور اس کا تعلق جماعت سے ہی
تھا۔ وہی ایک ایسا تھا جو یسوع کو پہلے ہی دیکھ چکا تھا کہا: ۵۱ "ہماری
شریعت یہ اجازت نہیں دیتی کہ کسی شخص کو اس وقت تک مجرم نہ مانیں
جب تک یہ نہ جان لیں کہ وہ کیا کہتا ہے جب تک ہمیں یہ نہ معلوم ہو کہ
اس نے کیا کیا ہے۔"

۵۲ یہودی سردار نے کہا، "کیا تمہارا تعلق بھی گلیل سے ہے۔ تحریروں میں تلاش کرو تب تمہیں معلوم ہو گا کہ کوئی بھی نبی گلیل سے نہیں آئے گا۔"

بہترین وقدیم یوحنا کے یونانی نسخوں میں آیتیں
۷:۵۳-۸:۱۱ نہیں ہیں

عورت کا زناکاری میں پکڑا جانا

۵۳ تمام یہودی سردار نکلے اور گھر کو روانہ ہوئے۔

۸ یسوع زیتون کی پہاڑی پر چلا گیا۔ ۲ علیٰ الصباح وہ ہیکل گیا۔ تمام لوگ یسوع کے پاس آرہے تھے وہ بیٹھا اور لوگوں کو تعلیم دی۔
۳ شریعت کے استاد اور فریسیوں نے وہاں ایک عورت کو لائے جو زنا کے الزام میں پکڑی گئی۔ اس کو ڈھکیل کر لوگوں کے سامنے کھڑا کیا گیا۔
۴ یہودیوں نے کہا، "اے استاد یہ عورت زنا کے فعل میں پکڑی گئی ہے۔
۵ شریعت موسیٰ کا حکم یہ ہے کہ اس عورت کو سنگسار کریں جو یہ گناہ کرے آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟" ۶ یہ انہوں نے اسے آزمانے کے لئے کہا کہ اس طرح اس کی کوئی غلطی پکڑیں لیکن یسوع نے جھک کر زمین پر اپنی انگلی سے کچھ لکھنا شروع کیا۔ ۷ تب یہودی سردار یسوع سے اپنے سوال کے متعلق اصرار کرنے لگے تب یسوع اٹھ کھڑا ہوا اور کہا، "یہاں تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جس نے گناہ نہ کیا ہو اور ایسا آدمی اگر ہے تو اس عورت کو پتّھر مارنے میں پہل کرے۔" ۸ اور یسوع نے دوبارہ جھک کر زمین پر کُچھ لکھا۔ ۹ اور جن لوگوں نے اس کی یہ بات سنی تو بڑے لوگ پہلے اور دُوسرے لوگ بعد میں ایک ایک کرکے وہاں سے جانے لگے۔ اور یسوع اکیلارہ گیا اور عورت بھی وہیں کھڑی رہ گئی۔ ۱۰ یسوع دوبارہ کھڑاہوا اور کہا، "اے خاتون وہ تمام لوگ کہاں ہیں؟ کیا کسی نے بھی تجھ پر الزام نہ لگایا؟"

۱۱ عورت نے جواب دیا، "کسی نے بھی کُچھ نہیں کہا؟" تب یسوع نے کہا میں بھی تم پر الزام کا حکم نہیں لگاتا ہوں۔ تم یہاں سے چلی جاؤ اور آئندہ کوئی گناہ نہ کرنا۔

یسوع دُنیا کا نور ہے

۱۲ بعد میں یسوع نے دوبارہ لوگوں سے کہا، "میں دُنیا کا نور ہوں جو بھی میری پیروی کرے گا وہ اندھیرے میں نہیں چلے گا۔ بلکہ زندگی کا نور پائے گا۔"

۱۳ لیکن فریسیوں نے یسوع سے پوچھا، "تم جب بھی کُچھ کہتے ہو تو سب کُچھ اپنی گواہی میں کہتے ہو تمہاری گواہی قابل قبول نہیں اس لئے ہم اس کو قبول نہیں کرتے۔"

۱۴ یسوع نے کہا، "ہاں یہ سب کُچھ میں اپنے متعلق گواہی میں کہتا ہوں کیوں کہ یہی سچ ہے اور لوگ اس پر یقین کرتے ہیں کیوں کہ میں جانتا ہوں میں کہاں سے آیا ہوں اور کہاں جاؤں گا میں تم لوگوں کی مانند نہیں ہوں تم نہیں جانتے کہ میں کہاں سے آیا ہوں اور کہاں جاؤں گا۔ ۱۵ تم لوگ اپنی انسانی دنیاوی صلاحیت کے مطابق فیصلہ کرتے ہو میں ایسا کوئی فیصلہ نہیں کرتا جیسا کہ تم کرتے ہو۔ ۱۶ اور اگر میں کوئی فیصلہ کروں تو وہ فیصلہ سچّا ہو گا۔ کیوں کہ جب میں کُچھ فیصلہ کرتا ہوں تو میں اکیلا نہیں ہوتا۔ بلکہ میرا باپ جس نے مجھے بھیجا ہے وہ بھی میرے ساتھ ہوتا ہے۔
۱۷ تمہاری شریعت یہ کہتی ہے کہ جب دو گواہ کسی کے بارے میں کُچھ کہے تو اس کو سچ مانو اور ان کی گواہی کو قبول کرو۔ ۱۸ میں اسی طرح انہیں میں سے ایک گواہ ہوں جو اپنی گواہی دیتا ہوں اور میرا باپ جس نے مجھے بھیجا ہے وہ دوسرا گواہ ہے۔"

۱۹ لوگوں نے پوچھا، "تمہارا باپ کہاں ہے؟"

یسوع نے جواب دیا، "تم نہ مجھے جانتے ہو اور نہ ہی میرے باپ کو جب تم لوگ مجھے جان جاؤگے تب میرے باپ کو بھی جان جاؤ گے۔" ۲۰ یسوع یہ ساری باتیں ہیکل میں تعلیم دیتے ہوئے کہہ رہا تھا اس وقت وہ بیت المال کے قریب تھا اور کسی نے اس کو پکڑا نہیں کیوں کہ اس کا وقت نہیں آیا تھا۔

یہودیوں کی یسوع کے بارے میں لاعلمی

۲۱ دوبارہ یسوع نے لوگوں سے کہا، "میں تمہیں چھوڑ جاتا ہوں اور تم مجھے ڈھونڈتے رہو گے اور اپنے گناہوں میں ہی مرو گے تم وہاں نہیں آسکتے جہاں میں جارہا ہوں۔"

۲۲ پھر یہودیوں نے آپس میں کہا، "کیا یسوع اپنے آپ کو مار ڈالے گا؟ کیوں کہ اسی لئے اس نے کہا جہاں میں جارہا ہوں وہاں تم نہیں آسکتے۔"

۲۳ لیکن یسوع نے ان یہودیوں سے کہا تم لوگ نیچے کے ہو اور میں اوپر کا ہوں۔ تم اس دُنیا سے تعلق رکھتے ہو لیکن میں اس دُنیا سے تعلق نہیں رکھتا۔ ۲۴ میں تم سے کہہ چکا ہوں کہ تم اپنے گناہوں میں مرو گے یقیناً تم اپنے گناہوں میں مروگے تم نے یہ ایمان نہیں لایا کہ میں وہی ہوں۔"

۲۵ تب یہودیوں نے پوچھا، "پھر تم کون ہو؟"

یسوع نے جواب دیا، "میں وہی ہوں جو شروع سے تم کو کہتا آیا ہوں۔
۲۶ مجھے تمہارے بارے میں بہت کُچھ کہنا ہے اور فیصلہ کرنا ہے لیکن میں لوگوں سے وہی کہتا ہوں جو میں نے اس سے سنا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور وہ سچ کہتا ہے۔"

۲۷ لوگ سمجھے نہیں کہ یسوع کس کے متعلق کہہ رہا ہے۔ یسوع ان
سے باپ کے متعلق کہہ رہا تھا۔ ۲۸ اسی لئے یسوع نے لوگوں سے کہا،
”تم لوگ ابن آدم کو اوپر بھیجو گے تب تمہیں معلوم ہو گا میں وہی ہوں۔ جو
کچھ میں کرتا ہوں اپنی طرف سے نہیں کرتا ہوں بلکہ جو کچھ مجھے باپ نے
سکھایا وہی کہتا ہوں۔ ۲۹ اور جس نے مجھے بھیجا وہ میرے ساتھ ہے میں
وہی کرتا ہوں۔ جس سے وہ خوش ہو اسی لئے اس نے مجھے اکیلا نہیں
چھوڑا۔“ ۳۰ جب یسوع یہ باتیں کہہ رہا تھا تو کئی لوگ اس پر ایمان
لائے۔

یسوع کا گناہوں سے چھٹکارے کے بارے میں کہنا

۳۱ یسوع نے ان یہودیوں سے جو اس پر ایمان لائے تھے کہا،
”اگر تم لوگ میری تعلیمات پر قائم رہو تو حقیقت میں میرے شاگرد
ہوگے۔“ ۳۲ ”تب ہی تم سچائی کو جان لوگے اور یہ سچائی ہی تمہیں آزاد
کرے گی۔“
۳۳ یہودیوں نے جواب دیا، ”ہم ابراہیم کے لوگ ہیں اور کسی کی
بھی غلامی میں نہیں رہے اور تم یہ کیوں کہتے ہو کہ آزاد ہو جاؤ گے۔“
۳۴ یسوع نے جواب دیا، ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ہر وہ آدمی جو
گناہ کرتا ہے غلام ہے گناہ اس کا آقا ہے۔ ۳۵ ایک غلام اپنے خاندان کے
ساتھ ہمیشہ نہیں رہ سکتا لیکن ایک بیٹا اپنے خاندان کے ساتھ ہمیشہ رہ سکتا
ہے۔ ۳۶ اس لئے اگر بیٹا تم کو آزاد کرتا ہے تو تم حقیقت میں آزاد
ہو۔ ۳۷ میں جانتا ہوں کہ تم لوگ ابراہیم کی نسل سے ہو تم مجھے مار ڈالنا
چاہتے ہو کیوں کہ تم میری تعلیم پر عمل کرنا نہیں چاہتے۔ ۳۸ میں تم
سے وہی کہتا ہوں جسے میرے باپ نے مجھے دکھایا ہے۔ لیکن تم صرف وہ
کرتے ہو جو تم نے تمہارے باپ سے سنا ہے۔“
۳۹ یہودیوں نے کہا، ”ہمارا باپ ابراہیم ہے“
یسوع نے کہا، ”اگر تم حقیقت میں ابراہیم کے بیٹے ہو تو وہی کرو گے
جو ابراہیم نے کیا۔ ۴۰ میں وہ آدمی ہوں جس نے تم سے وہی سچ کہا ہے
جو اس نے خدا سے سنا: لیکن تم لوگ میری جان لینا چاہتے ہو اور ابراہیم
نے کبھی بھی ایسا نہیں کیا۔“ ۴۱ اور جو تم کر رہے ہو وہ ایسا ہے جیسا کہ
تمہارے باپ نے کیا ہے۔“
لیکن یہودیوں نے کہا، ”ہم ایسے بچے نہیں ہیں جنہیں یہ معلوم نہ ہو کہ
ہمارا باپ کون ہے ہمارا ایک باپ ہے یعنی خدا۔“
۴۲ یسوع نے ان یہودیوں سے کہا، ”اگر خدا ہی حقیقت میں تمہارا
باپ ہے تو تم لوگ مجھ سے بھی محبت رکھتے کیوں کہ میں خدا ہی کے طرف
سے آیا ہوں اور اب میں یہاں ہوں اور میں اپنے آپ سے نہیں آیا بلکہ خدا
نے مجھے بھیجا ہے۔ ۴۳ تم یہ باتیں جو میں کہتا ہوں نہیں سمجھتے کیوں کہ
تم میری تعلیم کو قبول نہیں کرتے۔ ۴۴ ابلیس تمہارا باپ ہے اور تم
اسکے ہو اور اپنے باپ کی خواہش کو پورا کرنا چاہتے ہو ابلیس شروع سے ہی
قاتل ہے کیوں کہ وہ سچائی کا مخالف ہے اس میں سچائی نہیں وہ جو کہتا ہے
جھوٹ کہتا ہے ابلیس جھوٹا ہے اور جھوٹوں کا باپ ہے۔ ۴۵ میں سچ کہتا
ہوں اس لئے تم مجھ پر یقین نہیں کرتے۔ ۴۶ تم میں سے کون ہے جو
میرے گناہ کو ثابت کرے؟! اگر میں سچ کہتا ہوں تو تم میرا یقین کیوں
نہیں کرتے؟ ۴۷ وہ جو خدا کا ہوتا ہے وہ خدا کی سنتا ہے لیکن تم خدا کے
نہیں ہو اور یہی وجہ ہے کہ تم خدا کو نہیں مانتے۔

یسوع اپنے اور ابراہیم کے بارے میں بتایا

۴۸ یہودیوں نے کہا، ”ہمارا کہنا یہ ہے کہ تم سامری ہو اور یہ کہ تم پر
بدرُوح کا اثر ہے جو تمہیں پاگل کر چکی ہے، کیا ہمارا ایسا کہنا سچ نہیں؟“
۴۹ یسوع نے جواب دیا، ”مجھ میں کوئی بدرُوح نہیں میں اپنے باپ
کی عزت کرتا ہوں لیکن تم لوگ میری عزت نہیں کرتے۔ ۵۰ میں اپنی
بزرگی نہیں چاہتا ہاں ایک وہ ہے جو مجھے بزرگی دینا چاہتا ہے وہی ایک ہے
جو فیصلہ کرے گا۔ ۵۱ میں سچ کہتا ہوں اگر کوئی آدمی میری تعلیمات کی
اطاعت کرتا ہے تو وہ کبھی نہیں مرے گا۔“
۵۲ یہودیوں نے یسوع سے کہا، ”ہمیں معلوم ہے کہ تجھ میں بدرُوح
ہے حتیٰ کہ ابراہیم اور دوسرے نبی بھی مر گئے لیکن تم کہتے ہو کہ جس نے
تمہاری تعلیمات کی اطاعت کی وہ کبھی نہ مرے گا۔‘ ۵۳ کیا تم یہ سمجھتے
ہو کہ تم ہمارے باپ ابراہیم سے زیادہ عظیم ہو ابراہیم کا اور دوسرے
نبیوں کا بھی انتقال ہوا! تم اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہو؟“
۵۴ یسوع نے جواب دیا، ”اگر میں اپنے آپ کی عزّت کروں تو
میری عزّت کُچھ بھی نہیں۔ وہ جو عزّت دیتا ہے وہ میرا باپ ہے اور جسے
تم کہتے ہو کہ تمہارا خُدا ہے۔ ۵۵ لیکن حقیقت میں تم اسے نہیں جانتے اور
میں اسے جانتا ہوں اگر میں کہوں کہ اسے نہیں جانتا تو میں بھی تمہاری طرح
جھوٹا ہوں مگر میں اسے جانتا ہوں اور جو کُچھ وہ کہے اس پر عمل کرتا ہوں۔
۵۶ تمہارا باپ ابراہیم میرے آنے کا دن دیکھنے کے لئے بہت خوش تھا
چنانچہ اس نے دیکھا اور خوش ہوا۔“
۵۷ یہودیوں نے یسوع سے کہا، ”کیا تم نے ابراہیم کو دیکھا ابھی تو
تم پچاس برس کے بھی نہیں ہو۔ اور (تم کہتے ہو) کہ تم نے ابراہیم کو دیکھا
ہے۔“
۵۸ یسوع نے جواب دیا، ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ابراہیم کی
پیدائش سے قبل میں ہوں۔“ ۵۹ جب یسوع نے کہا تو اُن لوگوں نے

پتّھر اُٹھایا تا کہ اُس کو مارے لیکن وہ چھپ کر ہیکل سے نکل گیا۔"

یسوع نے پیدائشی اندھے کو شفاء دی

۹ جب یسوع جارہا تھا تو اس نے ایک اندھے آدمی کو دیکھا جو پیدائشی اندھا تھا۔ ۲ یسوع کے شاگردوں نے اس سے پوچھا، "اے استاد یہ آدمی پیدائشی اندھا ہے لیکن یہ کس کے گناہ کی سزا ہے کہ وہ اندھا پیدا ہوا ہے کیا اس کے اپنے گناہ میں یا پھر اس کے والدین کے گناہ میں؟"

۳ یسوع نے جواب دیا، "یہ نہ اُس کا گناہ تھا نہ اُس کے والدین کا گناہ یہ اس لئے ایسا اندھا ہوا تا کہ لوگ خُدا کی طاقت کو جان سکیں جب میں اس اندھے کو بینائی دوں۔ ۴ اب جبکہ یہ دن کا وقت ہے ہمیں اس کے کام کو جاری رکھنا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ رات آرہی ہے اور کوئی آدمی رات میں کام نہیں کر سکتا۔ ۵ اب جبکہ میں دُنیا میں ہوں میں دُنیا کا نور ہوں"

۶ یسوع نے یہ کہہ کر مٹّی پر تھوکا اور اُس مٹّی کو گوندھا اور اس کو اندھے کی آنکھوں پر لگا یا۔ ۷ یسوع نے اس آدمی سے کہا، "جاؤ اور جا کر شیلوخ (بمعنی بھیجا ہوا) کے حوض میں دھولے۔ اِس طرح وہ حوض میں گیا۔ اُس نے دھویا اور واپس گیا۔ اب وہ دیکھنے کے قابل ہوا۔

۸ اس سے پہلے لوگوں نے دیکھا تھا کہ وہ اندھا بھیک مانگا کرتا تھا۔ یہ لوگ اور اس اندھے کے پڑوسی نے کہا، "دیکھو کیا یہ وہی نہیں جو بھیک مانگا کرتا تھا؟"

۹ بعض نے کہا، "ہاں یہ وہی ہے" لیکن کُچھ دوسروں نے کہا، "نہیں یہ وہ اندھا نہیں مگر ایسا دکھائی دیتا ہے۔"

تب اس اندھے نے خُود کہا، "میں وہی اندھا ہوں جو پہلے اندھا تھا۔"

۱۰ لوگوں نے پوچھا، "پھر تیری بینائی کیسے واپس آئی ؟"

۱۱ اس آدمی نے کہا، "وہ آدمی جسے لوگ یسوع کہتے ہیں اسنے مٹّی اور لعاب کو ملایا اور اس کو میری آنکھوں پر لگایا پھر اس نے کہا کہ میں شیلوخ میں جا کر آنکھیں دھولوں میں نے ویسا ہی کیا اور اب میں دیکھ سکتا ہوں۔"

۱۲ لوگوں نے پوچھا، "وہ آدمی کہاں ہے؟"

اس آدمی نے جواب دیا، "میں نہیں جانتا۔"

نابینا شخص جو بینا ہوا اس کا ثبوت

۱۳ تب لوگوں نے اس آدمی کو فریسیوں کے پاس لایا اور کہا یہی وہ آدمی ہے جو پہلے اندھا تھا۔ ۱۴ یسوع نے مٹّی اور لعاب کو ملا کر اس کی آنکھوں پر لگا یا اور اسکو بینائی واپس دلایا جس دن یسوع نے یہ کیا وہ سبت کادن تھا۔ ۱۵ فریسیوں نے اس آدمی سے پوچھا، "تمہاری بینائی کس طرح واپس آئی ؟"

اس آدمی نے جواب دیا، "یسوع نے میری آنکھوں پر مٹّی لگایا اور آنکھیں دھونے کو کہا جب میں نے آنکھیں دھولی تو مجھے بینائی مل گئی۔"

۱۶ کُچھ فریسیوں نے کہا، "یہ آدمی سبت کے دن کی پابندی کو نہیں مانتا اس لئے وہ خُدا کی طرف سے نہیں ہے۔

دوسروں نے کہا، "لیکن جو آدمی گنہگار ہے وہ معجزہ کیسے کر سکتا ہے" یہ یہودی آپس میں ایک دوسرے سے متفق نہیں تھے۔

۱۷ یہودیوں کے سردار نے اس آدمی سے دوبارہ پوچھا، "اِس آدمی نے تمہیں شفا دی اور تم دیکھ سکتے ہو اس کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟"

اس آدمی نے جواب دیا، "وہ نبی ہے۔"

۱۸ یہودی اب بھی یقین نہیں کر رہے تھے کہ واقعی اس آدمی کے ساتھ ایسا کوئی واقعہ ہوا ہے۔ انہیں یہ بھی یقین نہیں تھا کہ وہ آدمی پہلے اندھا تھا اور اب بینا ہو گیا۔ ۱۹ اس لئے اُنہوں نے اسکے والدین کو بلا کر پوچھا، "کیا یہ تمہارا بیٹا اندھا تھا ؟ اور کیا تم کہتے ہو کہ وہ پیدائشی اندھا تھا اور اب کس طرح دیکھ سکتا ہے؟"

۲۰ اس کے والدین نے جواب دیا، "ہاں یہی ہمارا بیٹا ہے اور یہ اندھا ہی پیدا ہوا تھا۔ ۲۱ لیکن ہم نہیں جانتے وہ اب کیسے بینا ہو گیا اور اس کو کس نے بینائی دی اسی سے پوچھو وہ بالغ ہے وہ اپنے بارے میں کہے گا۔" ۲۲ اس کے والدین نے یہودیوں کے سردار کے ڈر سے ایسا کہا کیوں کہ یہودیوں نے فیصلہ کر لیا تھا جو بھی یسوع کو مسیح مانے گا اس کو سزا دیں گے اور یہودی سرداروں نے انہیں اپنی عبادت گاہ میں داخل ہو نے نہیں دیں گے۔ ۲۳ اسی لئے اس کے والدین نے کہا، "وہ بالغ ہے اُسی سے پوچھو۔"

۲۴ چنانچہ یہودی سردار نے دوبارہ اس آدمی کو جو پہلے اندھا تھا بلایا، "اور کہا تو خُدا کی حمد کر اور سچ بتا ہم تو جانتے ہیں کہ یہ آدمی گنہگار ہے۔"

۲۵ اس آدمی نے جواب دیا، "میں یہ نہیں جانتا کہ وہ گنہگار ہے لیکن یہ جانتا ہوں کہ میں پہلے اندھا تھا اب دیکھ سکتا ہوں۔"

۲۶ یہودی سردار نے پوچھا، "اس نے تمہارے ساتھ کیا کیا اور کس طرح تمہاری آنکھوں کو شفا دی۔"

۲۷ اس آدمی نے کہا، "میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں لیکن تم لوگ سنّنا نہیں چاہتے پھر دوبارہ کیوں سننا چاہتے ہو ؟ کیا تم اس کے شاگرد ہو نا چاہتے ہو؟"

۲۸ یہودی سردار اسکا مضحکہ اُڑاتے ہوئے کہا، "تم ہی اُس کے شاگرد ہو ہم تو موسیٰ کے عقیدت مند ہیں۔ ۲۹ ہم یہ جانتے ہیں کہ خُدا

نے موسیٰ سے کلام کیا تھا ہم نہیں جانتے کہ کہاں سے یہ آدمی آیا ہے؟"
۳۰ تب اس آدمی نے کہا، "بڑے تعجب کی بات ہے کہ تم نہیں جانتے
کہ وہ کہاں سے آیا ہے مگر اس نے مجھے بینائی دی۔ ۳۱ ہم سب یہ جانتے
ہیں کہ خُدا گنہگاروں کی نہیں سنتا لیکن خُدا ان کی سنتا ہے جو اسکی عبادت
کرتے ہیں اور اُس کا حکم مانتے ہیں۔ ۳۲ یہ پہلا موقع ہے کہ کسی نے ایسے
آدمی کو جو پیدائشی اندھا تھا اس کو بینائی دی ہے۔ ۳۳ وہ آدمی خُدا کی
طرف سے آیا ہے اگر وہ خُدا کی طرف سے نہیں آیا تو وہ ایسا کُچھ نہیں کر
سکتا۔"

۳۴ یہودی سردارنے کہا، "تو خُود گنہگار پیدا ہوا ہے تو ہم کو کیا
سکھاتا ہے؟" اور اُنہوں نے اُسے باہر نِکال دیا۔

روحانی اندھا پن

۳۵ یسوع نے سنا کہ یہودی سردار نے اس آدمی کو پھینک دیا اس
لئے جب اس نے اس کو پایا تو پوچھا، "کیا تم ابن آدم پر ایمان رکھتے ہو؟"
۳۶ اس آدمی نے پوچھا، "ابن آدم کون ہے مجھے بتائے تا کہ میں اس
پر ایمان لاؤں۔"
۳۷ یسوع نے کہا، "تم اس کو دیکھ چکے ہو اور جو تجھ سے باتیں کرتا
رہا وہی ابن آدم ہے۔"
۳۸ اس آدمی نے جواب دیا، "اے خداوند، ہاں میں ایمان لایا"
تب وہ آدمی جھک گیا اور یسوع کی عبادت کرنے لگا۔
۳۹ یسوع نے کہا، "میں اس دُنیا میں فیصلہ کے لئے آیا ہوں۔ میں آیا
ہوں تا کہ اندھوں کو بینائی ملے اور جو دیکھ کر بھی نہ سمجھے وہ اندھے رہیں
گے۔"
۴۰ چند فریسیوں نے جو یسوع کے قریب تھے سن کر کہا، "کیا اس
کا یہ مطلب ہے کہ ہم اندھے ہیں؟"
۴۱ یسوع نے کہا، "اگر تم حقیقت میں اندھے ہوتے تو گنہگار نہ
ہوتے مگر اب یہ کہتے ہو کہ تم دیکھ سکتے ہو تو تم گنہگار ہو۔"

سچّا چرواہا اور اسکی بھیڑیں

۱۰ یسوع نے کہا، "میں تم سے سچ کہتا ہوں اگر کوئی آدمی بھیڑ
خانہ میں داخل ہو گا وہ دروازہ کے ذریعہ آئے گا لیکن وہ کسی
اور طرف سے چڑھ کر آئے تو وہ چور ہے جو بھیڑ چرانے آتا ہے۔ ۲ لیکن جو
دروازہ سے داخل ہو گا وہ چرواہا ہے جو بھیڑوں کا نگہبان ہو گا۔ ۳ اور دربان
اس کے لئے دروازہ کھول دے گا اور وہ چرواہا ہے اور بھیڑ اپنے چرواہے کی
آواز سنتے ہیں وہ اپنی بھیڑوں کو نام سے بلا کر لے جاتا ہے۔ ۴ جب وہ اپنی
تمام بھیڑوں کو باہر نکال لیتا ہے تو وہ ان کے آگے چلتا ہے اور بھیڑیں
اس کے پیچھے چلتی ہیں کیوں کہ وہ اسکی آواز کو پہچانتی ہیں۔ ۵ اور بھیڑیں
کسی غیر شخص کے پیچھے جسے وہ نہیں جانتیں نہیں جائے گی۔ وہ اس غیر
آدمی سے دور بھاگے گی کیوں کہ وہ اسکی آواز کو نہیں پہچانتی۔" ۶ یسوع
نے اِن سے یہ قصّہ کہا۔ لیکن لوگ سمجھ نہیں سکے کہ اس قصّے کا کیا مطلب
ہے۔

یسوع اچھا چرواہا ہے

۷ اِس لئے یسوع نے ان سے دوبارہ کہا، "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میں
بھیڑوں کا دروازہ ہوں۔ ۸ اور جو کوئی مجھ سے پہلے آئے ہیں وہ چور اور
ڈاکو تھے اور بھیڑوں نے ان کی آواز نہ سنی۔" ۹ میں دروازہ ہوں اور جو
کوئی میرے ذریعہ داخل ہو گا وہی نجات پائے گا اور اندر باہر آنے کا مستحق
ہو گا اور جو کُچھ وہ چاہے گا پائے گا۔ ۱۰ چور تو چرانے اور مارنے تباہ
کرنے کے لئے آتا ہے۔ لیکن میں زندگی دینے کے لئے آیا ہوں جو خوبی اور
اچھائی سے بھر پور ہے۔
۱۱ "میں ایک اچھا چرواہا ہوں اور اچھا چرواہا اپنی بھیڑوں کے لئے اپنی
زندگی دیتا ہے۔ ۱۲ لیکن مزدور جسے بھیڑوں کی نگہداشت کے لئے
اجرت دی جاتی ہے وہ چرواہے سے مختلف ہے۔ اجرت پانے والا مزدور
بھیڑوں کا مالک نہیں ہوتا لہذا جب مزدور یہ دیکھتا ہے کہ بھیڑیا آرہا ہے
تو وہ بھاگ جاتا ہے اور بھیڑوں کو چھوڑدیتا ہے تب بھیڑیا حملہ کرتا ہے اور
انہیں منتشر کردیتا ہے۔ ۱۳ وہ مزدور اس لئے بھاگ جاتا ہے کہ وہ صرف
ملازم ہے اور اسے بھیڑوں کی فکر نہیں ہوتی۔
۱۴-۱۵ "میں اچھا چرواہا ہوں میں بھیڑوں کو اسی طرح جانتا ہوں جس
طرح باپ مجھے جانتا ہے اور میں باپ کو اور اسی طرح بھیڑیں بھی مجھے جانتی
ہیں میں ان بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہوں۔ ۱۶ میری اور بھیڑیں
بھی ہیں جو اس بھیڑ خانہ میں نہیں ہیں مجھے ان کو بھی لانا ہے۔ وہ میری
آواز سنیں گے آئندہ میں ایک جھنڈ ہو گا اور اُن کا ایک چرواہا ہو گا۔
۱۷ باپ مجھ سے محبّت کرتا ہے اس لئے کہ میں اپنی جان دیتا ہوں تا کہ
اس کو پھر واپس لے سکوں۔ ۱۸ کوئی بھی مجھ سے میری جان چھین نہیں
سکتا۔ بلکہ میں ہی اسے دیتا ہوں اور ایسا کرنے کا مجھے حق ہے اور اختیار ہے
کہ واپس لوں یہ حکم مجھے میرے باپ نے دیا ہے۔"
۱۹ ان باتوں پر یہودی آپس میں ایک دوسرے سے متّفق نہیں تھے۔
۲۰ ان میں سے بہت سے یہودیوں نے کہا، "اس میں بدروح آگئی ہے
اور اُسے دیوانہ بنادی ہے کیوں اُسے سنیں؟"
۲۱ لیکن کُچھ یہودیوں نے کہا، "ایک آدمی بدرُوح کے زیر اثر ہو ایسی
باتیں نہیں کر سکتا۔ کیا ایک بدرُوح اندھے آدمی کو بینائی دے سکتی ہے۔
"کبھی نہیں۔"

یہودی یسوع کے خلاف

۲۲ جاڑے کا موسم تھا اور یروشلم میں نذر کی تقریب تھی۔
۲۳ یسوع ہیکل کے سلیمانی برآمدہ میں تھا۔ ۲۴ یہودی یسوع کے
اطراف جمع تھے اور انہوں نے کہا، ”کب تک تم ہمیں اپنے بارے میں
تنگ کرتے رہوگے؟ اگر تم مسیح ہو تو ہمیں صاف صاف کہدو۔“
۲۵ یسوع نے جواب دیا میں تو تم سے کہہ چکا لیکن تم یقین نہیں
کرتے میں اپنے باپ کے نام پر معجزہ دکھاتا ہوں وہ معجزے خُود میرے
گواہ ہیں کہ میں کون ہوں۔ ۲۶ لیکن تم لوگ مجھ پر یقین نہیں کرتے
کیوں کہ تم میری بھیڑ میں سے نہیں ہو۔ ۲۷ میری بھیڑیں میری آواز
پہچانتی ہے میں انہیں جانتا ہوں اور وہ میرے ساتھ چلتی ہے۔ ۲۸ میں
اپنی بھیڑوں کو ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہوں اور وہ کبھی بھی ہلاک نہیں ہوں گی
اور کوئی بھی انہیں مجھ سے نہیں چھین سکتا۔ ۲۹ میرا باپ جس نے مجھے
بھیڑیں دی ہیں وہ سب سے بڑا ہے۔ کوئی بھی آدمی میرے باپ کے
ہاتھوں سے انہیں نہیں چھین سکتا۔ ۳۰ میرا باپ اور ہم ایک ہی
ہیں“

۳۱ یہودیوں نے یسوع کو مار ڈالنے کے لئے پھر پتھر اٹھائے۔
۳۲ لیکن یسوع نے ان سے دوبارہ کہا، ”میں نے اپنے باپ کی طرف سے
بہت اچھے کام کئے اور وہ تم سب دیکھ چکے ہو اور تم اِن اچھے کاموں کی وجہ
سے مجھے مار ڈالنا چاہتے ہو؟“
۳۳ یہودیوں نے کہا، ”ہم تمہیں سنگسار کرنا چاہتے ہیں اس لئے
نہیں کہ تم نے اچھے کام کئے مگر تم خُدا سے گستاخی کرتے ہو۔ تم تو صرف
ایک آدمی ہو لیکن اپنے آپ کو خُدا کہتے ہو۔“
۳۴ یسوع نے جواب دیا، ”یہ تمہاری شریعت میں لکھا ہے“ میں
نے کہا کہ تم خُدا ہو*“ ۳۵ جبکہ اس نے اُنہیں خدا کہا جن کے پاس خدا
کا کلام آیا اور تحریر کا باطل ہونا ممکن نہیں۔ ۳۶ تم مجھ سے یہ کیوں کہتے
ہو کہ میں خُدا کے خلاف کہہ رہا ہوں۔ کیوں کہ میں نے کہا کہ میں خُدا کا
بیٹا ہوں میں ہی ایک ایسا ہوں خُدا نے مجھے چن کر دُنیا میں بھیجا۔ ۳۷ اگر
میں اپنے باپ کے مقاصد کو پورا نہیں کرتا تو مجھ پر ایمان مت لاؤ۔
۳۸ لیکن اگر میں وہی کروں جسے باپ نے کیا ہے۔ تب تم جو میں کرتا
ہوں، اُس پر ایمان لاؤ۔ تم شاید مجھ میں یقین نہیں رکھتے۔ لیکن تم، جو
چیزیں میں کرتا ہوں اس پر ایمان لاؤ۔ تب تم جانوگے اور سمجھوگے کے
کہ خدا مجھ میں ہے اور میں باپ میں ہوں۔“
۳۹ یہودیوں نے دوبارہ یسوع کو گرفتار کرنے کی کوشش کی لیکن
یسوع انکے ہاتھوں سے نکل چکا تھا۔

۴۰ یسوع پھر دریائے یردن کے پار چلا گیا جہاں یوحنا بپتسمہ دیا کرتا
تھا یسوع نے وہاں قیام کیا۔ ۴۱ کئی لوگ یسوع کے پاس آئے اور کہا،
”یوحنا نے کبھی کوئی معجزہ نہیں کیا جو کُچھ یوحنا نے اس آدمی کے متعلق کہا
وہ سچ ہے۔“ ۴۲ اور وہاں موجود لوگوں میں کئی لوگ یسوع پر ایمان
لائے۔

لعزر کی موت

۱۱ بیت عنیاہ کے شہر میں ایک لعزر نامی آدمی تھا جو بیمار ہوا
یہ وہی شہر تھا جہاں مریم اور اس کی بہن مارتھا رہتے تھے۔
۲ یہ وہی مریم تھی جس نے خداوند یسوع پر عطر لگا کر اپنے بالوں سے اس
کے پاؤں پونچھے تھے۔ لعزر مریم کا بھائی تھا جو بیمار تھا۔ ۳ مریم اور مارتھا
نے یسوع کو یہ پیغام بھیجا تھا کہ ”خداوند تمہارا عزیز دوست لعزر بیمار
ہے۔“
۴ یسوع نے یہ سن کر کہا، ”یہ بیماری اس کی موت کے لئے نہیں بلکہ
یہ بیماری خدا کا جلال ہے تا کہ اس کے ذریعہ خُدا کے بیٹے کا جلال ظاہر ہو۔“
۵ یسوع مارتھا اور اسکی بہن مریم اور لعزر کو عزیز رکھتا تھا۔ ۶ جب یسوع
نے سنا کہ وہ بیمار ہے تو وہ جس جگہ ٹھہرا تھا وہاں مزید دو دن رہا۔ ۷ تب
یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا، ”ہمیں یہودیہ کو واپس جانا چاہئے۔“
۸ شاگردوں نے جواب دیا، ”اے استاد تھوڑی دیر پہلے یہودیہ کے یہو
دی تو تجھے سنگسار کرکے مارنا چاہتے تھے۔ اور انہوں نے ایسا کرنے کی
کوشش کی ہے اور تم واپس وہیں جانا چاہتے ہو۔“
۹ یسوع نے جواب دیا، ”دن کے بارہ گھنٹے روشنی رہتی ہے اگر کوئی
دن کی روشنی میں چلے تو ٹھوکر سے نہیں گرے گا۔ کیوں کہ وہ دُنیا کی
روشنی دیکھتا ہے۔ ۱۰ لیکن اگر کوئی رات کو چلے تو وہ ٹھوکر سے گرتا ہے
کیوں کہ روشنی نہ ہونے سے دیکھ نہیں پاتا۔“
۱۱ یہ باتیں کہنے کے بعد یسوع نے کہا، ”ہمارا دوست لعزر اس
وقت سو رہا ہے۔ لیکن میں وہاں اسے جگانے کے لئے جا رہا ہوں۔“
۱۲ شاگردوں نے کہا، ”مگر اے خداوند وہ سو رہا ہے تو وہ اچھا ہو گا۔“
۱۳ یسوع نے اس کی موت کے بارے میں کہا لیکن شاگردوں نے
سمجھا کہ فطری نیند کی بابت کہا ہے۔ ۱۴ تب یسوع نے صاف طور سے
کہا، ”لعزر مر گیا“۔ ۱۵ اور میں اس لئے خوش ہوں کہ میں وہاں نہ تھا میں
تمہارے لئے خوش ہوں۔ کیوں کہ اب تم مجھ پر ایمان لاؤ گے“ اب ہم
اس کے پاس چلیں۔“
۱۶ تب تھامس نے جو توام کہلاتا تھا دوسرے شاگردوں سے کہا،
”ہم بھی یہودیہ جائیں گے اور یسوع کے ساتھ مریں گے۔“

میں خُدا ... ہو زبور ۸۲:۶

یسوع بیت عنیاہ میں

۱۷ یسوع بیت عنیاہ پہنچا وہاں جا کر اسے معلوم ہوا کہ لعزر کو مرے
ہوئے چار دن ہو گئے اور وہ قبر میں ہے۔ ۱۸ بیت عنیاہ یروشلم سے تقریباً
دو میل دور تھا۔ ۱۹ کئی یہودی مریم اور مارتھا کو اسکے بھائی لعزر کی موت
کے موقع پر تسلی دینے یروشلم سے آئے تھے۔
۲۰ مارتھا یسوع کے آنے کی خبر سن کر باہر اس سے ملنے گئی لیکن
مریم گھر میں ہی رہی۔ ۲۱ مارتھا نے یسوع سے کہا، "اے خداوند اگر تم
یہاں ہوتے تو میرا بھائی نہ مرتا۔ ۲۲ اس کے باوجود میں جانتی ہوں کہ جو
کُچھ بھی تو خُدا سے مانگے گا تو وہ تجھے دے گا۔"
۲۳ یسوع نے کہا، "تمہارا بھائی دوبارہ زندہ اٹھے گا۔"
۲۴ مارتھا نے کہا، "میں جانتی ہوں کہ میرا بھائی زندہ اٹھے گا جب کہ
دوسرے لوگ موت کے بعد اٹھائے جائیں گے۔"
۲۵ یسوع نے اس سے کہا، "میں ہی حشر ہوں اور زندگی میں ہی ہوں
جو لوگ مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ وہ مریں گے مگر پھر بھی زندہ رہیں
گے۔ ۲۶ اور جو لوگ زندہ رہ کر مجھ پر ایمان لائے کیا وہ سچ مچ کبھی نہیں
مریں گے۔ تو مارتھا کیا تم اس پر ایمان لاؤ گی؟"
۲۷ مارتھا نے جواب دیا، "ہاں اے خداوند! میں ایمان لاتی ہوں کہ
تم مسیح ہو خُدا کے بیٹے مسیح جو دُنیا میں آنے والے تھے۔"

یسوع کا رونا

۲۸ اتنا کہہ کر مارتھا چلی گئی اور اپنی بہن مریم کو اکیلے لے جا کر کہا،
"استاد یہاں ہے اور وہ تمہیں تمہارے بارے میں پوچھ رہا ہے۔"
۲۹ جب مریم نے سنا تو وہ جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی اور یسوع سے ملنے
چلی گئی۔ ۳۰ یسوع ابھی گاؤں میں نہیں پہونچا تھا وہ ابھی تک اسی مقام پر
تھا جہاں مارتھا اسے ملی تھی۔ ۳۱ یہودی جو ابھی تک مریم کے ساتھ گھر
میں تھے اور اس کو تسلی دے رہے تھے انہوں نے دیکھا مریم جلدی سی اٹھی
اور گھر کے باہر چلی گئی۔ انہوں نے سمجھا کہ وہ لعزر کی قبر کی طرف جا رہی
ہے اور وہاں جا کر روئے گی اس لئے وہ اس کے پیچھے چلے۔ ۳۲ مریم اس
مقام تک گئی جہاں یسوع تھا جب اُس نے یسوع کو دیکھا، اُس کی قدم بوسی
کی اور کہا، "خداوند اگر تم یہاں ہوتے تو میرا بھائی نہ مرتا۔"
۳۳ یسوع نے دیکھا مریم رو رہی تھی اور جو یہودی اس کے ساتھ آئے
تھے وہ بھی رو رہے تھے۔ یسوع اپنے دل میں بہت رنجیدہ ہوا۔ وہ پریشان
ہو گیا۔ ۳۴ یسوع نے پوچھا، "تم نے لعزر کو کہاں رکھا ہے؟"
انہوں نے کہا اے خداوند! آؤ اور دیکھو۔
۳۵ یسوع رویا۔
۳۶ یہودیوں نے کہا، "دیکھو! یسوع لعزر کو بہت چاہتا تھا۔"
۳۷ لیکن چند یہودیوں نے کہا، "یسوع نے اندھے کو بینائی دی۔
پھر لعزر کو کُچھ نہ کُچھ کر کے اس کو مرنے سے کیوں نہیں روکا؟"
۳۸ یسوع پھر رنجیدہ ہو گیا۔

یسوع کا لعزر کو زندہ کرنا

یسوع قبر پر آیا جہاں لعزر تھا وہ ایک غار تھا اور پتھر سے ڈھکا ہوا تھا۔
۳۹ یسوع نے کہا، "پتھر کو ہٹائے"
مارتھا نے کہا، "لیکن اے خداوند لعزر کو مرے ہوئے چار دن ہو گئے اور
وہاں سے بد بو آ رہی ہے۔" مارتھا مرحوم لعزر کی بہن تھی۔
۴۰ یسوع نے مارتھا سے کہا، "یاد کرو میں نے تم سے کیا کہا تھا میں
نے کہا تھا اگر تم ایمان لاؤ گی تو خُدا کا جلال دیکھو گی۔"
۴۱ تب انہوں نے غار کے داخلہ کا پتھر ہٹایا تب یسوع نے دیکھ
کر کہا، "اے باپ میں تیرا شکر گذار ہوں کہ تو نے میری سن لی۔
۴۲ میں جانتا ہوں کہ تو ہمیشہ میری سنتا ہے مگر میں نے یہ اس لئے کہا کہ
آس پاس جو لوگ کھڑے ہیں اور وہ ایمان لے آئیں اس بات پر کہ تو نے
مجھے بھیجا ہے۔" ۴۳ اتنا کہہ کر یسوع نے بلند آواز سے پکارا "لعزر باہر
نکل آ۔" ۴۴ مردہ شخص باہر آیا۔ اس کے ہاتھ پاؤں کفن میں لپیٹے ہوئے
تھے اس کا چہرہ رومال سے ڈھکا ہوا تھا۔
یسوع نے لوگوں سے کہا، "اس پر لپیٹے ہوئے کپڑے کو نکالو اور اسے
جانے دو۔"

یہودی قائدین کا یسوع کے قتل کا منصوبہ

(متّی ۲۶: ۱-۵؛ مرقس ۱۴: ۱-۲؛ لوقا ۲۲: ۱-۲)

۴۵ وہاں کئی یہودی تھے جو مریم سے ملنے آئے تھے۔ جنہوں نے
یسوع کا کارنامہ دیکھا تو ایمان لائے۔ ۴۶ ان میں سے چند یہودی فریسیوں
کے پاس گئے اور جو کُچھ دیکھا وہ سب کہا۔ ۴۷ تب سردار کاہنوں اور
فریسیوں نے صدر عدالت کے لوگوں کو جمع کر کے کہا، "ہمیں کیا کرنا ہو
گا یہ آدمی تو کئی معجزے کر رہا ہے۔ ۴۸ اگر ہم خاموش رہیں اور اسے اسی
طرح کرنے دیں گے تو سب لوگ اس پر ایمان لائیں گے پھر رومن آکر
ہماری قوم اور ہیکل کو تباہ کر دیں گے۔"
۴۹ ان میں سے کائفا نامی شخص نے جو اس سال اعلیٰ کاہن تھا کہا،
"تم لوگ کُچھ نہیں جانتے۔ ۵۰ بہتر ہے کہ تم میں سے ایک آدمی قوم
کے واسطے مر جائے نہ کہ ساری قوم ہلاک ہو لیکن تم لوگ یہ نہیں سمجھتے۔"
۵۱ کائفا نے خُود نہیں سوچا۔ وہ اس سال اعلیٰ کاہن تھا اور اسی لئے
وہ پیشن گوئی کر رہا تھا کہ یسوع یہودی قوم کے لئے مرے گا۔ ۵۲ ہاں
یسوع یہودی قوم کے لئے جان دے گا۔ نہ صرف وہ قوم کے لئے مرے گا

بلکہ یسوع خُدا کے دوسرے بچّوں کے لئے مرے گا۔ جو ساری دنیا میں
پھیلے ہوئے ہیں۔وہ مرجائے گا سبھی لوگوں کو جمع کرکے ایک بنانے کے
لئے۔
۵۳اس دن سے یہودی سردار نے منصوبہ ترتیب دینا شروع کیا کہ
کس طرح یسوع کو قتل کریں۔ ۵۴اس وجہ سے یسوع علانیہ طور پر ان
لوگوں میں سفر کرنا ترک کیا۔ یسوع نے یروشلم سے روانہ ہو کر ریگستان کے
قریب ایک جگہ ٹھہر گیا جس کا نام افرائم تھا وہاں یسوع اپنے شاگردوں
کے ساتھ ٹھہرا رہا۔
۵۵ان دنوں یہودیوں کی فسح کی تقریب قریب تھی کئی لوگ فسح سے
پہلے یروشلم گئے تاکہ اپنے آپ کو پاک کرلیں۔ ۵۶لوگ یسوع کو تلاش کر
رہے تھے وہ ہیکل میں کھڑے ہوئے تھے اور آپس میں ایک دوسرے سے
پوچھ رہے تھے کہ ”تم کیا سمجھتے کیا وہ تقریب پر آئے گا؟“ ۵۷لیکن
سردار کاہنوں اور فریسیوں نے یسوع کے متعلق ایک خاص حکم جاری کیا
انہوں نے کہا کہ اگر کسی کو پتہ چل جائے کہ یسوع کہاں ہے تو اس کی اطلاع
دینی چاہئے تاکہ سبھی سردار کاہن اور فریسی اس کو گرفتار کرسکیں۔

یسوع بیت عنیاہ میں اپنے دوستوں کے ساتھ

(متّی ۲۶:۶-۱۳؛مرقس ۱۴:۳-۹)

۱۲ فسح کی تقریب سے چھ دن پہلے یسوع بیت عنیاہ گیا۔ بیت
عنیاہ جہاں لعزر رہتا تھا اور جس کو یسوع نے موت سے زندہ
کیا تھا۔ ۲بیت عنیاہ میں اُن لوگوں نے یسوع کے لئے شام کا کھانا تیار کیا
اور مارتھا خدمت میں تھی لعزر ان میں شامل تھا جو یسوع کے ساتھ کھانے
بیٹھے ہوئے تھے۔ ۳مریم نے جٹا ماسی کا خالص اور بیش قیمت عطر یسوع
کے پاؤں پر چھڑکا پھر اس کے پاؤوں کو اپنے بالوں سے پونچھا اور سارے
گھر میں عطر کی خوشبو پھیل گئی۔
۴یہودا اسکریوتی بھی وہاں تھا جو یسوع کے شاگردوں میں تھا جو بعد
میں یسوع کا مخالف بن گیا تھا۔ یہودا نے کہا، ۵”یہ عطر کی قیمت تین سو
چاندی کے سکّوں کی ہوگی اسکو فروخت کرکے ان پیسوں کو غریبوں میں
تقسیم کردیا جاتا۔“ ۶یہودا کو غریبوں کی فکر نہ تھی اس نے یہ بات اس
لئے کہی کیوں کہ وہ چور تھا وہ اُن میں سے تھا اِس کے پاس اُن لوگوں کی
دی ہوئی رقم کی تھیلی تھی۔ اور اسمیں سے جب بھی موقع ملتا یہودا چرا لیتا
تھا۔
۷یسوع نے کہا، ”اسے مت روکو یہ اُس کے لئے صحیح ہے کہ وہ ایسا
کرے اور یہ میرے دفن کرنے کی تیاریاں ہیں۔ ۸کیوں کہ غریب تو
تمہارے ساتھ ہمیشہ رہیں گے لیکن میں تمہارے پاس نہیں رہوں گا۔“

لعزر کے خلاف منصوبہ

۹کئی یہودیوں نے سنا کہ یسوع بیت عنیاہ میں تھا چنانچہ وہ اس کو
دیکھنے گئے اور ساتھ ہی لعزر کو بھی وہی لعزر جسے یسوع نے مردہ سے زندہ کیا
تھا۔ ۱۰اسطرح کاہنوں کے رہنما نے لعزر کو بھی مار دینے کا منصوبہ بنا
یا۔ ۱۱لعزر کی وجہ سے کئی یہودی اپنے سردار کو چھوڑ رہے تھے اور یسوع
پر ایمان لارہے تھے۔ اسی لئے یہودی سرداروں نے لعزر کو مارنے کا منصوبہ
بنایا۔

یسوع یروشلم کو آیا

(متّی ۲۱:۱-۱۱؛مرقس ۱۱:۱-۱۱؛لوقا ۱۹:۲۸-۴۰)

۱۲دوسرے دن لوگوں نے سنا کہ یسوع یروشلم آرہا ہے۔ یہ لوگ
فسح کی تقریب پر یروشلم آئے ہوئے تھے۔ ۱۳ان لوگوں نے کھجور کی
ڈالیاں لیں اور یسوع سے ملنے چلے اور پکارنے لگے،

”تعریف اس کے لئے ہے خوش آمدید، خُدا کی رحمت اس پر جو آتا ہے
خداوند کے نام سے۔“

زبور ۱۱۸:۲۵-۲۶

خُدا کی رحمت اسرائیل کے بادشاہ پر ہے۔“
۱۴یسوع کو گدھا ملا اور وہ اس پر سوار ہوا جیسا کہ تحریر کہتی ہے۔

۱۵”اے شہر صیون* مت ڈر اور دیکھ کہ تیرا بادشاہ آرہا ہے۔ اور وہ
جوان گدھے پر سوار ہے۔“

زکریاہ ۹:۹

۱۶اسی وقت یسوع کے شاگردوں نے ان باتوں کو نہیں سمجھا لیکن
جب یسوع اپنے جلال پر آیا تو انہیں یاد آیا کہ سب کُچھ اسی کے متعلق لکھا
گیا تب شاگردوں نے سمجھا اور یاد کیا کہ لوگوں نے کیا سلوک کیا ہے۔

لوگوں نے یسوع کے بارے میں کہا

۱۷اس وقت جب یسوع نے لعزر کو زندہ کیا تو کئی لوگ اس کے
ساتھ تھے اور وہ اس خبر کو پھیلا رہے تھے۔ ۱۸اسی وجہ سے کئی لوگ
یسوع سے ملنے گئے کیوں کہ انہوں نے سنا تھا کہ یسوع نے لعزر کے ساتھ
معجزہ دکھایا۔ ۱۹تب فریسیوں نے ایک دوسرے سے کہا، ”دیکھو ہمارا
منصوبہ کامیاب ہوتا نظر نہیں آرہا ہے تمام لوگ اسکی پیروی کر رہے
ہیں۔“

صیّون شہر اس کے معنی ہیں یروشلم

یسوع زندگی اور موت کے بارے میں کہہ رہا ہے

۲۰ وہیں پر چند یونانی لوگ بھی تھے جو فسح کی تقریب کے موقع پر
عبادت کرنے آئے تھے۔ ۲۱ یہ یونانی لوگ فلپس کے پاس گئے فلپس
بیت صیدا گلیل کا رہنے والا تھا اور اس سے کہا، ”ہم یسوع سے ملنا چاہتے
ہیں۔“ ۲۲ فلپس نے اندریاس سے کہا تب فلپس اور اندریاس دونوں
نے یسوع سے کہا۔

۲۳ یسوع نے ان سے کہا، ”وقت آگیا ہے کہ ابن آدم جلال پانے والا
ہے۔ ۲۴ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ گیہوں کا ایک دانہ زمین پر گر کر مر
جاتا ہے تب ہی زمین سے کئی اور دانے پیدا ہوتے ہیں لیکن اگر وہ نہیں
مرتا تو پھر وہ ایک ہی دانہ کی شکل میں ہی رہتا ہے۔ ۲۵ جو شخص اپنی ہی
جان کو عزیز رکھتا ہے وہ کھودیتا ہے لیکن جو شخص اس دُنیا میں اپنی زندگی
کی پرواہ نہیں کرتا اور اس سے نفرت کرتا ہے وہی ہمیشہ کی زندگی پاتا ہے۔
۲۶ جو شخص میری خدمت کرے وہ میرے ساتھ ہولے اور میں جہاں
بھی ہوں میرے غلام میرے ساتھ ہوں گے۔ میرا باپ ان کو بھی عزت
دے گا۔ جو میری خدمت کریں گے۔

یسوع نے اپنی موت کے بارے میں کہا

۲۷ ”اب میری جان گھبراتی ہے پس میں کیا کروں۔ کیا میں کہوں
کہ اے باپ مجھے ان تکالیف سے بچا! نہیں میں خُود ان تکالیف کو سہنے آیا
ہوں۔ ۲۸ اے باپ اپنے نام کی عظمت وجلال رکھ لے۔“
تب ایک آواز آسمان سے آئی، ”میں نے اس نام کی عظمت و جلال کو
قائم رکھا ہے۔“

۲۹ جو لوگ وہاں کھڑے تھے انہوں نے اس آواز کو سن کر کہا بادل
کی گرج ہے لیکن دوسروں نے کہا نہیں ”یہ تو فرشتہ ہے جو یسوع سے ہم
کلام ہوا۔“

۳۰ یسوع نے لوگوں سے کہا، ”یہ آواز میرے لئے نہیں بلکہ
تمہارے لئے تھی۔ ۳۱ اب دُنیا کی عدالت کا وقت آپہونچا ہے۔ اب دُنیا
کا حاکم (شیطان) دُنیا سے نکال دیا جائے گا۔ ۳۲ اور مجھے بھی زمین سے اٹھا
لیا جائے گا جب ایسا ہو گا میں سب لوگوں کو اپنے پاس لے لوں گا۔“
۳۳ اس طرح یسوع نے بتا یا کہ وہ کس طرح کی موت مرے گا۔
۳۴ لوگوں نے کہا، ”لیکن ہماری شریعت بتاتی ہے مسیح ہمیشہ کے لئے
رہے گا پھر تم ایسا کیوں کہتے ہو کہ ابن آدم کو اوپر اٹھا لیا جائے گا یہ ابن
آدم کون ہے؟“

۳۵ تب یسوع نے ان سے کہا، ”کچھ دیر تک نور تمہارے ساتھ ہے
جب تک نور تمہارے ساتھ ہے تاریکی تم پر غالب نہ آئے اور جو تاریکی میں
چلتا ہے اسے معلوم نہیں کہ وہ کہاں جارہا ہے۔ ۳۶ جب کہ نور تمہارے
پاس ہے لہٰذا تم نور پر ایمان لاؤ تا کہ تم نور کے بیٹے بنو۔“ جب یسوع
نے اپنا کہنا ختم کیا اور ایسی جگہ گیا جہاں لوگ اسے پا نہیں سکے۔

یہودیوں کا یسوع کے لئے عدم یقین

۳۷ یسوع نے کئی معجزے کیے اور لوگوں نے سب کُچھ دیکھا اس کے
باوجود اس پر ایمان نہیں لائے۔ ۳۸ اس سے یسعیاہ نبی کے کلام کی
وضاحت ہوئی جو اس نے کہا:

”اے خداوند کس نے ہمارے پیغام کو مانا اور ایمان لایا اور کس نے
خداوند کی طاقت کا مظاہرہ دیکھا؟“

یسعیاہ ۵۳:۱

۳۹ اس کی ایک اور وجہ تھی جس سے وہ ایمان نہ لائے جیسا کہ یسعیاہ
نے کہا:

۴۰ ”خُدا نے انہیں اندھا اور انکے دِل کو سخت کر دیئے اس نے اس
لئے ایسا کیا کہ وہ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھیں اور نہ دِل سے سمجھیں اور میری
طرف رجوع ہوں۔ تا کہ میں انہیں شفاء دوں۔“

یسعیاہ ۶:۱۰

۴۱ یسعیاہ نے یہ اس لئے کہا کہ اس نے اس عظمت و جلال کو دیکھا
تھا اس لئے یسعیاہ نے اس کے بارے میں ایسا کہا۔
۴۲ کئی لوگوں نے یسوع پر ایمان لایا حتیٰ کہ یہودی سرداروں نے
بھی اس پر ایمان لائے مگر وہ فریسیوں سے ڈرتے تھے اس لئے انہوں نے
علانیہ طور پر اپنے ایمان لانے کو ظاہر نہیں کیا۔ انہیں یہ ڈر تھا کہ کہیں
انہیں یہودیوں کی عبادت گاہ سے نہ نکال دیا جائے۔ ۴۳ اس لئے کہ
انہیں خُدا کی تعریف کی بجائے لوگوں کی تعریف چاہئے تھی۔

یسوع کی تعلیمات لوگوں کا انصاف کریں گیں

۴۴ یسوع نے بلند آواز سے کہا، ”جو مجھ پر ایمان لاتا ہے تو وہ مجھ
پر نہیں ایمان لاتا گویا وہ میرے بھیجنے والے پر ایمان لاتا ہے۔ ۴۵ ”جو
مجھے دیکھتا ہے گویا اس نے میرے بھیجنے والے کو دیکھا۔ ۴۶ میں نور
ہوں ،اور اس دنیا میں آیا ہوں۔ لوگ مجھ پر ایمان لائیں اور جو کوئی مجھ پر
ایمان لائے گا وہ تاریکی میں نہ رہے گا۔
۴۷ ”میں اس دُنیا میں لوگوں کا انصاف کرنے نہیں آیا بلکہ
لوگوں کو پانے کے لئے آیا ہوں تو پھر میں وہ نہیں ہوں کہ لوگوں کا انصاف
کروں جو میری تعلیمات کو سن کر ایمان نہ لائے میں اسے مجرم ٹھہراؤں۔

۴۸ جن لوگوں نے میری باتیں سنیں اور ایمان نہیں لائے انہیں مجرم
ٹھہرانے والا ایک ہی ہے۔ جو کچھ میں نے تمہیں سکھایا اور اس کے مطابق
آخری دن اس کا فیصلہ ہو گا۔ ۴۹ کیوں کہ جن چیزوں کی میں نے تعلیم
دی ہے وہ میری اپنی نہیں۔ باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اسی نے کہا کہ
کیا کہنا ہے کیا کرنا ہے۔ ۵۰ اور میں جانتا ہوں کہ ہمیشہ کی زندگی باپ
کے احکام پر عمل کر کے ملتی ہے چنانچہ جو کچھ کہتا ہوں وہ سب باتیں باپ
ہی کی ہیں جس نے مجھے کہنے کے لئے کہا ہے۔“

یسوع کا اپنے شاگردوں کا پیر دھونا

۱۳ فسح کی تقریب کے قریب یسوع نے جان لیا کہ وقت
آپہنچا ہے کہ دُنیا سے نکل کر باپ کے پاس جاؤں۔ اس
نے دُنیا میں ہمیشہ ان لوگوں سے محبّت کی جو اس کہ اپنے تھے۔ اس وقت
اس نے اپنی محبّت کا پوری طرح اظہار کیا۔
۲ یسوع اور اس کے شاگرد رات کے کھانے پر تھے۔ ابلیس یہودا
اسکریوتی کے دل میں بات ڈال چکا تھا کہ وہ یسوع کے خلاف ہو جائے۔ یہودا
شمعون کا بیٹا تھا۔ ۳ یسوع کو باپ نے ہر چیز پر اختیار دے دیا تھا یسوع
جان گیا تھا یہ بھی معلوم تھا کہ وہ خُدا کی طرف سے آیا ہے اور واپس خُدا
کے پاس ہی جا رہا ہے۔ ۴ وہ جب کھانا کھا رہے تھے یسوع نے کھڑے ہو کر
اپنے کپڑے اتارے اور رومال اپنی کمر سے باندھا۔ ۵ یسوع پھر برتن سے
پانی ڈال کر اپنے شاگردوں کے پاؤں دھوئے اور اسے پھر اپنے رومال سے
پونچھا جو اس کی کمر میں بندھا تھا۔
۶ یسوع پھر شمعون پطرس کے پاس آیا پطرس نے یسوع سے کہا،
”اے خداوند تم میرے پیر نہ دھوئیں۔“
۷ یسوع نے کہا، ”اب تم نہیں جانتے کہ میں کیا کر رہا ہوں لیکن بعد
میں تمہاری سمجھ میں آجائے گا۔“
۸ پطرس نے کہا، ”میں تمہیں اپنے پیر کبھی نہیں دھونے دوں گا۔“
یسوع نے جواب دیا، ”اگر میں تمہارے پاؤں نہ دھویا تو پھر تم میرے
لوگوں سے نہیں ہو گے۔“
۹ شمعون پطرس نے کہا، ”اے خداوند! میرے پیر دھونے کے بعد
میرے ہاتھ اور میرا سر بھی دھو ڈالو۔“
۱۰ یسوع نے کہا، ”جو نہا چکا ہے اس کو سوائے پاؤں کے کسی اور
عضو کو دھونے کی ضرورت نہیں کیوں کہ اس کا پورا بدن صاف ہے اس
کو صرف پیر ہی دھونے کی ضرورت ہے اور تم لوگ پاک ہو۔ لیکن سب کا
سب پاک نہیں۔“ ۱۱ یسوع یہ جان گیا تھا کہ کون اسکا مخالف ہے اسی
لئے اس نے کہا، ”تم میں ہر کوئی پاک نہیں۔“

۱۲ جب یسوع ان کے پاؤں دھو چکا تو پھر کپڑے پہن کر واپس میز
پر آگیا یسوع نے پوچھا، ”کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہارے لئے کیا کیا؟
۱۳ تم مجھے استاد اور خداوند کہتے ہو۔ یہ تم ٹھیک کہہ رہے ہو کیوں کہ
میں وہی ہوں۔ ۱۴ میں تمہارا خداوند اور استاد ہوں لیکن میں نے تمہارے
پیر ایک خادم کی طرح دھوئے اس لئے تم بھی آپس میں ایک دوسرے
کے پیر دھوؤ۔ ۱۵ میں نے ایسا اس لئے کیا تا کہ تمہارے لئے ایک مثال
قائم ہو اس لئے تمہیں بھی آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ایسا کرنا
چاہئے جیسا کہ میں نے تمہارے ساتھ کیا۔ ۱۶ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ
ایک خادم اپنے آقا سے بڑھ کر نہیں ہو سکتا اور نہ قاصد ہی اپنے بھیجنے والے
سے بڑا ہو سکتا ہے۔ ۱۷ اگر تم یہ جانتے ہو تب تم خوش رہو گے اگر یہ
سب تم کرو گے۔
۱۸ ”میں تم سب کے بارے میں نہیں کہتا میں جن کو منتخب کر چکا
ہوں انہیں میں جانتا ہوں لیکن جو تحریر میں ہے وہ پورا ہو جائے گا۔ جو
میرے ساتھ کھانے میں شریک رہا وہی میرا مخالف ہوا۔ ۱۹ اب میں
اس کے ہونے سے پہلے خبردار کرتا ہوں تا کہ جب واقعہ ہو جائے تو تم
ایمان لاؤ کہ میں وہی ہوں۔ ۲۰ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جس نے مجھ
سے بھیجے ہوئے کو قبول کیا اس نے مجھے قبول کیا اور جو مجھے قبول کرتا ہے
وہ میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے۔“

یسوع کا بیان کرنا کہ مخالف کون ہے

(متّی ۲۶:۲۰-۲۵؛ مرقس ۱۴:۱۷-۲۱؛
لوقا ۲۲:۲۱-۲۳)

۲۱ یہ باتیں کہہ کر یسوع نے اپنے آپ کو تکلیف میں محسوس کیا اور
علانیہ طور پر کہا، ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم میں سے ایک میرا مخالف
ہو گا۔“
۲۲ یسوع کے شاگردوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور وہ سمجھ نہیں
سکے کہ یسوع کس آدمی کے بارے میں کہہ رہا ہے۔“ ۲۳ ایک شاگرد جو
یسوع کے قریب تھا اور یسوع کے سینہ کی طرف جھکا ہوا تھا اور یسوع اس
شاگرد کو عزیز رکھتا تھا۔ ۲۴ شمعون پطرس نے اس کو اشارہ سے کہا کہ
پوچھو یسوع کس کی بات کہہ رہا تھا۔
۲۵ اور وہ شاگرد اسی طرح قربت کے سہارے سے کہا، ”اے خداوند
کون ہے جو تمہارا مخالف ہو گا؟“
۲۶ یسوع نے جواب دیا، ”میں اس روٹی کو ڈبو کر ایک شخص کو
دوں گا وہ وہی ہے“ اور یسوع نے ایک روٹی کا ٹکڑا لیا اور اس کو برتن میں
ڈبو کر یہودا اسکریوتی کو دیا جو شمعون کا بیٹا تھا۔ ۲۷ جب یہودا نے روٹی

لی شیطان یہودا میں سما گیا۔ یسوع نے یہودا سے کہا، ”جو تو کرنا چاہتا ہے وہ
جلدی سے کر۔“ ۲۸ میز پر بیٹھے ہوئے شاگردوں میں کسی نے نہ سمجھا کہ
یسوع نے اس کو ایسا کیوں کہا۔ ۲۹ چونکہ یہودا کے پاس رقم کی تھیلی
رہتی تھی اس لئے شاگردوں نے سمجھا شاید یسوع کی مرضی یہ ہے کہ یہودا
بازار جاکر تقریب کے لئے کُچھ خرید لائے یا پھر وہ سمجھے کہ شاید یسوع یہودا
کو یہ کہنا چاہتا ہے کہ غریبوں میں کُچھ بانٹ دے۔ ۳۰ یہودا روٹی کا ٹکڑا
لیا اور فوراً باہر چلا گیا۔ یہ رات کا وقت تھا۔

یسوع اپنی موت کے بارے میں کہا

۳۱ جب یہودا چلا گیا تو یسوع نے کہا، ”اب ابن آدم نے جلال پا رہا
ہے۔ اور خدا نے ابن آدم سے جلال پا یا۔ ۳۲ اگر خُدا اس کے ذریعہ جلال
پاتا ہے تب خُدا بھی بیٹے کو جلال دیتا ہے اور اس کو جلد ہی جلال دے گا۔“
۳۳ یسوع نے کہا، ”میرے بچو میں تمہارے ساتھ صرف مختصر
عرصہ رہوں گا تم مجھے ڈھونڈو گے اور جیسا میں نے یہودیوں سے کہا تھا کہ
اسی طرح تم سے اب بھی کہتا ہوں: ”میں جہاں جا رہا ہوں تم نہیں آسکتے۔
۳۴ ”اب میں تمہیں ایک نیا حکم دیتا ہوں ایک دوسرے سے
محبّت کرو جیسا کہ میں نے تم سے محبّت کی تھی تم بھی ایک دوسرے سے
محبّت کرو۔ ۳۵ سب لوگ یہ جان جائیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو اگر تم
ایک دوسرے سے محبّت کرو۔“

یسوع نے بتایا کہ پطرس اسے انکار کرے گا

(متّی ۲۶:۳۱-۳۵؛ مرقس ۱۴:۲۷-۳۱؛
لوقا ۲۲:۳۱-۳۴)

۳۶ شمعون پطرس نے یسوع سے کہا، ”اے خداوند تم کہاں جا رہے
ہو“
یسوع نے کہا، ”جہاں میں جا رہا ہوں وہاں تم نہیں آسکتے وہاں بعد میں
تم میرے پیچھے آؤ گے۔“
۳۷ پطرس نے کہا، ”اے خداوند! میں اب تمہارے پیچھے کیوں
نہیں آسکتا میں تمہارے لئے مرنے کو تیار ہوں۔“
۳۸ یسوع نے جواب! ”کیا تم حقیقت میں اپنی زندگی میرے لئے
دے دو گے میں سچ کہتا ہوں جب تک مرغ بانگ نہ دے گا تب تک تو
تین بار میرا انکار کرے گا تو مجھے نہیں جانتا۔“

یسوع اپنے ماننے والوں کو خُوش خبری دی

۱۴ یسوع نے کہا، ”اپنے دِل کو تکلیف نہ دو خُدا پر اور مجھ پر
بھروسہ رکھو۔ ۲ میرے باپ کے گھر میں کئی کمرے ہیں
اگر یہ سچ نہ ہوتا تو میں تم سے کبھی نہ کہتا۔ میں وہاں جا رہا ہوں تاکہ
تمہارے لئے جگہ تیار کروں۔ ۳ جب میں وہاں جاکر تمہارے لئے جگہ
بنالوں تب دوبارہ میں پھر آؤں گا۔ اور میں تمہیں اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔
اور تب تم میرے ساتھ جہاں میں ہوں وہاں تم بھی رہنا۔ ۴ اور تم اس راہ
کو جانتے ہو جہاں میں جا رہا ہوں۔“
۵ توما نے کہا، ”اے خداوند! ہم نہیں جانتے کہ تم کہاں جا رہے ہو پھر
ہم کس طرح راہ کو جانیں گے؟“
۶ یسوع نے جواب دیا، ”میں راستہ ہوں میں سچائی ہوں اور زندگی
بھی۔ میں ہی ایک ذریعہ ہوں جس سے تم باپ کے پاس جا سکتے ہو۔ ۷ اگر
تم نے حقیقت میں مجھے جان گئے ہوتے تو میرے باپ کو بھی جانتے اب
تم اسے جانتے ہو اور اسے دیکھ لیا ہے۔“
۸ فلپ نے یسوع سے کہا، ”اے خداوند! ہمیں اپنے باپ کو دکھاؤ یہی
ہم چاہتے ہیں۔“
۹ یسوع نے جواب دیا، ”فلپ میں اتنے عرصہ سے تمہارے ساتھ ہوں
اور تمہیں اس لئے مجھے جاننا چاہئے۔ جس شخص نے مجھے دیکھا ہے اس نے
باپ کو بھی دیکھا ہے پھر تم ایسا کیوں کہتے ہو کہ ہمیں باپ کو دکھاؤ؟
۱۰ کیا تمہیں یقین نہیں ہے کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں
ہے۔ جو کُچھ میں تمہیں کہہ چکا ہوں وہ میری طرف سے نہیں باپ مجھ میں
ہے اور وہ اپنا کام کر رہا ہے۔ ۱۱ جب میں یہ کہوں کہ باپ مجھ میں ہے
اور میں باپ میں ہوں تو یقین کرنا چاہئے یا پھر معجزے کی وجہ سے ایمان
لے آؤ جو میں نے کئے۔ ۱۲ میں سچ کہتا ہوں جو شخص مجھ میں یقین رکھتا
ہے اور ایمان رکھتا ہے اور جو کام میں کرتا ہوں وہ بھی کرے۔ ہاں! وہ اس
سے بھی بڑے کام کرے گا جو میں نے کئے ہیں۔ کیوں کہ میں باپ کے
پاس جا رہا ہوں۔ ۱۳ اگر تم میرے نام سے کُچھ چاہوں گے میں تمہارے
لئے کروں گا اس طرح باپ کی عظمت و جلال کا اظہار بیٹے کے ذریعہ ہو گا۔
۱۴ اگر تم میرے نام سے کُچھ چاہو گے میں تمہارے لئے کروں گا۔

مُقدس رُوح کا وعدہ

۱۵ ”اگر تمہیں مجھ سے محبّت ہے تو تم وہی کرو گے جس کا میں نے
حکم دیا ہے۔ ۱۶ میں باپ سے استدعا کروں گا تو وہ تمہارے لئے دوسرا
مددگار* دے گا۔ اور وہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گا۔ ۱۷ وہ مددگار یعنی
رُوح حق* جسے دُنیا تسلیم نہیں کرتی کیوں کہ دُنیا نہ اسے جانتی ہے اور نہ

مددگار یا ”آرامدہ“ ”رُوح القُدس“
رُوح حق یہ رُوح القدس ہے۔ اسکا کام یسوع کی مدد کرنا اِسلئے خُدا کی سچّائی کو اس کے شاگرد سمجھ سکے یوحنا ۱۶:۱۳

دیکھتی ہے ”لیکن تم جانتے ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور تم میں رہے گی۔
۱۸ ”میں تمہیں اس طرح تنہا نہیں چھوڑوں گا جیسے بغیر والدین کے
بچّے رہتے ہیں میں دوبارہ تمہارے پاس آؤں گا۔ ۱۹ بہت کم وقت میں
دنیا کے لوگ مجھے پھر نہ دیکھیں گے لیکن تم مجھے دیکھو گے تم زندہ رہو گے
اسلئے کہ میں زندہ ہُوں۔ ۲۰ اس روز تم جان جاؤ گے کہ میں باپ میں
ہوں۔ اور یہ بھی جان جاؤ گے تم مجھ میں ہو اور میں تم میں ہوں۔ ۲۱ اگر
کوئی شخص میرے احکام کو جانتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے تو ایسا شخص
حقیقت میں مجھ سے ہی محبّت کرتا ہے اور میرا باپ بھی اس سے محبت
کرتا ہے جو مجھ سے محبت کرے گا اور میں خُود کو اس پر ظاہر کروں گا اور
میں اس سے محبت کروں گا اور اپنے آپکو اس پر ظاہر کروں گا۔“
۲۲ تب یہودا نے (یہودا اسکریوتی نہیں) کہا، ”اے خداوند تم اپنے
آپ کو ہم پر ظاہر کرنے کا منصوبہ کیوں بنا رہے ہو اور کیوں دُنیا پر
نہیں؟“
۲۳ یسوع نے جواب دیا، ”اگر کوئی آدمی مجھ سے محبت کرے گا تُو
میرے کلام پر عمل کرے گا۔ میرا باپ اس سے محبت کرے گا۔ میں اور
میرا باپ اس کے ساتھ رہے گا۔ ۲۴ لیکن جو شخص مجھ سے محبّت نہیں
رکھتا میری تعلیمات پر عمل نہیں کرتا ہے۔ اور یہ تعلیمات جو تم سنتے ہو
حقیقت میں میری نہیں ہیں بلکہ میرے باپ کی طرف سے ہیں جس نے
مجھے بھیجا ہے۔
۲۵ ”میں تم سے یہ سب کُچھ کہہ چکا ہوں جبکہ میں تمہارے ساتھ
ہوں۔ ۲۶ لیکن مدد گار تمہیں ہر چیز کی تعلیم دے گا یہ مدد گار جو مُقدّس
رُوح ہے تمہیں میری ہر بات کی یاد دلائے گا۔“ یہ مدد گار مُقدّس رُوح ہے
جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا۔
۲۷ ”میں تمہیں اطمینان دلاتا ہوں یہ میرا اپنا اطمینان ہے تمہیں
دیتا ہوں مگر اس طرح نہیں جیسا کہ دُنیا تمہیں دیتی ہے اسلئے مت گھبراؤ اور
نہ ڈرو۔ ۲۸ تم سن چکے ہو جو کُچھ کہ میں تم سے کہہ چکا ہوں کہ میں جاتا
ہوں لیکن میں پھر تمہارے پاس آؤں گا۔ اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو
تم خوش ہو گے کیوں کہ میں باپ کے پاس جا رہا ہوں۔ کیوں کہ باپ مجھ
سے زیادہ عظیم ہے۔ ۲۹ میں تم سے کُچھ ہونے سے قبل سب باتیں کہہ
چکا ہوں۔ تا کہ جب ہو جائے تو تم یقین کر سکو۔“ ۳۰ میں تم سے اور
زیادہ بات نہیں کروں گا کیوں کہ دُنیا کا حاکم (ابلیس) آرہا ہے اس کا مجھ
پر کوئی اختیار نہیں۔ ۳۱ لیکن دُنیا کو یہ جاننا چاہئے کہ میں باپ سے
محبّت کرتا ہوں اس لئے میں وہی کُچھ کرتا ہوں جو باپ نے مجھ سے کرنے
کو کہتا ہے
”آؤ ہم یہاں سے چلیں گے۔“

یسوع ہی انگور کا سچّا درخت ہے

۱۵
یسوع نے کہا، ”میں انگور کا حقیقی درخت ہوں اور میرا
باپ باغبان ہے۔ ۲ میری ہر شاخ جو پھل نہیں لاتی وہ
کاٹ ڈالتا ہے اور ہر شاخ کو چھانٹتا ہے جو پھل لاتی ہے تا کہ اور پھل زیادہ
ہو۔ ۳ تم پہلے ہی سے پاک ہو میری تعلیمات جو تمہیں ملی ہیں اسکی وجہ سے
ہیں۔ ۴ تم مجھ میں ہمیشہ قائم رہو اور میں تم میں ہمیشہ قائم رہوں گا کوئی
بھی شاخ جو درخت سے الگ تنہا ہو پھل نہیں لاتی اس لئے اسے درخت
سے قائم لگی رہنا ہے اور یہی معاملہ تمہارے ساتھ بھی ہے اگر مجھ پر قائم نہ
رہو تو پھل نہیں لا سکتے۔

۵ ”میں انگور کا درخت ہوں اور تم اسکی شاخیں ہو اگر کوئی شخص مجھ پر
قائم رہے اور میں اسمیں رہوں زیادہ پھل لائے گا۔ بغیر میرے تم کُچھ نہ
کر سکو گے۔ ۶ اگر کوئی شخص مجھ میں قائم نہ رہا تو اسکی مثال اس شاخ کی
ہے جسے پھینک دیا جاتا ہے۔ اور وہ شاخ مردہ ہو جاتی ہے یعنی سوکھ جاتی
ہے لوگ سوکھی شاخ اٹھا کر آگ میں جلا دیتے ہیں۔

۷ ”مجھ میں قائم رہو اور میری تعلیمات پر عمل کرو اگر تم ایسا کرو تو
تم جو چاہو طلب کرو وہ تمہیں دی جائیں گی۔ ۸ تم بہت سے پھل لاؤ اور
ثابت کر دو کہ تم میرے شاگرد ہو اور میرے باپ کا جلال اسی سے ہے۔
۹ میں تم سے محبّت اس طرح کرتا ہوں جس طرح باپ مجھ سے کرتا ہے تم
میری محبّت میں قائم رہو۔ ۱۰ میں نے اپنے باپ کے احکام کی تعمیل
کی اور اسکی محبّت کو قائم رکھا اسی طرح اگر تم بھی میرے احکام کی تعمیل
کرو تو تم میری محبّت میں قائم رہو گے۔ ۱۱ یہ سب کُچھ میں تم سے کہہ
چکا ہوں کہ تم ویسے ہی خوش رہو جس طرح میں ہوں میں چاہتا ہوں کہ
تمہاری ہر خوشی مکمل ہو جائے۔ ۱۲ میں حکم دیتا ہوں کہ جیسی محبت میں
نے تم سے رکھی ہے اسی طرح تم بھی ایک دوسرے سے محبّت رکھو۔
۱۳ سب سے زیادہ محبّت یہ ہے کہ آدمی اپنے دوستوں کے لئے جان دے
دے۔ ۱۴ اگر تم وہ چیزیں کرو جسکا میں نے حکم دیا ہے تو تم میرے
دوست ہو۔ ۱۵ میں تمہیں اور دوبارہ خادم نہیں کہوں گا کہ خادم نہیں
جانتا کہ اس کا آقا کیا کر رہا ہے۔ لیکن میں تمہیں دوست کہتا ہوں کیوں کہ
میں وہ سب کُچھ کہہ چکا ہوں جو میں نے باپ سے سنی ہیں۔ ۱۶ تم نے
مجھے منتخب نہیں کیا بلکہ میں نے تمہارا انتخاب کیا ہے کہ تم جا کر پھل لاؤ۔
میں چاہتا ہوں کہ یہ پھل تمہاری زندگی میں قائم رہے۔ تب ہی باپ تمہیں
ہر وہ چیز دے گا جو تم میرے نام سے مانگو۔ ۱۷ یہ تم کو میرا حکم ہے
کہ ایک دوسرے سے محبّت کرو۔

یسوع نے اپنے شاگردوں کو خبردار کیا

۱۸ ”اگر دُنیا تم سے نفرت کرے تو یہ یاد رکھو کہ دُنیا مجھ سے پہلے
ہی نفرت کر چکی ہے۔ ۱۹ اگر تم دُنیا کے ہوتے تو دُنیا تمہیں اپنے
لوگوں جیسا عزیز رکھتی چونکہ تم دُنیا کے نہیں کیوں کہ میں نے تمہیں دُنیا
سے چن لیا ہے اسی لئے دُنیا نفرت کرتی ہے۔ ۲۰ جو کُچھ میں نے تم سے
کہا اسے یاد رکھو کہ خادم اپنے آقا سے بڑا نہیں ہوتا اگر لوگوں نے مجھے ستایا
ہے تو تمہیں بھی ستائیں گے۔ اور اگر لوگ میری تعلیمات پر عمل کئے ہیں
تو وہ تمہاری بات پر بھی عمل کریں گے۔ ۲۱ لوگ یہ سب کُچھ میرے
نام کی وجہ سے تمہارے ساتھ کریں گے اور یہ لوگ اس کو نہیں جانتے جس
نے مجھے بھیجا ہے۔ ۲۲ اگر میں نہ آتا اور دُنیا کے لوگوں سے نہ کہتا، تب
وہ گناہ کے مجرم نہ ہوتے۔ لیکن اب میں انہیں کہہ چکا ہوں اس لئے وہ گناہ
کی معافی کا جواز نہیں دے سکتے۔ ۲۳ جو مجھ سے نفرت کرتا ہے وہ
میرے باپ سے بھی نفرت کرتا ہے۔ ۲۴ میں نے لوگوں میں ایسے کام
کئے کہ اس سے پہلے کسی نے نہیں کئے اگر میں ایسا نہ کرتا تو وہ گنہگار
ٹھہرتے لیکن انہوں نے وہ سب کُچھ جو کام میں نے کئے دیکھا ہے اور اب
بھی مجھ سے اور میرے باپ سے نفرت کرتے ہیں۔ ۲۵ ”لیکن سب
اسلئے ہوا کہ انکی شریعت میں جو لکھا تھا وہ سچ ثابت ہو انہوں نے بلاوجہ مجھ
سے نفرت کی۔

۲۶ ”میں تمہارے پاس مدد گار بھیجوں گا جو میرے باپ کی طرف
سے ہوگا وہ مدد گار سچائی کی رُوح ہے جو باپ کی طرف سے آتی ہے جب وہ
آئے تو میرے بارے میں گواہی دے گی۔ ۲۷ اور تم بھی لوگوں سے
میرے بارے میں کہو گے کیوں کہ تم شروع ہی سے میرے ساتھ ہو۔

۱۶ ”میں نے تم سے یہ باتیں اس لئے کہیں تا کہ تم اپنا ایمان
نہ کھو دو۔ ۲ لوگ تمہیں یہودی عبادت خانے سے نکال
دیں گے ہاں یہ وقت آرہا ہے کہ لوگ تمہیں مار ڈالنے کو خُدا کی خدمت کے
برابر سمجھیں گے۔ ۳ لوگ ایسا اس لئے کریں گے کہ نہ انہوں نے باپ کو
جانا اور نہ مجھے۔ ۴ میں اب تمہیں یہ سب کُچھ کہتا ہوں تا کہ جب ان
چیزوں کا وقت آئے تو تمہیں یاد آجائے کہ میں نے تم کو خبر دار کر دیا
تھا۔

مُقدس رُوح کا کام

”میں نے شروع میں یہ بات تم سے اسلئے نہ کہی کیوں کہ میں تمہارے
ساتھ تھا۔

۵ اب میں جارہا ہوں اسکے پاس جس نے مجھے بھیجا ہے اور تم میں سے کوئی
نہیں پوچھتا کہ تم کہاں جارہے ہو؟ ۶ تمہارے دِل غم سے بھرے ہوئے
ہیں کیوں کہ میں تم سے یہ باتیں کہہ دیا ہوں۔ ۷ میں تم سے سچ کہتا ہوں
کہ میرا جانا تمہارے لئے بہتر ہے کیوں کہ اگر میں جاتا ہوں تو تمہارے لئے
مدد گار بھیجوں گا۔ اگر میں نہیں جاؤں تو تمہارے پاس مدد گار نہ آئے گا۔
۸ جب مدد گار آئے تو وہ دُنیا کی خرابی کو ثابت کرے گا اور گناہ اور
راستبازی اور عدالت کے بارے میں بھی بتائے گا۔ ۹ مدد گار دنیا کے گناہ
کی غلطی کو ثابت کرے گا کیوں کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لائے۔ ۱۰ وہ
ثابت کرے گا کہ دُنیا راستبازی میں غلط ہے۔ کیوں کہ میں اپنے باپ کے
پاس جارہا ہوں اور تم پھر مجھے نہ دیکھو گے۔ ۱۱ وہ مددگار یہ ثابت کرے
گا عدالت کے بارے میں دُنیا کو اسلئے کہ اس دنیا کے حاکم (ابلیس) کو پہلے
ہی مجرم ٹھہرا دیا گیا ہے۔

۱۲ ”مجھے تم سے اور بہت کُچھ کہنا ہے مگر ان سب باتوں کو تم
برداشت نہ کرسکو گے۔ ۱۳ لیکن جب رُوح حق آئے گا تو تم کو سچائی کی
راہ دکھائے گا۔ رُوح حق اپنی طرف سے کُچھ نہ کہے گا بلکہ وہ وہی کہے گا جو وہ
سنتا ہے وہ تمہیں وہی کہے گا جو کُچھ ہونے والا ہے۔ ۱۴ رُوح حق میری
عظمت جلال کو ظاہر کرے گا اس لئے کہ وہ مجھ سے ان چیزوں کو حاصل
کر کے تمہیں کہے گا۔ ۱۵ جو کُچھ باپ کا ہے وہ میرا ہے۔ اسی لئے میں
نے کہا وہ رُوح مجھ سے ہی حاصل کر کے تمہیں معلوم کرائے گا۔

غم خوشیوں میں تبدیل ہوگا۔

۱۶ ”تھوڑی دیر بعد تم مجھے نہ دیکھو گے پھر اس کے تھوڑی دیر بعد
ہی تم مجھے دوبارہ دیکھو گے۔“

۱۷ بعض شاگردوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا، ”اسکا کیا
مطلب ہے کہ جو یسوع کہتا ہے ”تھوڑی دیر بعد تم نہ دیکھو گے اور پھر
تھوڑی دیر میں مجھے دوبارہ دیکھو گے؟“ اور پھر اس کا کیا مطلب ہے کہ جب
وہ کہتا ہے کہ میں باپ کے پاس جارہا ہوں۔ ۱۸ شاگردوں نے پوچھا،
”اسکا کیا مطلب ہے جب وہ کہتا ہے تھوڑی دیر بعد؟ ہملوگ یہ نہیں سمجھ
پاتے ہیں کہ اسکا کیا مطلب ہے۔“ ۱۹ یسوع نے جانا کہ شاگرد کُچھ
پوچھنا چاہتے ہیں اسلئے یسوع نے اپنے شاگردوں سے پوچھا، ”کیا تم میری
اس بات کی تحقیق چاہتے جو میں نے تم سے کہی کہ تھوڑی دیر بعد تم مجھے نہ
دیکھو گے اور پھر تھوڑی دیر میں دوبارہ دیکھ لوگے؟ ۲۰ میں تم سے سچ
کہتا ہوں کہ تم روؤ گے اور رنجیدہ ہوگے مگر دُنیا خوش ہوگی تم رنجیدہ ہوگے
لیکن تمہاری رنجیدگی ہی تمہاری خوشی بنے گی۔ ۲۱ جب عورت بچّہ جنتی
ہے تو اسکو درد ہوتا ہے کیوں کہ اس کا وقت آچکا ہے لیکن جب بچّہ پیدا
ہوجاتا ہے تو وہ درد کو بھول جاتی ہے کیوں کہ وہ خوش ہوتی ہے کہ دُنیا میں
ایک بچّہ پیدا ہوا۔ ۲۲ یہی کُچھ تمہارے ساتھ ہے اب تم رنجیدہ ہو لیکن
میں تم سے پھر ملوں گا تو تم خوش ہوگے۔ اور کوئی بھی تمہاری خوشی تم

سے نہیں چھین سکتا۔ ۲۳ اس دن تم مجھ سے کُچھ نہ پوچھو گے میں تم سے
سچ کہتا ہوں کہ میرا باپ تم کو ہر چیز دے گا جو تم میرے نام سے مانگو
گے۔ ۲۴ تم نے میرے نام سے اب تک کُچھ نہیں مانگا۔ مانگو اور تمہیں
ملے گا تا کہ تمہیں کامل خوشی مل سکے۔"

یسوع ہی دُنیا کا فاتح

۲۵ "میں نے یہ باتیں تم سے تمثیل میں کہیں لیکن ایک وقت
آئے گا تب میں تم سے اسطرح تمثیل سے باتیں نہ کہوں گا میں تم سے
واضح الفاظ میں باپ کے متعلق کہوں گا۔ ۲۶ اس دن تم باپ سے
میرے نام پر مانگو گے اور میرا مطلب یہ کہ مجھے باپ سے تمہارے لئے
درخواست کی ضرورت نہیں۔ ۲۷ اس لئے کہ باپ خُود تم سے محبّت
کرتا ہے وہ تمہیں اس لئے عزیز رکھتا ہے کیوں کہ تم مجھے عزیز رکھتے ہو اور
تم نے میرے خُدا کی جانب سے آنے پر ایمان لایا۔ ۲۸ میں باپ کے
پاس سے اس دُنیا میں آیا اور اب میں دُنیا چھوڑ رہا ہوں اور باپ کے پاس
واپس جا رہا ہوں۔"

۲۹ تب یسوع کے شاگِردوں نے کہا، "اب تم صاف صاف کہتے ہو
اور کوئی تمثیل نہیں کہتے۔ ۳۰ اب ہم جان چکے ہیں کہ تم سب کُچھ
جانتے ہو۔ حتیٰ کہ کوئی تم سے سوال کرے تم اس سے پہلے اس کا جواب
دے سکتے ہو۔ اور ہم اسی سبب سے ایمان لاتے ہیں کہ تم خُدا کی طرف سے
آئے ہو۔"

۳۱ یسوع نے کہا، "تو کیا تم اب ایمان لاتے ہو؟ ۳۲ سنو!
"وقت آرہا ہے کہ تم میں سے ہر ایک بکھر کر اپنے گھروں کی راہ لو گے اور
مجھے اکیلا چھوڑ دو گے تو بھی میں کبھی اکیلا نہیں ہوں کیوں کہ باپ میرے
ساتھ ہے۔

۳۳ "میں نے تم سے یہ باتیں اس لئے کہیں کہ تم مجھ میں اطمینان
پاؤ اس دُنیا میں تمہیں تکلیفیں ہوں گی لیکن مطمئین رہو کہ میں نے دُنیا کو فتح
کیا ہے۔"

یسوع کی دعا شاگِردوں کے لئے

۱۷ جب یسوع یہ ساری باتیں کہہ چکا تو اپنی آنکھیں آسمان کی
طرف اٹھا کر کہا! "اے باپ! وہ وقت آگیا ہے کہ بیٹے کو
جلال عطا کر تا کہ بیٹا تمہیں جلال دے سکے۔ ۲ تم نے بیٹے کو ہر بشر پر
اختیار دیا تا کہ میں انکو ابدی زندگی دے سکوں جن کو تو نے میرے حوالہ
کیا ہے۔ ۳ اور یہی ابدی زندگی ہے کہ آدمی تمہیں جان سکے کہ تم ہی سچّے
خُدا ہو اور یسوع مسیح کو جان سکے جسے تم نے بھیجا ہے۔ ۴ وہ کام جو تم نے
میرے ذمہ کیا تھا میں وہ ختم کیا۔ اور تیرے جلال کو زمین پر ظاہر کیا۔

۵ اور اب اے باپ اپنے ساتھ مجھے جلال دے اور اسی جلال کو دو جو دنیا
بننے سے پہلے تیرے ساتھ مجھے حاصل تھا۔

۶ "تو نے مجھے دُنیا میں سے چند آدمیوں کو دیا میں نے تیرے بارے
میں انہیں بتایا میں نے یہ بھی بتایا کہ تو کون ہے وہ آدمی تیرے ہی تھے
جو تو نے مجھے دیئے تھے۔ انہوں نے تیری تعلیمات پر عمل کیا۔ ۷ اب
انہوں نے یہ جان لیا کہ جو کُچھ تو نے مجھے دیا وہ تیری ہی طرف سے تھا۔
۸ "جو تُو نے مجھے دیا تھا، اسی تعلیمات کو میں نے اِن لوگوں کو دی۔
انہوں نے تعلیمات کو قبول کیا۔ اور سچ مانا کہ میں تیری ہی طرف سے آیا
ہوں اور ایمان لائے کہ تو نے ہی مجھے بھیجا ہے۔ ۹ ان کے لئے میں دعا
کرتا ہوں۔ میں دُنیا کے لوگوں کے لئے دعا نہیں کرتا لیکن میں ان کے لئے
دعا کرتا ہوں جو تو نے مجھے دیا کیوں کہ وہ تیرے ہیں۔ ۱۰ جو کُچھ
میرے پاس ہے وہ تیرا ہی ہے جو کُچھ تیرا ہے وہ میرا ہے۔ اور انہی کی وجہ
سے یہ لوگ میرے جلال کو لاتے ہیں۔ ۱۱ آئندہ میں دُنیا میں نہ ہوں گا
اب میں تیرے پاس آرہا ہوں اور اب یہ لوگ دُنیا میں رہیں گے مُقدّس باپ
انہیں محفوظ رکھ اپنے اس نام کے وسیلہ سے جو تو نے مجھے بخشا ہے تا کہ وہ
متفق ہوں جیسا کہ ہم متفق ہیں۔ ۱۲ میں نے تیرے اس نام کے وسیلہ
سے جب تک رہا ان کی حفاظت کی اور ان کو بچائے رکھا ان میں سے ایک
آدمی نہیں کھویا سوائے ایک جسکا انتخاب ہلاکت کے لئے تھا۔ وہ اس لئے
ہلاک ہوا تا کہ تحریر کا لکھا پورا ہو۔

۱۳ "اب میں تیرے پاس آرہا ہوں لیکن میں ان چیزوں کے لئے
جب تک میں دُنیا میں ہوں دعا کرتا ہوں تا کہ ان لوگوں کو میری خوشی
حاصل ہو۔ ۱۴ میں نے تیرا کلام (تعلیمات) انہیں پہونچا دیا اور دُنیا نے
ان سے نفرت کی۔ دُنیا نے ان سے اس لئے نفرت کی کہ وہ اس دُنیا کے
نہیں جیسا کہ میں اس دُنیا کا نہیں۔ ۱۵ میں یہ نہیں کہتا کہ تو انہیں دُنیا
سے اٹھا لے بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ تو انہیں شیطان کے شر سے محفوظ رکھ۔
۱۶ جیسا کہ میں اس دُنیا کا نہیں وہ بھی دُنیا کے نہیں۔ ۱۷ تو انہیں
سچائی سے اپنی خدمت کے لئے تیار کر تیری تعلیمات سچ ہیں۔ ۱۸ میں
نے انہیں دُنیا میں بھیجا جس طرح تو نے مجھے بھیجا۔ ۱۹ میں اپنے آپ
کو خدمت کے لئے تیار کر رہا ہوں۔ یہ ان ہی کے لئے کر رہا ہوں تا کہ وہ
میری سچی خدمت کر سکیں۔

۲۰ "میں ان لوگوں کے لئے دعا کرتا ہوں بلکہ میں تمام لوگوں کے
لئے دعا کرتا ہوں جو ان کی تعلیمات سے مجھ پر ایمان لائے۔ ۲۱ اے
باپ! میں دعا کرتا ہوں کہ تمام لوگ جو مجھ پر ایمان لائے ایک ہو جس طرح
میں تجھ میں ہوں اور میں دعا کرتا ہوں کہ وہ بھی ہم میں متفق ہو جائیں۔ تا کہ
دُنیا ایمان لائے کہ تو نے ہی مجھے بھیجا ہے۔ ۲۲ میں نے انہیں وہی جلال

دیا ہے جسے تو نے مجھے دیا تھا۔ میں نے انہیں یہ جلال دیا تاکہ وہ ایک
ہوسکیں جیسے تو اور میں ایک ہیں۔ ۲۳ میں ان میں ہوں اور تو مجھ میں
ہے تاکہ وہ تمام بالکل ایک ہو جائیں اور دُنیا جان لے کہ تو نے مجھے بھیجا
ہے۔ اور تو نے ان سے ایسی محبّت رکھی ہے جس طرح مجھ سے۔
۲۴ "اے باپ! میں چاہتا ہوں کہ جن لوگوں کو تو نے مجھے دیا ہے
وہ میرے ساتھ ہر جگہ رہیں جہاں میں رہتا ہوں تاکہ وہ میرے جلال کو
دیکھیں جو تو نے مجھے دیا ہے کیوں کہ تو دُنیا کے وجود کے پہلے سے مجھے
عزیز رکھتا ہے ۲۵ اے اچھے باپ دُنیا نے تجھے نہیں جانا لیکن میں تجھے
جانتا ہوں اور یہ لوگ جانتے ہیں کہ تو نے مجھے بھیجا ہے۔ ۲۶ میں نے
انہیں بتایا ہے کہ تو کیا ہے اور لگاتار بتاتا رہوں گا کہ جو محبّت تجھ کو مجھ
سے ہے وہ انہیں ہو اور میں ان میں رہوں۔"

یسوع کی گرفتاری

(متّی ۲۶:۴۷-۵۶؛ مرقس ۱۴:۴۳-۵۰؛
لوقا ۲۲:۴۷-۵۳)

۱۸ یسوع دعا ختم کرکے اپنے شاگردوں کے ساتھ وادی قدرون
کے پار گیا جہاں ایک زیتون کے درختوں کا باغ تھا۔ وہ اور
اس کے شاگرد اس میں گئے۔
۲ یہودا اس جگہ کو جانتا تھا کیوں کہ یسوع اکثر اپنے شاگردوں کے
ساتھ یہیں ملا کرتا تھا۔ یہ وہ یہودا تھا جو یسوع کا مخالف تھا۔ ۳ اور یہودا
سپاہیوں کے دستہ کے ساتھ وہاں آیا یہودا اپنے ساتھ چند سردار کاہنوں اور
فریسیوں کے حفاظتی دستوں کو لے آیا تھا جنکے پاس مشعل، لالٹین اور ہتھیار
تھے۔
۴ یسوع ان سب باتوں کو جو اس کے ساتھ ہونے والی تھی جانتا تھا۔
یسوع باہر آیا اور پوچھا، کسے دیکھنے کے لئے تم آئے ہو؟
۵ ان آدمیوں نے جواب دیا، "یسوع ناصری"
یسوع نے کہا، "میں یسوع ہوں" (یہودا جو یسوع کا دشمن تھا ان کے
ساتھ کھڑا تھا) ۶ جب یسوع نے کہا، "میں یسوع ہوں" تب وہ آدمی پیچھے
ہٹے اور زمین پر گر گئے۔
۷ پھر یسوع نے کہا تم کسے ڈھونڈ رہے ہو۔ لوگوں نے کہا، "یسوع
ناصری کو۔"
۸ یسوع نے کہا، "میں تم سے کہہ چکا ہوں کہ میں یسوع ہوں اگر تم
مجھے ڈھونڈ رہے ہو تو ان دوسروں کو جانے دو۔" ۹ یہ اس نے اسلئے کہا کہ
جو قول تو نے دیا وہ پورا ہو "جن آدمیوں کو تو نے مجھے دیا میں نے کسی کو
بھی نہ کھویا۔"
۱۰ شمعون پطرس کے پاس تلوار تھی اس نے نکال کر اعلیٰ کاہن کے
خادم پر وار کر کے اسکا داہنا کان اڑادیا (اس خادم کا نام ملخس تھا)
۱۱ یسوع نے پطرس سے کہا، "تلوار کو نیام میں رکھ لے میں اس پیالہ کو
جو باپ نے دیا ہے کیوں نہ قبول کروں۔"

یسوع کو حنّا کے پاس لایا گیا

(متّی ۲۶:۵۷-۵۸؛ مرقس ۱۴:۵۳-۵۴؛
لوقا ۲۲:۵۴)

۱۲ تب سپاہیوں اور ان کے افسروں اور یہودیوں نے یسوع کو
پکڑا اور باندھ دیا۔ ۱۳ اور اسے حنّا کے پاس لائے۔ حنّا دراصل کائفا کا
خسر تھا۔ کائفاہی اس سال اعلیٰ کاہن تھا۔ ۱۴ کائفا ہی وہ شخص تھا جس
نے یہودیوں سے کہا تھا سارے آدمیوں کے لئے ایک آدمی کا مرنا بہتر
ہے۔"

پطرس کا یسوع کو پہچاننے سے انکار

(متّی ۲۶:۶۹-۷۰؛ مرقس ۱۴:۶۶-۶۸؛
لوقا ۲۲:۵۵-۵۷)

۱۵ شمعون پطرس اور یسوع کے شاگردوں میں سے ایک اور یسوع
کے ساتھ گئے۔ یہ شاگرد اعلیٰ کاہن سے واقف تھا اسلئے وہ یسوع کے ساتھ
اعلیٰ کاہن کے مکان کے صحن میں گئے۔ ۱۶ لیکن پطرس دروازہ کے باہر
ہی رہا۔ وہ ساگرد جو اعلیٰ کاہن کا واقف کار تھا واپس آیا اور اس لڑکی سے جو
دربان تھی بات کی اور وہ پطرس کو اندر لائی۔ ۱۷ دروازہ پر کھڑی لڑکی
نے پطرس سے کہا، "کیا تم بھی اس کے شاگردوں میں سے ایک ہو؟"
پطرس نے کہا، "نہیں میں نہیں ہوں۔"
۱۸ سردی کی وجہ سے خادم اور پیادے آگ دہکا رہے تھے اور اس
کے گرد کھڑے لوگ آگ تاپ رہے تھے اور پطرس بھی ان ہی کے ساتھ کھڑا
ہو کر آگ تاپ رہا تھا۔

اعلیٰ کاہن کی یسوع سے تفتیش

(متّی ۲۶:۵۹-۶۶؛ مرقس ۱۴:۵۵-۶۴
لوقا ۲۲:۶۶-۷۱)

۱۹ اعلیٰ کاہن نے یسوع سے اس کے شاگردوں کی اور تعلیم کی بابت
پُوچھا۔ ۲۰ یسوع نے جواب دیا، "میں نے ہمیشہ علانیہ طور پر لوگوں سے
کہا اور میں نے ہیکل میں اور یہودی عبادت گاہ کے اندر بھی کہا۔ جہاں
تمام یہودی جمع تھے۔ میں نے کبھی کوئی بات خفیہ نہیں کی۔ ۲۱ پھر تم

مجھ سے کیوں پوچھتے ہو ؟" ان سے پوچھو جنہوں نے میرے تعلیمات کو
سنا جو کُچھ میں نے کہا وہ جانتے ہیں ؟
۲۲ جب یسوع نے ایسا کہا تو پیادوں میں ایک جو وہاں کھڑا تھا یسوع
کے چہرے پر مارا اور کہا تو اعلیٰ کاہن کو اس طرح جواب دیتا ہے ؟"
۲۳ یسوع نے کہا، "اگر میں نے غلط کہا تو جو کوئی یہاں ہے وہ کہے
کہ کیا غلط ہے اگر میں نے سچ کہا ہے تو پھر مجھے مارتے کیوں ہو۔"
۲۴ پھر حنّا نے یسوع کو کائفا اعلیٰ کاہن کے پاس بھیج دیا یسوع اس
وقت بندھا ہوا تھا۔

پطرس کا دوبارہ جھوٹ بولنا

(متّی ۲۶:۷۱-۷۵؛ مرقس ۱۴:۶۹-۷۲؛
لوقا ۲۲:۵۸-۶۲)

۲۵ شمعون پطرس آگ کے قریب کھڑا آگ تاپ رہا تھا دوسرے آدمی
نے پطرس سے کہا، "کیا تم اس آدمی کے شاگردوں میں سے ایک ہو ؟"
لیکن پطرس نے کہا، "نہیں میں نہیں ہوں۔"
۲۶ اعلیٰ کاہن کے خادموں میں سے ایک نے جو اس کا رشتہ دار تھا
جسکا کان پطرس نے کاٹا تھا کہا، "کیا میں نے تجھے اس کے ساتھ باغ میں
نہیں دیکھا تھا۔"
۲۷ لیکن پطرس نے دوبارہ کہا، "نہیں میں اس کے ساتھ نہیں تھا"
اور اسی وقت مرغ نے بانگ دی۔"

یسوع کا پیلاطس کے سامنے لایا جانا

(متّی ۲۷:۱-۲، ۱۱-۱۳؛ مرقس ۱۵:۱-۲۰؛ لوقا ۲۳:۱-۲۵)

۲۸ اس کے بعد یہودیوں نے یسوع کو کائفا کے مکان سے رومی گورنر
کے محل کو لے گئے وقت صبح کا تھا۔ یہودی گورنر کے محل کے اندر نہیں
گئے وہ اپنے آپ کو ناپاک نہ کرنا چاہتے تھے۔ کیوں کہ وہ فسح کا کھانا کھانا
چاہتے تھے۔ ۲۹ تب پیلاطس نے باہر آکر ان سے کہا، "تم لوگ اس آدمی
کے بارے میں کیا کہتے ہو ؟" اس نے کیا بُرائی کی ہے ؟"
۳۰ یہودیوں نے جواب دیا، "یہ بڑا خراب آدمی ہے اسلئے ہم اسے
تمہارے پاس لائے ہیں۔"
۳۱ پیلاطس نے یہودیوں سے کہا، "تم اسے لے جاؤ اور اپنی
شریعت کے مطابق اسکا فیصلہ کرو ؟" یہودیوں نے جواب دیا، "لیکن تمہارا
قانون ہمیں کسی کو مارنے کی اجازت نہیں دیتا۔" ۳۲ یہ اس لئے ہوا کہ
یسوع کی بات پوری ہو جو اس نے موت کے متعلق کہی تھی۔
۳۳ پیلاطس واپس گورنر کے محل میں گیا اور یسوع کو بلا کر پوچھا،
"کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہے ؟"

۳۴ یسوع نے کہا، "کیا یہ سوال تمہارا ہے ؟" یا پھر دوسروں نے
میرے بارے میں تجھ سے کہا ہے ؟"
۳۵ پیلاطس نے کہا، "میں یہودی نہیں ہوں! یہ تو تمہارے لوگ اور
ان کے سردار کاہن تھے جنہوں نے تمہیں میرے پاس لے آیا۔ تم نے
کیا برائی کی ہے ؟"
۳۶ یسوع نے کہا، "میری بادشاہت اس دُنیا کی نہیں اگر میری
بادشاہت اس دُنیا کی ہوتی تب میرے خادم یہودیوں کے خلاف لڑے
ہوتے تا کہ وہ مجھے یہودیوں کے حوالے کریں لیکن میری بادشاہت کسی اور
جگہ کی ہے۔"

۳۷ پیلاطس نے کہا، "تو پھر تم بادشاہ ہو!"
یسوع نے کہا، "تمہارا خُود کا کہنا ہے کہ میں بادشاہ ہوں۔" یہ سچ ہے
میں اسی لئے پیدا ہوا تھا اور اسی لئے دُنیا میں آیا تا کہ سچائی کی گواہی دوں اور
ہر شخص جو سچ سے تعلق رکھتا ہے وہ میری آواز سنے۔"
۳۸ پیلاطس نے کہا، "سچائی کیا ہے ؟" اور اتنا کہہ کر وہ باہر
یہودیوں کے پاس دوبارہ گیا اور ان سے کہا، "میں اس کا کُچھ جرم نہیں پاتا
ہوں۔ ۳۹ مگر تمہارے رواج کے مطابق فسح پر میں ایک قیدی کو رہا کرتا
ہوں کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارے لئے اس یہودیوں کے بادشاہ کو چھوڑ
دوں ؟"
۴۰ یہودی چلاّ اٹھے اور کہا، "نہیں! اس کو نہیں برّبا کو چھوڑ دو"
(برّبا ایک ڈاکو تھا)۔

۱۹ تب پیلاطس نے حکم دیا کہ یسوع کو لے جاکر کوڑے
لگائے جائیں۔ ۲ سپاہیوں نے کانٹوں کا تاج بنایا اور اس
کے سر پر پہنایا اور اسکو ارغوانی رنگ کے کپڑے پہنائے۔ ۳ اور اس کے
قریب یکے بعد دیگرے آکر اس کے چہرے پر طمانچے مارتے ہوئے کہتے کہ
"اے یہودیوں کے بادشاہ! آداب۔"
۴ پیلاطس دوبارہ باہر آکر یہودیوں سے کہا! "دیکھو میں یسوع کو
تمہارے پاس باہر لا رہا ہوں میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں ایسی کوئی
چیز نہیں پاتا جسکی بناء پر اسے مجرم قرار دوں۔" ۵ تب یسوع باہر آیا اس
وقت وہ کانٹوں کا تاج پہنے ہوئے تھا اور ارغوانی لباس بدن پر تھا پیلاطس
نے یہودیوں سے کہا، "یہ رہا وہ آدمی۔"
۶ سردار کاہنوں اور یہودی سپاہیوں نے یسوع کو دیکھا تو پکار اٹھے
"اس کو صلیب پر چڑھادو! صلیب پر چڑھادو!"
لیکن پیلاطس نے کہا، "تم ہی اس کو لے جاؤ اور صلیب پر چڑھا دو
کیوں کہ میں اسکا کُچھ جرم نہیں پاتا ہوں۔"

۷یہودیوں نے کہا، ”ہماری شریعت ہے اور اس شریعت کے
مطابق اس کو مرنا چاہئے کیوں کہ اس نے کہا وہ خُدا کا بیٹا ہے۔“
۸جب پیلاطس نے یہ سنا تو وہ مزید ڈر گیا اور۔ ۹ پیلاطس گورنر کے
محل کے اندر واپس چلا گیا اور یسوع سے پوچھا، ”تو کہاں کا ہے ؟“ لیکن
یسوع نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ۱۰ پیلاطس نے کہا، ”تم مجھ سے کُچھ
کہنے سے انکار کرتے ہو۔ یاد رکھو میں وہ اختیار رکھتا ہوں کہ تم کو چھوڑدوں یا
صلیب پر چڑھا کر مار ڈالوں“
۱۱ یسوع نے کہا، ”اگر خُدا تمہیں یہ اختیار نہ دیتا تب تمہارا مجھ پر
کچھ اختیار نہ ہو تا ہے جسے خُدا نے تمہیں دیا ہے۔اسلئے جس نے مجھے
تیرے حوالے کیا اسکا گناہ زیادہ ہے بہ نسبت تیرے۔“
۱۲ اس کے بعد پیلاطس نے کوشش کی کہ اسے چھوڑدے مگر یہودیوں
نے چلاّ کر کہا، ”جو آدمی اپنے آپ کو بادشاہ کہے وہ قیصر کا مخالف ہے اگر
تو اسے چھوڑے گا تو قیصر کا خیر خواہ نہیں ہے۔“
۱۳ پیلاطس سے یہودیوں نے جو کہا وہ سنا اور یسوع کو باہر اس جگہ پر
لے آیا اور فیصلہ کرنے کی نشست پر بیٹھا۔ ”اس جگہ کو سنگ چبوترہ“
(عبرانی میں گبتّا) کہتے ہیں۔ ۱۴ یہ وقت دوپہر کا تھا تقریباً چھٹا گھنٹہ
تھا فسح کی تیاری کا دن* تھا۔ پیلاطس نے یہودیوں سے کہا، ”تمہارا بادشاہ
یہاں ہے۔“
۱۵ یہودی چیخ رہے تھے ”لیجاؤ اسے ،لیجاؤ اسے، اور صلیب پر
چڑھادو!“
پیلاطس نے یہودیوں سے پوچھا، ”تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے بادشاہ کو
صلیب پر چڑھادوں ؟“
تب سردار کاہنوں نے کہا، ”ہمارا بادشاہ صرف قیصر ہے!“
۱۶ اس کے بعد پیلاطس نے یسوع کو ان کے حوالے کیا کہ مصلوب
کیا جائے۔

یسوع مصلوب ہوا

(متّی ۲۷:۳۲-۴۴؛ مرقس ۱۵:۲۱-۳۲؛
لوقا ۲۳:۲۶-۴۳)

سپاہی یسوع کو لے گئے۔ ۱۷ یسوع نے خُود اپنی صلیب اٹھائی اور
وہ اس جگہ جو ”کھوپڑی کی جگہ کہلاتی تھی“ گیا (عبرانی زبان میں اس جگہ کو
”گولگتا“ کہا جاتا ہے) ۱۸ گولگتا کے مقام پر انہوں نے یسوع کو اور اس
کے ساتھ دو اور آدمیوں کو صلیب پر چڑھا دیا۔ دو آدمی یسوع کے دو طرف
تھے اور یسوع ان دونوں کے درمیان تھا۔ ۱۹ پیلاطس نے ایک تختی نشان
کے طور پر لکھی اور صلیب پر لگا دی جس پر لکھا تھا ”ناصرت کا یسوع
یہودیوں کا بادشاہ۔“ ۲۰ تختی عبرانی، لاطینی، اور یونانی زبانوں میں لکھی
ہُوئی تھی۔ جسکو بہت سے یہودیوں نے پڑھا کیوں کہ یہ جگہ جہاں انہوں نے
یسوع کو مصلوب کیا وہ جگہ شہر کے قریب تھی۔ ۲۱ سردار یہودی کا
ہنوں نے پیلاطس سے کہا، ”اس کو یہودیوں کا بادشاہ نہ لکھو بلکہ ایسا لکھو
اس شخص نے کہا تھا کہ میں یہودیوں کا بادشاہ ہوں۔“
۲۲ پیلاطس نے کہا ، ”جو کُچھ میں نے لکھا ہے اس کو تبدیل کرنا
نہیں چاہتا۔“
۲۳ جب سپاہیوں نے یسوع کو مصلوب کیا تو انہوں نے اسکے
کپڑے لے لئے انہوں نے کپڑوں کو چار حصّوں میں تقسیم کیا ہر سپاہی
نے ایک ایک حصّہ لیا انہوں نے اس کا کُرتا بھی لیا یہ بغیر سلا ہوا تھا اوپر
سے نیچے تک تھا۔ ۲۴ سپاہیوں نے کہا اسکو نہ پھاڑیں بلکہ اس کے لئے
قرعہ ڈالیں تا کہ معلوم ہو کہ یہ کس کے حصّہ میں آیا ہے یہ اس لئے ہوا کہ وہ
تحریر جو کہتی ہے

”انہوں نے میرے کپڑے آپس میں تقسیم کر لیے اور پوشاک پر قرعہ
ڈالا“

زبور ۲۲:۱۸

چنانچہ سپاہیوں نے یہی کیا۔
۲۵ یسوع کی ماں صلیب کے پاس کھڑی تھی اور اس کی ماں کی بہن
کلوپاس کی بیوی مریم اور مریم مگدلینی کے ساتھ کھڑی تھی۔ ۲۶ یسوع
نے اپنی ماں اور شاگِرد جسکو وہ عزیز رکھتا تھا دیکھا اور اپنی ماں سے کہا، ”اے
عورت تیرا بیٹا یہاں ہے“ اور یسوع نے شاگِرد سے کہا، ۲۷ ”یہاں
تمہاری ماں ہے“ اس کے بعد سے شاگرد نے یسوع کی ماں کو اپنے ہی گھر
میں رہنے دیا۔

یسوع کی موت

(متّی ۲۷:۴۵-۵۶؛ مرقس ۱۵:۳۳-۴۱؛
لوقا ۲۳:۴۴-۴۹)

۲۸ اس کے بعد یسوع نے جان لیا کہ سب کُچھ ہو چکا اور تحریر کا لکھا
ہوا پورا ہوا تو اس نے کہا، ”میں پیاسا ہوں۔*“ ۲۹ وہاں پر سرکہ سے
بھرا ایک مرتبان تھا چنانچہ سپاہیوں نے سپنج کو سرکہ میں بھگو کر اسے
زوفے کی شاخ پر رکھ کر اسکو دیا۔ یسوع نے اسے منہ سے لگایا۔ ۳۰ جب

تیاری کا دن سبت کے دن سے پہلے کا دن یعنی جمعہ

”میں پیاسا ہوں“ دیکھو زبور ۲۲:۱۵؛ ۶۹:۲۱

سر کہ یسوع نے پیا تو کہا، "سب کچھ تمام ہوا" اور گردن ایک طرف جھکا
دی اور اپنی جان دے دی۔
۳۱ یہ دن تیاری کا دن تھا۔ اور دوسرے دن خاص سبت کا دن تھا
یہودی نہیں چاہتے تھے کہ سبت کے دن اسکا جسم صلیب پر ہی رہے اس
لئے انہوں نے پیلاطس سے کہا کہ اسکی ٹانگیں توڑدی جائیں اور لاشیں
اتاری جائیں۔ ۳۲ چنانچہ سپاہیوں نے آکر پہلا آدمی جو مصلوب ہوا تھا اس
کی ٹانگیں توڑدی اور دوسرے آدمی کی بھی ٹانگیں توڑ دیں جو یسوع کے
ساتھ تھا۔ ۳۳ لیکن جب سپاہی یسوع کے قریب آکر دیکھا کہ وہ مر چکا ہے
تو انہوں نے اس کی ٹانگیں نہیں توڑیں۔ ۳۴ لیکن ایک سپاہی نے اپنے
بھالے سے اسکے بازو کو چھید ڈالا اور اس سے ایک دم خون اور پانی نکلا۔
۳۵ جس نے یہ دیکھا اس نے گواہی دی اور وہ گواہی سچی ہے وہ سچ کہتا
ہے تاکہ تم بھی ایمان لاؤ۔ ۳۶ یہ تمام واقعات تحریر کے پورے ہونے
کے لئے ہوئے "اسکی کوئی ہڈی نہ توڑی جائے گی۔*" ۳۷ لیکن ایک
دوسری تحریر کے مطابق "لوگ اسکو دیکھیں گے جس نے برچھی مارا۔*"

یسوع کی تدفین

(متی ۲۷:۵۷-۶۱؛ مرقس ۱۵:۴۲-۴۷؛ لوقا ۲۳:۵۰-۵۶)

۳۸ ان واقعات کے بعد ایک شخص یوسف نامی جو آریمتہ کا رہنے والا
تھا اور یسوع کا شاگرد تھا پیلاطس سے یسوع کی لاش لیجانے کی اجازت
چاہی۔ یوسف یسوع کا خفیہ شاگرد تھا۔ کیوں کہ وہ یہودیوں سے ڈرتا تھا
پیلاطس نے اجازت دے دی۔ تب یوسف آکر یسوع کی لاش لے گیا۔
۳۹ نیکودیمس بھی آیا نیکودیمس وہ شخص تھا جو یسوع سے ملنے رات کو
آیا تھا نیکودیمس تقریباً ایک سو پاؤنڈ مصالحے لے آیا جو مر اور عود ملے ہوئے
تھے۔ ۴۰ ان دونوں نے یسوع کی لاش کو لے لیا اور لاش کو سوتی کپڑے
میں خوشبو کے ساتھ کفنایا جیسا کہ یہودیوں کے ہاں دفن کا طریقہ
ہے۔ ۴۱ جس جگہ یسوع کو صلیب پر چڑھایا گیا وہاں ایک باغ تھا اس
باغ میں ایک نئی قبر تھی جس میں اب تک کسی کو نہیں دفن کیا گیا تھا۔
۴۲ ان آدمیوں نے یسوع کو اس قبر میں رکھا کیوں کہ وہ قریب تھی
اور یہودیوں نے اپنے سبت کے دن کی تیاری شروع کردی۔

یسوع کا قبر میں نہ پایا جانا یسوع جی اٹھا

(متی ۲۸:۱-۱۰؛ مرقس ۱۶:۱-۸؛ لوقا ۲۴:۱-۱۲)

۲۰ ہفتہ کا پہلا دن مریم مگدلینی قبر پر آئی ابھی تاریکی تھی دیکھا
کہ قبر کا پتھر ہٹا ہوا ہے۔ ۲ وہ دوڑ کر شمعون پطرس اور
دوسرے شاگرد کے پاس گئی۔ (جو یسوع سے محبت کرتے تھے) مریم نے
کہا، "انہوں نے خداوند کو قبر سے نکال لیا پتہ نہیں انہیں کہاں رکھا گیا
ہے۔"
۳ پھر پطرس اور شاگرد قبر کی طرف گئے۔ ۴ وہ دونوں دوڑ رہے تھے
لیکن شاگرد پطرس سے زیادہ تیز دوڑا اور سب سے پہلے قبر پر پہنچا۔
۵ شاگرد نے قبر میں دیکھا کہ سوتی کپڑے کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے
لیکن وہ اندر نہیں گیا۔ ۶ شمعون پطرس ان کے پیچھے ہی پہونچا اس نے قبر
میں جا کر دیکھا اس نے دیکھا کہ سوتی کپڑے کے ٹکڑے پڑے تھے۔ ۷ اس
نے یہ بھی دیکھا کہ جو رومال یسوع کے سر پر لپٹا تھا اس کو لپیٹ کر ان
ٹکڑوں سے علحدٰہ کچھ دور پڑا تھا۔ ۸ تب دوسرا شاگرد اندر آیا یہ وہ شاگرد
تھا جو قبر پر پہلے پہونچا تھا جو کچھ اس نے دیکھا اور یقین کیا۔ ۹ کیوں کہ وہ
اب تک تحریروں کو نہ جانتے تھے جس کے مطابق مسیح کو مردوں میں سے
زندہ ہونا تھا۔

یسوع مریم مگدلینی پر ظاہر ہوئے

(مرقس ۱۶:۹-۱۱)

۱۰ پس وہ شاگرد واپس گھر چلے گئے۔ ۱۱ لیکن مریم قبر کے باہر
کھڑی روتی رہی روتے ہوئے اس نے قبر میں جھانک کر دیکھا۔ ۱۲ مریم
نے دیکھا دو فرشتے جو سفید لباس میں ملبوس وہاں بیٹھے تھے جہاں یسوع کی
لاش کو رکھا گیا تھا ایک فرشتہ یسوع کے سرہانے بیٹھا تھا اور دوسرا فرشتہ
یسوع کے پاؤں کے طرف بیٹھا تھا۔
۱۳ فرشتوں نے مریم سے پوچھا، "اے عورت تم کیوں رو رہی
ہو؟"
مریم نے جواب دیا، "کچھ لوگ میرے خداوند کی لاش لے گئے ہیں
میں نہیں جانتی انہوں نے اسے کہاں رکھا ہے۔" ۱۴ جب مریم نے یہ
کہہ کر رخ پھیرا تو دیکھا کہ یسوع کھڑا ہے لیکن وہ نہیں سمجھی کہ یہ یسوع
ہے۔
۱۵ یسوع نے اس سے پوچھا، "اے عورت! تو کیوں رو رہی ہے؟"
اور کس کو ڈھونڈ رہی ہے" مریم سمجھی شاید یہ آدمی باغ کا نگہبان ہے۔
چنانچہ مریم نے اس سے کہا، "جناب کیا تم نے ہی یسوع کو یہاں سے اٹھایا
ہے مجھ سے کہو تم نے اسے کہاں رکھا ہے تاکہ میں جا کر اسے لے آؤں۔"
۱۶ یسوع نے اس سے کہا، "اے مریم!"
اور مریم نے یسوع کی جانب مڑ کر عبرانی زبان میں کہا، "ربّونی"
(جسکے معنی استاد کے ہیں۔)
۱۷ یسوع نے اس کو کہا، "مجھے مت چھونا کیوں کہ میں اب تک
اپنے باپ کے پاس اوپر نہیں گیا" لیکن میرے بھائیوں (شاگردوں) کے

اسکی ... نہ جائے گی زبور ۳۴:۲۰
لوگ ... برچھی مارا زکریاہ ۱۲:۱۰

پاس جا کر کہو کہ میں اپنے اور تمہارے باپ کے پاس اوپر جا رہا ہوں" میں
اوپر اپنے اور تمہارے خُدا کے پاس جا رہا ہوں۔"
۱۸ مریم مگدلینی نے آکر شاگردوں سے کہا، "میں نے خداوند کو دیکھا
اور اس نے مجھ سے یہ باتیں کہیں۔"

یسوع کا شاگردوں پر ظاہر ہونا

(متّی ۲۸:۱۶-۲۰؛ مرقس ۱۶:۱۴-۱۸؛ لوقا ۲۴:۳۶-۴۹)
۱۹ ہفتہ کا پہلا دن تھا اسی دن شام میں سب شاگرد جمع تھے۔
دروازے یہودیوں کے ڈر سے بند تھا۔ تب یسوع آکر ان کے درمیان کھڑا
ہوا۔ ۲۰ اور کہا تم پر سلامتی ہو" یہ کہہ کر اس نے شاگردوں کو اپنا ہاتھ
اور بازو دکھایا پس شاگردوں نے خداوند کو دیکھا اور بہت خوش ہوئے۔
۲۱ یسوع نے دوبارہ کہا، "تم پر سلامتی ہو باپ نے مجھے یہاں بھیجا
ہے اسی طرح اب میں تم سب کو بھیجتا ہوں۔" ۲۲ یسوع نے کہا ان پر
پھونکا اور کہا، "رُوح مُقدّس لو۔ ۲۳ جن لوگوں کے گناہ تم معاف کرو ان
کے گناہ معاف اور جنہیں معاف نہ کرو ان کے گناہ معاف نہ ہوں گے۔"

یسوع توما پر ظاہر ہوا

۲۴ توما جسے توام کہتے ہیں۔ یسوع کے آنے کے وقت ان میں نہ تھا
توما ان بارہ لوگوں میں سے ایک تھا۔ ۲۵ دوسرے شاگردوں نے توما
سے کہا، "ہم نے خداوند کو دیکھا۔" تب توما نے کہا، "میں جب تک اسکے
ہاتھوں میں کیلوں کے نشان نہ دیکھوں اور ان سوراخوں میں اپنے ہاتھ نہ
ڈالوں اور جب تک میں اپنا ہاتھ اسکے بازو پر نہ رکھوں میں یقین نہیں
کرتا۔"
۲۶ ایک ہفتہ بعد دوبارہ شاگرد گھر میں جمع تھے اور توما بھی ان کے
ساتھ تھا اس وقت دروازہ بند تھا۔ یسوع وہاں آکر ان کے درمیان کھڑا ہو گیا
یسوع نے کہا، "سلامتی ہو تم پر۔" ۲۷ تب یسوع نے توما سے کہا، "اپنی
انگلی یہاں رکھو اور اپنے ہاتھ میرے بازو میں رکھو اور مزید شک میں نہ پڑو
اور اعتقاد رکھو۔"
۲۸ توما نے یسوع سے کہا، "اے میرے خداوند، اے میرے
خدا۔"
۲۹ یسوع نے اس سے کہا، "تم نے مجھے دیکھا اور ایمان لائے ہو
لیکن جن لوگوں نے مجھے بغیر دیکھے ایمان لائے وہ قابل مبارک باد ہیں۔"

یوحنا کی کتاب کا مقصد

۳۰ یسوع نے اور کئی معجزے دکھائے جو اس کے شاگردوں نے دیکھا
وہ تمام معجزے اس کتاب میں نہیں لکھے گئے۔ ۳۱ لیکن یہ اس لئے لکھے
گئے کہ تم ایمان لاؤ کہ یسوع ہی مسیح ہے جو خُدا کا بیٹا ہے تا کہ اس طرح
ایمان لا کر تم اس کے نام سے زندگی پاؤ۔

یسوع کا سات شاگردوں پر ظاہر ہونا

۲۱ اس کے بعد یسوع نے پھر اپنے آپ کو تبریاس کی جھیل
کے پاس اپنے شاگردوں پر ظاہر کیا وہ اس طرح کیا۔ ۲ چند
شاگرد وہاں جمع تھے جن میں شمعون پطرس، توما، نتن ایل، جو قانا گلیل کا
تھا اور زبدی کے دو بیٹے اور دوسرے دو شاگرد تھے۔ ۳ شمعون پطرس نے
کہا، "میں مچھلی کے شکار پر جا رہا ہوں"
دوسروں نے کہا، "ہم بھی تمہارے ساتھ چلیں گے" پھر سب مل کر
کشتی پر سوار ہوئے۔ اس رات انہوں نے کُچھ بھی شکار نہ کیا۔
۴ صبح یسوع کنارے پر آکر کھڑا ہو گیا مگر شاگردوں نے پہچانا نہیں کہ یہ
یسوع ہے۔ ۵ تب یسوع نے شاگردوں سے کہا، "دوستو کیا تم نے مچھلی کا
شکار کیا؟"
شاگردوں نے جواب دیا، "نہیں۔"
۶ یسوع نے کہا، "اپنے جال کشتی کے دائیں جانب پھینکو اس طرف
تمہیں مچھلیاں ملیں گی" چنانچہ شاگردوں نے ویسا ہی کیا پھر انہوں نے جال
میں اتنی مچھلیاں پائیں کہ اس جال کو کھینچ نہ سکے۔
۷ تب اس شاگرد نے جو یسوع کو عزیز تھا پطرس سے کہا، "یہ تو
خداوند ہے" اور شمعون پطرس نے یہ سن کر کہ "وہ آدمی خداوند ہے" کُرتا
کمر سے باندھ کر (کیوں کہ کام کے لئے کپڑے نکال چکا تھا) پانی میں کود
پڑا۔ ۸ دوسرے شاگرد کشتی میں سوار مچھلیوں کا جال کھینچتے ہوئے آئے
کیوں کہ وہ کنارے سے زیادہ دور نہ تھے بلکہ تقریباً سو گز پر تھے۔ ۹ جب
شاگرد کشتی سے باہر آئے تو انہوں نے کوئلوں کی آگ دیکھی جس پر مچھلی
اور روٹی رکھی ہوئی تھی۔ ۱۰ تب یسوع نے کہا، "کُچھ مچھلیاں جو تم ابھی
پکڑے ہو لے آؤ" ۱۱ شمعون پطرس کشتی میں جا کر مچھلیوں کے جال کو
کنارے پر لے آیا جو بہت سی بڑی مچھلیوں سے بھرا ہوا تھا جسمیں تقریباً
ایک سو ترپن مچھلیاں تھیں اسکے باوجود وہ نہ پھٹا۔ ۱۲ یسوع نے ان سے
کہا، "آؤ کھانا کھاؤ لیکن کوئی بھی شاگرد نہ پوچھ سکا کہ وہ کون ہے؟" وہ جان
گئے کہ وہ خداوند ہے۔ ۱۳ یسوع نے آکر انہیں روٹی اور مچھلی دی۔
۱۴ یہ تیسرا موقع تھا جب یسوع نے مرنے کے بعد اٹھ کر اپنے
شاگردوں کے سامنے ظاہر ہوا۔

یسوع کی پطرس سے گفتگو

۱۵ جب وہ کھانا کھا چکے تو یسوع نے شمعون پطرس سے کہا،
"اے یوحنا کے بیٹے شمعون! کیا تو ان لوگوں سے زیادہ مجھ سے محبت

کرتا ہے ؟" پطرس نے جواب دیا، "ہاں ! اے خداوند تم جانتے ہو کہ آپ
مجھے کتنے عزیز ہیں۔"

تب یسوع نے پطرس سے کہا، "میرے برّوں کی دیکھ بھال کر۔"

۱۶ دوبارہ یسوع نے پطرس سے کہا، "اے یوحنا کے بیٹے
شمعون ! کیا تم مجھے عزیز رکھتے ہو ؟"

پطرس نے جواب دیا، "ہاں اے خداوند تم جانتے ہو کہ میں تمہیں
عزیز رکھتا ہوں۔"

تب یسوع نے پھر پطرس سے کہا، "میرے بھیڑوں* کی نگہبانی
کر۔"

۱۷ تیسری مرتبہ یسوع نے پطرس سے پوچھا، "اے یوحنا کے بیٹے
شمعون ! کیا تم مجھے عزیز رکھتے ہو؟"

پطرس بہت رنجیدہ ہوا کیوں کہ یسوع نے تین بار یہ پوچھا، "کیا تم
مجھے عزیز رکھتے ہو؟" پطرس نے کہا، "اے خداوند تم ہر بات جانتے ہو تم
جانتے ہو کہ میں تمہیں عزیز رکھتا ہوں۔ یسوع نے پطرس سے کہا، "تو
میرے بھیڑوں کی نگہبانی کر۔ ۱۸ میں تم سے سچ کہتا ہوں جب تم
جوان تھے اپنی کمر کس کر جہاں چاہتے جاتے تھے مگر جب تو بوڑھا ہو گا تو
دوسرا آدمی تیری کمر کسے گا اور جہاں تو نہ جاسکے گا وہاں لے جائے گا"

۱۹ یسوع نے ان باتوں کے ذریعہ بتا یا کہ پطرس کی کس قسم کی موت
سے خُدا کا جلال ظاہر ہو گا" اتنا کہہ کر اس نے کہا، "میرے پیچھے آ۔"

۲۰ پطرس نے پلٹ کر اس شاگرد کو پیچھے آتا ہوا دیکھا جس کو یسوع
عزیز رکھتا تھا اور اس نے شام کے کھانے کے وقت اس کے سینہ پر سر
رکھ کر پوچھا تھا ! "خداوند تمہارا مخالف کون ہو گا؟" ۲۱ جب پطرس نے
دیکھا کہ وہ شاگرد پیچھے ہے تب یسوع سے پوچھا، "خداوند اس کا کیا حال ہو گا
؟"

۲۲ یسوع نے جواب دیا، "ہو سکتا ہے میں آنے تک اسے رہنے دوں
لیکن تجھے اس سے کیا تو میرے پیچھے آ۔"

۲۳ پس دوسرے بھائیوں میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ یہ شاگرد جسے
یسوع عزیز رکھتا ہے نہیں مرے گا۔ لیکن یسوع نے ایسا نہیں کہا کہ وہ
نہیں مرے گا اس نے صرف یہی کہا، "ہو سکتا ہے میرے آنے تک اسے
رہنے دوں لیکن تجھے اس سے کیا۔"

۲۴ یہ وہی شاگرد ہے جو ان باتوں کو کہتا ہے اور جس نے اس کو لکھا
ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اس کا کہنا سچّا ہے۔

۲۵ اور کئی کام ہیں جو یسوع نے کیے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہر
بات کو لکھا جائے تو ساری دُنیا بھی اتنی کتابوں کے لئے نا کافی ہو گی۔

بھیڑوں یسوع نے یہ الفاظ اپنے شاگردوں کے لئے استعمال کئے یوحنا ۱۰